یوحنا کی انجیل

مسیح کی دُنیا میں آمد

۱ دُنیا کے ابتداء سے پہلے کلام * وہاں تھا کلام خُدا کے ساتھ
تھا اور کلام خُدا تھا۔ ۲ وہ ابتداء میں خُدا کے ساتھ تھا۔ ۳
سب چیزیں اس کے ذریعہ پیدا ہوئیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز
نہیں بنی۔ ۴ اُس میں حیات تھی اور وہ زندگی دُنیا کے لوگوں
کے لئے نُور تھی۔ ۵ نور تاریکی میں چمکتا ہے لیکن تاریکی اس نور پر
کبھی قابو نہ پاسکی۔

۶ یوحنا * نامی ایک آدمی تھا اُس کو خُدا نے بھیجا تھا۔ ۷
یوحنا لوگوں سے اس نور کے متعلق کہنے آیا تا کہ یوحنا کے ذریعہ لوگ
نور کے متعلق جان سکیں۔ اور مان سکیں۔ ۸ یوحنا خُود نور نہ
تھا۔ لیکن وہ لوگوں کو نور کے متعلق بتانے آیا۔ ۹ سچّا حقیقی نور
دُنیا میں آرہا تھا۔ یہ نور جس نے تمام لوگوں کو روشنی دی۔

۱۰ وہ دُنیا میں پہلے ہی سے موجود تھا دُنیا اسی کے وسیلہ سے
پیدا ہوئی لیکن دُنیا کے لوگوں نے اسے نہیں پہچانا۔ ۱۱ وہ اسکی
اپنی دُنیا میں آیا لیکن اس کے اپنے لوگوں نے اسے قبول نہ کیا۔
۱۲ کُچھ لوگوں نے اسے قبول کیا جنہوں نے قبول کیا وہ ایمان
لائے اور جنہوں نے ایمان لایا ان کو کُچھ عطا کیا گیا اس نے ان کو
خُدا کی اولاد ہونے کا حق دیا۔ ۱۳ یہ بچّے اِس طرح نہیں پیدا ہو
ئے جس طرح عام طور سے بچّے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اسطرح
نہیں پیدا ہوئے جیسا کہ کسی ماں باپ کی تمنّا یا خواہش سے پیدا
ہوتے ہوں مگر یہ بچّے خُدا نے پیدا کئے۔

۱۴ کلام نے انسان کی شکل لی اور ہم میں رہا۔ ہم نے اُس کا
جلال دیکھا۔ جیسا کہ باپ کے اکلوتے بیٹے کا جلال۔ کلام سچّائی اور
فضل سے بھر پور تھا۔۔ ۱۵ یوحنا نے اپنے بارے میں لوگوں
سے کہا۔ یوحنا نے واضح کیا کہ ”یہ وہی ہے جسکے متعلق میں بات
کر رہا تھا وہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زیادہ عظیم ہے اسلئے
کہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔“

۱۶ کلام سچائی اور فضل سے بھر پور تھا اور ہم تمام نے اُس
سے زیادہ سے زیادہ فضل پایا۔ ۱۷ شریعت تو موسیٰ کے ذریعہ
دی گئی لیکن فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعہ ملی۔ ۱۸ کسی
نے کبھی بھی خُدا کو نہیں دیکھا لیکن صرف بیٹا خُدا ہے وہ باپ سے
قریب ہے اور بیٹے نے ہمیں بتایا کہ خُدا کیسا ہے۔

یوحنا لوگوں سے یسوع کے بارے میں کہتا ہے

(متّی ۳:۱-۱۲؛ مرقس ۱:۲-۸؛ لوقا ۳:۱۵-۱۷)

۱۹ یروشلم کے یہودیوں نے چند کاہنوں اور لاوی * کو یوحنا
کے پاس بھیجا یہ پوچھنے کے لئے کہ ”وہ کون ہے ؟“

۲۰ یوحنا نے کھلے طور پر کہا اور اقرار کیا ”میں مسیح نہیں
ہوں۔“

۲۱ یہودیوں نے یوحنا سے پوچھا ”پھر تُم کون ہو ؟ کیا تُم
ایلیاہ ہو؟“

یوحنا نے جواب دیا ”میں ایلیاہ نہیں ہوں۔“

پھر یہودیوں نے پوچھا کہ ”کیا تُم نبی ہو ؟“

کلام یہاں اسکے معنی ہیں مسیح

یوحنا یوحنا بپتسمہ دینے والا جس نے لوگوں کو مسیح کی آمد کی تعلیم دی۔ متّی ۔۳ لوقا۔۳

لاوی لاوی ایک آدمی تھا لیوی گروہ کا جو یہودی کاہنوں کی گرجا میں مدد کیا کرتا تھا۔

یوحنا نے کہا "نہیں میں نبی نہیں ہوں۔"
۲۲ تب یہودیوں نے پوچھا "پھر تُم کون ہو؟ اپنے بارے
میں بتاؤ" اور کہو تاکہ انہیں جواب دے سکیں۔ جس نے ہمیں
بھیجا ہے۔ تُم اپنے بارے میں کیا کہتے ہو۔"
۲۳ یوحنا نے یسعیاہ نبی کے الفاظ کہے:

"میں صحرا میں پکارنے والے کی آواز ہوں خداوند کی
راہ سیدھی کرو۔"

یسعیاہ ۴۰ : ۳

۲۴ یہ یہودی فریسیوں * کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔
۲۵ ان لوگوں نے یوحنا سے پوچھا "تُم کہتے ہو کہ تُم مسیح نہیں
ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ تُم ایلیاہ نہیں ہو اور نبی بھی نہیں پھر تُم
بپتسمہ لوگوں کو کیوں دیتے ہو؟"
۲۶ یوحنا نے جواب دیا "میں لوگوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا
ہوں لیکن تُم میں ایک آدمی ہے جسے تُم نہیں پہچانتے۔" ۲۷ وہ
آدمی میرے بعد آئے گا میں تو اسکی جوتیوں کے تسمے کھولنے
کے بھی قابل نہیں۔"
۲۸ یہ سب کُچھ دریائے یردن کے پار بیتنی کے علاقہ میں ہوا
جہاں یوحنا لوگوں کو بپتسمہ دے رہا تھا۔
۲۹ دوسرے دن یوحنا نے دیکھا کہ یسوع اسکی طرف آرہا
ہے۔ یوحنا نے کہا "دیکھو یہ خُدا کا برّہ ہے یہ دُنیا سے گناہوں کو
لے جانے آیا ہے۔ ۳۰ یہ وہی آدمی ہے جسکی بات میں تُم سے
کہہ رہا تھا کہ ایک شخص میرے بعد آئے گا اور وہ مجھ سے عظیم
ہو گا کیوں کہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔ اور وہاں ہمیشہ سے رہا تھا۔ ۳۱
حتّیٰ کہ میں اسے جانتا نہ تھا وہ کون تھا لیکن میں لوگوں کو پانی سے
بپتسمہ دینے کے لئے آیا۔ اس طرح اسرائیلی جان سکتے ہیں کہ یسوع
ہی مسیح ہیں۔"

۳۲-۳۳ یوحنا نے کہا "میں یہ بھی نہیں جانتا کہ مسیح کون
ہے "لیکن خُدا نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کے لئے بھیجا اور خُدا
نے مجھ سے کہا کہ روح * ایک آدمی پر نازل ہو گی اور وہ وہی آدمی
ہو گا جو لوگوں کو مُقدّس رُوح سے بپتسمہ دے گا" یوحنا نے کہا "
میں نے دیکھا کہ وہ رُوح آسمان سے نیچے آئی وہ رُوح ایک کبوتر کی
مانند تھی اور اس پر بیٹھ گئی" ۳۴ اسی لئے میں لوگوں سے کہتا ہوں
کہ "وہ خُدا کا بیٹا ہے۔"

یسوع مسیح کا پہلا شاگرد

۳۵ دوسرے دن یوحنا دوبارہ وہاں اس کے دو شاگردوں کے
ساتھ تھا۔ ۳۶ جب یوحنا نے دیکھا کہ یسوع وہاں آرہا ہے تو
اس نے کہا؛ "خُدا کے برّہ کو دیکھو۔"
۳۷ جب ان دونوں شاگردوں نے یوحنا کو کہتے سنا تو یسوع
کے پیچھے ہو لئے۔ ۳۸ جب یسوع نے پلٹ کر دیکھا کہ دونوں اس
کی تقلید کر رہے ہیں تو یسوع نے پوچھا "تُم کیا چاہتے ہو؟"
دونوں نے کہا "اے ربّی یعنی استاد آپ کہاں ٹھہرے ہیں؟"
۳۹ یسوع نے جواب دیا "تُم میرے ساتھ آؤ اور دیکھو"
تب دونوں یسوع کے ساتھ گئے اور اس جگہ کو دیکھا جہاں یسوع
ٹھہرا تھا۔ اور اُس دن وہ یسوع کے ساتھ ٹھہرے یہ تقریباً چار بجے کا
وقت تھا۔
۴۰ وہ دونوں آدمی یسوع کے متعلق یوحنا سے سن کر یسوع
کے ساتھ ہو گئے ان دونوں میں سے ایک آدمی جسکا نام اندریاس
جو شمعون پطرس کا بھائی تھا۔ ۴۱ اس نے سب سے پہلا کام یہ
کیا کہ وہ اپنے بھائی شمعون کی تلاش میں نکلا اور اس نے کہا کہ "ہم
نے مسیحا (جس کے معنی مسیح) کو پالیا۔"
۴۲ پھر اندریاس نے شمعون کو یسوع کے پاس لایا یسوع

فریسی یہ فریسی یہودی مذہبی گروہ ہے بالکلیہ یہودی شریعت اور رواج کا محتاط دعویدار ہے۔

روح القدس اس کو خدا کی روح۔ مسیح کی روح۔ آرام دہندہ بھی کہتے ہیں خدا اور مسیح سے ملکر دنیا میں لوگوں کے لئے خدا کا کام انجام دیتی ہے۔

نے شمعون کو دیکھا اور کہا کیا تُم یوحنا کے بیٹے شمعون ہو ؟ تُم
کیفا یعنی پطرس کہلاؤ گے۔"
۴۳ دوسرے دن یسوع نے طئے کیا کہ گلیل جائے اور وہ
فلپ سے مل کر کہا کہ "میرے ساتھ ہو لے۔" ۴۴ فلپ کا تعلق
شہر بیت صیدا سے تھا یہ شہر اندریاس اور پطرس کا بھی تھا۔
۴۵ فلپ نے نتن ایل سے مل کر کہا؛ "یاد کرو کہ شریعت میں
موسیٰ نے کیا لکھا تھا موسیٰ نے لکھا تھا کہ ایک شخص آنے والا ہے۔
اور دوسرے نبیوں نے بھی اس کے متعلق لکھا تھا ہم نے اسکو پا
لیا اِس کا نام یسوع ہے جو یوسف کا بیٹا ہے اور وہ ناصرہ کا
باشندہ ہے۔"
۴۶ لیکن نتن ایل نے فلپ سے کہا "ناصرت ! کیا کوئی اچھی
چیز ناصرۃ سے آسکتی ہے ؟" فلپ نے جواب دیا "آؤ اور دیکھو۔"
۴۷ یسوع نے دیکھا نتن ایل اسکی طرف آرہا ہے تو کہا "یہ شخص
جو آرہا ہے حقیقت میں اسرائیلی ہے اس میں کوئی خامی نہیں
ہے۔"
۴۸ نتن ایل نے پوچھا "تُم مُجھے کیسے جانتے ہو ؟"
یسوع نے جواب دیا "میں نے تُمہیں اس وقت دیکھا جب تُم
انجیر کے درخت کے نیچے تھے جبکہ فلپ نے تُمہیں میرے متعلق
بتایا تھا۔"
۴۹ تب نتن ایل نے یسوع سے کہا "اے استاد آپ خُدا
کے بیٹے ہیں آپ اسرائیل کے بادشاہ ہیں۔"
۵۰ یسوع نے نتن ایل سے کہا :۔ "میں نے تُم سے کہا تھا
کہ میں نے تمہیں انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا تھا۔ یہی وجہ ہے
کہ تُم مُجھ پر یقین رکھتے ہو۔ لیکن ! تم اس سے بھی زیادہ عظیم
چیزیں دیکھو گے۔" ۵۱ یسوع نے مزید کہا "میں تُم سے سچ کہتا
ہوں کہ تُم دیکھو گے کہ آسمان کھلا ہے اور خُدا کے فرشتے ابن آدم
پر اوپر جا رہے ہیں اور نیچے آرہے ہیں۔" *

کینا میں شادی

۲ دو دن بعد گلیل میں شہر قانا میں ایک شادی ہوئی جہاں
یسوع کی ماں تھی۔ ۲ یسوع اور اسکے ساتھی بھی شادی میں
مدعو کئے گئے تھے۔ ۳ شادی کی تقریب میں جب انگور کا شیرا ختم
ہو گیا تب یسوع کی ماں نے کہا "ان کے پاس مزید انگور کا
شیرا نہیں ہے۔"
۴ یسوع نے اس سے کہا "اے عورت تُم یہ نہ کہو کہ مُجھے
کیا کرنا ہے ؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا ہے۔"
۵ یسوع کی ماں نے نوکروں سے کہا "تُم وہی کرو جو یسوع
کرنے کو کہے۔"
۶ اس جگہ چھ پتھر کے بڑے مٹکے رکھے تھے جنہیں یہودی
صفائی طہارت کے لئے استعمال کرتے تھے ہر مٹکے میں ۲۰ یا
۳۰ گیلن پانی کی گنجائش تھی۔
۷ یسوع نے خدمت گزاروں سے کہا۔ "ان برتنوں کو پانی
سے بھر دو اور خدمت گاروں نے پانی سے لبریز کر دیا۔ ۸ یسوع
نے ان خدمت گاروں سے کہا کہ "اسمیں سے تھوڑا پانی نکالو اور
اس کو میر مجلس کے پاس لے جاؤ۔"
چنانچہ خدمت گاروں نے پانی کو میر مجلس کے پاس پیش
کیا۔ ۹ اور جب دعوت کے میر نے اس کا مزہ چکھا تو معلوم ہوا کہ
پانی انگور کے رس میں تبدیل ہو گیا تھا ان لوگوں نے یہ نہیں جانا
کہ انگور کا رس کہاں سے آیا لیکن خدمت گار جو پانی لائے تھے
انہیں معلوم تھا کہ انگور کا رس کیسے آیا۔ میر مجلس نے دولہا کو
طلب کیا۔ ۱۰ اور دولہا سے کہا : "لوگ ہمیشہ پہلے بہترین انگور
کے رس سے تواضع کرتے ہیں اور جب پی کر سیر ہو جاتے ہیں
تب ناقص انگور کا رس دیتے ہیں لیکن تُم نے عمدہ انگور کا رس
اب تک بچا رکھی ہے۔"
۱۱ یہ پہلا معجزہ تھا جو یسوع نے کیا جسے گلیل کے شہر قانا
میں اور اپنی عظمت کو بتایا اور اس کے ساتھیوں نے ایمان لایا۔
۱۲ تب یسوع اپنی ماں بھائیوں اور شاگردوں کے ساتھ
کفر نحوم کو گیا اور وہاں کُچھ دن ٹھہرا۔

فرشتے ... نیچے آرہے ہیں پیدائش ۲۸:۱۲

یسوع گرجا میں
(متّی ۲۱:۱۲-۱۳؛ مرقس ۱۱:۱۵-۱۷؛
لوقا ۱۹:۴۵-۴۶)

۱۳ یہودیوں کی فسح* قریب تھی چنانچہ یسوع یروشلم گیا۔
۱۴ یسوع یروشلم میں گرجا گھر گیا وہاں اُس نے دیکھا کہ لوگ وہاں
مویشی بھیڑ کبوتر فروخت کر رہے ہیں۔۔ اور دوسرے لوگ میز پر
بیٹھے ہوئے پیسوں کا تبادلہ کر رہے تھے۔ ۱۵ یسوع نے رسیوں
سے کوڑا تیار کیا اور لوگوں کو ڈرا کر انہیں او ر تمام مویشی
بھیڑوں اور کبوتروں کو گرجا گھر کے باہر کر دیا اور میز پر بیٹھے
لوگوں کے پاس جا کر ان کے میز کو الٹا دیا او باہر کر دیا۔ اور ان
کی رقم کو پھیلا دیا۔ ۱۶ تب یسوع نے ان لوگوں سے کہا جو کبوتر
فروخت کر رہے تھے۔ "یہ سب کچھ لے کر یہاں سے نکل جاؤ۔
میرے باپ کے گھر کو تجارت کی جگہ نہ بناؤ۔" ۱۷ جب یہ واقعہ
پیش آیا تب یسوع کے شاگردوں نے یاد کیا کہ تحریروں میں جو
لکھا ہے

"تیرے گھر کی غیرت مُجھے تباہ کر دے گی۔"

زبور ۶۹:۹

۱۸ یہودیوں نے یسوع سے کہا "ہم کو کونسا ایسا معجزہ
دکھاؤ گے جو یہ ثابت کرے کہ تُم ایسا کرنے کا حق رکھتے ہو۔"
۱۹ یسوع نے جواب دیا: "اس گرجا گھر کو تباہ کردو میں اسکو
پھر تین دن میں بنادوں گا۔"
۲۰ یہودیوں نے کہا کہ "لوگوں نے اس گرجا کو بنانے میں
۴۶ سال لگائے ہیں کیا تُمہیں یقین ہے کہ دوبارہ اس کو تین
دن میں بناؤ گے؟"
۲۱ لیکن گرجا کہنے سے یسوع کی مراد اپنے بدن سے تھی۔
۲۲ جب وہ مُردوں میں زندہ ہوا تب اس کے شاگِردوں کو یاد آیا
کہ اس نے ایسا کہا تھا اور انہوں نے تحریر پر اور یسوع کے قول پر
ایمان لایا۔
۲۳ جب یسوع عید فسح پر یروشلم میں تھا کئی لوگوں نے اُس
کے معجزوں کو دیکھ کر یسوع پر ایمان لائے۔ ۲۴ لیکن یسوع نے
ان پر بھروسہ نہیں کیا کیوں کہ یسوع کو وہ تمام لوگ معلوم تھے۔
۲۵ یسوع یہ ضروری نہ سمجھا کہ کوئی اسے لوگوں کے بارے میں
بتائے اسلئے کہ اسے معلوم تھا کہ ان لوگوں کے دماغوں میں کیا
ہے۔

یسوع اور نکوڈیمس کے درمیان مباحثہ

۳ فریسیوں میں سے نیکوڈیمس نامی ایک شخص تھا۔وہ
یہودیوں کا ایک اہم سر براہ تھا۔ ۲ ایک رات نیکوڈیمس
یسوع کے پاس آیا اور کہا کہ "اے استاد! ہم جانتے ہیں کہ تُم استاد
ہو جو خُدا کی طرف سے بھیجے گئے ہو۔ کوئی اور آدمی ان معجزوں کو
بغیر خُدا کی مدد کے نہیں دکھا سکتا۔"
۳ یسوع نے جواب دیا: "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ آدمی کو
دوبارہ پیدا ہونا چاہئے اگر وہ دوبارہ نہیں پیدا ہوتا تو وہ خُدا کی
بادشاہت میں نہیں رہ سکتا ہے۔"
۴ نیکدڈیمس نے کہا "لیکن ایک آدمی جو پہلے ہی بوڑھا ہے
وہ کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ آدمی دوبارہ اپنی ماں کے جسم میں
داخل نہیں ہو سکتا اسی لئے کوئی آدمی دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔"
۵ لیکن یسوع نے کہا: "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آدمی پانی
اور رُوح سے پیدا ہونا چاہئے اگر آدمی پانی اور رُوح سے نہیں پیدا
ہوتا ہے تو خُدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ۶ ایک آدمی
کا جسم اس کے والدین کے ذریعہ پیدا ہوتا ہے لیکن ایک آدمی کا
صرف روحانی ضمیر پیدا ہوتا ہے رُوح سے۔ ۷ میرے کہنے سے
حیران مت ہو تُم کو دوبارہ پیدا ہونا چاہئے۔ ۸ ہوا کا جھونکا کہیں
سے بھی چل سکتا ہے تم ہوا کے جھونکے کو سن سکتے ہو لیکن یہ
نہیں جانتے کہ ہوا آئی کہاں سے اور کہاں جائیگی یہی ہر اس آدمی
کے ساتھ ہوتا ہے جو رُوح سے پیدا ہوتا ہے۔"

*فسح یہودیوں کا مُقدّس دن اس روز ایک خاص کھانا بنتا ہے یہ یاد رکھنے کے لئے کہ اس دن مصر میں خُدا نے انہیں غُلامی سے آزاد کیا تھا موسیٰ کے زمانے میں۔

۹ نیکوڈیمس نے پوچھا "یہ سب کس طرح ممکن ہے۔"
۱۰ یسوع نے کہا "اگر چہ کہ تُم ایک یہودیوں کے اہم استاد
ہو پھر بھی تُم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے۔ ۱۱ میں تمہیں سچ
کہتا ہوں کہ : ہم جو کُچھ جانتے ہیں اس کے متعلق بات کرتے
ہیں ہم وہی کہتے ہیں جو ہم دیکھتے ہیں لیکن تُم لوگ یہ نہیں قبول
کرتے جو ہم تُم سے کہتے ہیں۔ ۱۲ میں تُم سے ان چیزوں کے
متعلق جو زمین پر ہیں کہہ چکا ہوں لیکن تُم مجھ پر یقین نہیں کرتے ہو
تو پھر تُم کس طرح اس بات کا یقین کرو گے اگر میں تمہیں آسمانی
باتوں کے متعلق بتاؤں۔ ۱۳ کوئی بھی آسمان تک نہیں گیا
سوائے اسکے جو آسمان سے آیا یعنی ابن آدم۔ *
۱۴ "موسیٰ نے صحرا سے سانپ اٹھا لیا اسی طرح ابن آدم کو
بھی اٹھا لیا جائے گا۔ ۱۵ اسلئے وہ آدمی جو ابن آدم پر ایمان لاتا ہے
وہ دائمی زندگی پاتا ہے۔"

۱۶ ہاں ! خُدا نے دُنیا سے محبّت رکھی ہے اسی لئے اس نے
اُسکو اپنا بیٹا دیا ہے۔ خُدا نے اپنا بیٹا دیا تا کہ ہر آدمی جو اس پر ایما
ن لائے جو کھوتا نہیں مگر ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ ۱۷ خُدا نے
اپنا بیٹا دُنیا میں اسلئے بھیجا کہ وہ قصورواروں کا فیصلہ کرے۔ بلکہ
خُدا نے اپنا بیٹا اس لئے بھیجا کہ اس کے ذریعہ دُنیا کی نجات ہو۔
۱۸ جو شخص خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم
نہیں ہو گا لیکن جو اس پر ایمان نہیں لاتا اس کی پُرسش ہو گی اسلئے
کہ اس نے خدا کے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔ ۱۹ لوگوں کی
عدالت اس طرح ہو گی کہ نور دُنیا میں آیا لیکن انسان نیکی کی طرف
نہیں آیا وہ گناہ کی طرف مائل ہوا۔ کیوں کہ وہ بُری حرکتیں کرتا
ہے۔ ۲۰ ہر آدمی جو بُری چیز کرتا ہے وہ نیکی نہیں کرتا اور
نیکی کی طرف نہیں آتا کیوں کہ نیکی کی طرف آنے سے اس کی
بُرائیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ ۲۱ لیکن جو شخص سچّا راستہ اختیار کرتا
ہے نور کی طرف بڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ نیک کام وہ جو کرتا ہے
خُدا کی طرف سے ہے۔ *

یسوع اور یوحنا بپتسمہ دینے والے

۲۲ اس کے بعد یسوع اور اس کے ساتھی یہودیہ علاقہ کی
طرف روانہ ہوئے وہاں یسوع نے قیام کر کے لوگوں کو بپتسمہ *
دیا۔ ۲۳ یوحنا نے بھی لوگوں کو عنین میں بپتسمہ دیا۔ عنین
سالم کے قریب ہے۔ یوحنا نے وہاں کے لوگوں کو بپتسمہ دیا
کیوں کہ وہاں پانی کی بہتات تھی۔ لوگ وہاں بپتسمہ کے لئے
جاتے تھے۔ ۲۴ یہ واقعہ یوحنا کے قید میں ڈالے جانے سے پہلے کا
ہے۔
۲۵ یوحنا کے کُچھ شاگردوں نے دوسرے یہودی سے
مباحثہ کیا مذہبی پاکیزگی کے متعلق وضاحت چاہتے تھے۔ ۲۶
یوحنا کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور کہا :- "اے استاد کیا آپ
کو وہ آدمی یاد ہے جو دریائے یردن کے اس پار آپ کے ساتھ تھا
آپ لوگوں کو اسکے متعلق کہہ رہے تھے وہ شخص بپتسمہ دے رہا
تھا۔ اور کئی لوگ اس کے پاس جا رہے ہیں۔"
۲۷ یوحنا نے کہا "آدمی وہی لے سکتا ہے جو خُدا سے عطا
کرے۔ ۲۸ جو کُچھ میں نے کہا تُم لوگوں نے سن لیا میں یسوع
نہیں ہوں میں وہی ہوں جسے خُدا نے اسکی راہ بتانے کے لئے
بھیجا۔ ۲۹ دلہن صرف دولہا کے لئے ہوتی ہے۔ دوست جو دولہا
کی مدد کرتے ہیں سنتے ہیں اور دولہا کی آمد کا انتظار کرتے ہیں اور یہ
دوست جو دولہا کی آواز سنتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور وہی خوشی
میں محسوس کرتا ہوں اور میری خوشی اب مکمل ہو گئی ہے۔ ۳۰
وہ بہت عظمت والا ہو گا اور میری اہمیت کم ہو گی۔

ابن آدم یہ نام یسوع خود اپنے لئے استعمال کیا۔

آیت ۱۶ - ۲۱ تھوڑے فاضل آیت ۱۶ - ۲۱ کے بارے میں سوچتے ہیں کہ یہ یسوع کا کلام - دُوسرے سوچتے ہیں کہ یوحنا نے لکھنا ہے۔

بپتسمہ یہ یونانی لفظ ہے جسکے معنی ڈبونا، ڈوبنا یا آدمی کو دفن کرنا یا مختصر چیزیں پانی کے نیچے۔

ایک وہ جو آسمان سے آیا ہے

۳۱ "جو آسمان سے آیا ہے دوسرے تمام لوگوں سے
زیادہ عظیم ہے اور وہ آدمی جو زمین سے تعلق ہے زمین کا ہے وہ
زمین کی چیزوں کے متعلق ہی کہے گا۔ لیکن وہ جو آسمان سے آیا ہے
وہ سب سے عظیم ہے۔ ۳۲ اس نے جو کچھ دیکھا اور سنا ہے
وہی کہتا ہے لیکن لوگ اسکے کہنے کو نہیں مانتے۔ ۳۳ وہ آدمی جو
یسوع کا کہا مانتا ہے یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ خُدا ہمیشہ سچ ہی
کہتا ہے۔ ۳۴ خُدا نے اس کو بھیجا اور وہی کہتا ہے جو خُدا نے کہا
خُدا نے اسکو رُوح کا پورا اختیار مکمل طور پر دیا۔ ۳۵ باپ بیٹے سے
محبّت رکھتا ہے اور اس کو ہر چیز پر اختیار دیا ہے۔ ۳۶ جو شخص
بیٹے پر ایمان لائے اسکی زندگی ہمیشہ کی زندگی اور جو شخص بیٹے
کی اطاعت نہ کرے اسکی ابدی زندگی نہیں اور خُدا کا غضب ایسے
انسان پر ہوتا ہے۔"

۴ یسوع کا سماری عورت سے گفتگو کرنا

۴ فریسیوں نے سنا کہ یوحنا سے زیادہ یسوع اپنے شاگِرد بنا رہا
ہے اور انہیں بپتسمہ دے رہا ہے۔ ۲ لیکن یسوع نے
بذات خود لوگوں کو بپتسمہ نہیں دیا اسکے شاگِردوں نے اسکی
طرف سے لوگوں کو بپتسمہ دیا۔ ۳ یسوع نے سنا کہ فریسیوں نے
اسکے متعلق سنا ہے۔ ۴ یسوع نے یہودیہ سے واپس ہو کر گلیل
پہونچا گلیل کے راستے سے جاتے وقت یسوع کو سامریہ سے گزرنا
پڑا۔

۵ سامریہ میں یسوع کی آمد شہر سیخار میں ہوئی یہ شہر اُسی
کھیت کے قریب ہے جسے یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دیا
تھا۔ ۶ یعقوب کا کنواں وہیں تھا۔ یسوع اپنے لمبے سفر سے تھک
چکا تھا وہ دوپہر کا وقت تھا اور وہ کنویں کے قریب بیٹھ گیا۔ ۷
ایک سماری *عورت کنویں کے قریب پانی لینے آئی یسوع نے
اس سے کہا۔ "براہ کرم مُجھے پینے کے لئے پانی دیں۔" ۸ یہ اس
وقت ہوا جبکہ یسوع کے شاگِرد شہر میں اپنی غذا خرید نے کے لئے
گئے تھے۔

۹ سامری عورت نے کہا "مُجھے تعجب ہے کہ تُم مجھ سے پینے
کے لئے پانی مانگ رہے ہو۔ تُم یہودی ہو اور میں سماری عورت
ہوں" (یہودی سامریوں کے دوست نہیں ہیں)

۱۰ یسوع نے کہا "جو خُدا دیتا ہے اُس کے بارے میں نہیں
جانتے اور تجھے نہیں معلوم کہ میں کون ہوں" اور جو تجھ سے پانی
مانگ رہا ہے۔ اگر ان باتوں کو تو جانتی تو تُو مُجھ سے پوچھتی اور
میں تُجھے زندگی کا پانی دیتا۔"

۱۱ عورت نے کہا "جناب! آپ کے پاس کوئی چیز نہیں
جس سے پانی لیں اور کنواں بہت گہرا ہے پھر کس طرح آپ
مُجھے زندگی کا پانی دیں گے۔ ۱۲ کیا تو ہمارے باپ یعقوب سے
بڑا ہے جس نے ہمیں یہ کنواں دیا ہے؟ اور خُود وہ اس کے بیٹے
اور اسکے مویشی نے اس سے پانی پیا ہے۔"

۱۳ یسوع نے جواب دیا "ہر آدمی جو اس سے پانی پیے گا وہ
پھر بھی پیاسا ہو گا۔ ۱۴ لیکن جو کوئی اس پانی کو جو میں اس کو
دوں گا پئے گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہو گا اور میرا دیا ہوا اس کے لئے
ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لئے ہو گا۔"

۱۵ عورت نے یسوع سے کہا "تو پھر وہ پانی مجھے دے تا کہ
پھر کبھی پیاسی نہ رہوں اور نہ ہی پھر کبھی پانی لینے یہاں آؤں۔"

۱۶ یسوع نے کہا "جا اور جا کر اپنے شوہر کو لے آ۔"

۱۷ عورت نے جواب میں کہا "میں شوہر نہیں رکھتی۔"
یسوع نے کہا "تُو نے سچ کہا کہ تُمہارا شوہر نہیں۔ ۱۸ جب
کہ تُو پانچ شوہر کر چکی ہے اور تُو جس کے ساتھ اب ہے وہ تیرا شوہر
نہیں اور یہ تو نے سچ کہا"

۱۹ عورت نے کہا "میں دیکھ سکتی ہوں کہ تُم نبی ہو۔ ۲۰
ہمارے باپ دادا نے اس پہاڑی پر عبادت کی لیکن تُم یہودی یہ
کہتے ہو کہ یروشلم ہی وہ صحیح جگہ ہے جہاں عبادت کی جانی
چاہئے۔"

سماری سماریہ کی رہنے والی۔ یہ یہودی گروہ کا ایک حصّہ ہیں۔ لیکن یہودی ان کو خالص یہودی تسلیم نہیں کرتے۔ نفرت کرتے ہیں۔

۲۱ یسوع نے کہا ”اے عورت یقین کر کہ وہ وقت آرہا ہے
کہ نہ تُم یروشلم جاؤ گی اور نہ ہی پہاڑی پر خُدا کی عبادت کروگی۔
۲۲ تم سماری لوگ کُچھ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہو جو تُم خُود
نہیں جانتے“ ہم یہودی جانتے ہیں کس کی عبادت کرتےہیں
کیوں کہ نجات یہودیوں سے ہے۔ ۲۳ وہ وقت آرہا ہے اور وہ
اب یہاں ہے جبکہ سچّے پرستار باپ کی پرستش رُوح اور سچائی
سے کریں گے۔ تومُقدّس باپ ایسے ہی لوگوں کو چاہتا ہے جو اسکے
پرستار ہو۔ ۲۴ خُدا رُوح ہے اور اسکے پرستاروں کو رُوح اور سچائی
سے پرستش کرنا ہوگا۔“
۲۵ عورت نے جواب دیا ”میں جانتی ہوں کہ مسیحا (یعنی
مسیح) آرہے ہیں اور جب وہ آئیں گے ہمیں ہر چیز سمجھائیں
گے۔“
۲۶ یسوع نے کہا ”وہی شخص تُم سے بات کر رہا ہے اور میں
مسیح ہوں۔“
۲۷ اس وقت یسوع کے شاگرد شہر سے واپس آئے وہ بہت
حیران ہوئے کہ یسوع عورت سے بات کر رہا ہے لیکن کسی نے
بھی یہ نہ پوچھا ”تُمہیں کیا چاہئے“ اور ”تُم اس عورت سے
کیوں بات کر رہے ہو۔“
۲۸ تب وہ عورت پانی کا مٹکہ چھوڑ کر واپس شہر چلی گئی اور
اس نے شہر میں لوگوں سے کہا۔ ۲۹ ”ایک آدمی نے مجھ سے ہر
وہ بات کہی ہے جو میں نے کئے ہیں آؤ اور اس کو دیکھو ممکن ہے وہ
مسیح ہو۔“ ۳۰ اور لوگ یسوع کو دیکھنے شہر چھوڑ کر آنے لگے۔
۳۱ جب وہ عورت شہر میں تھی یسوع کے شاگردوں نے
التجا کی ”اے استاد کُچھ کھائیے۔“
۳۲ لیکن یسوع نے جواب دیا ”میرے پاس کھانے کے لئے
ایسا کھانا ہے جسے تُم نہیں جانتے۔“
۳۳ پھر شاگرد آپس میں سوال کرنے لگے کہ ”کیا کوئی
یسوع کے کھانے کے لئے کُچھ لایا ہے؟“
۳۴ یسوع نے کہا: ”میرا کھانا یہی ہے کہ اسکی مرضی کے
مطابق کام کروں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ میری غذا یہی ہے کہ میں
اس کام کو خُتم کروں جو خُدا نے میرے ذمہ کیا ہے۔ ۳۵ جب
تُم بوتے ہو تو کہتے ہو کہ فصل آنے میں چار مہینے چاہئے لیکن میں تم
سے کہتا ہوں اپنی آنکھیں کھولو اور لوگوں کو دیکھو وہ فصل کی مانند
کٹنے کے لئے تیّار ہیں۔ ۳۶ اور فصل کاٹنے والا اپنی اجرت پاتا اور
بیرونی زندگی کے لئے اناج جمع کرتا ہے تاکہ فصل بونے اور کاٹنے
والا دونوں خوش رہیں۔ ۳۷ لوگ جو کہتے ہیں وہ صحیح ہے فصل
بوتا ایک ہے اور فائدہ دوسرا اٹھاتا ہے۔ ۳۸ میں نے تُمہیں
فصل کی کاشت کے لئے بھیجا جس کے بونے میں تُم نے محنت
نہیں کی لیکن دوسروں نے محنّت کی اور تُم ان کی محنت کا پھل
پاتے ہو۔“
۳۹ اس شہر کے کئی سامری لوگ یسوع پر ایمان لے آئے ان
لوگوں نے اس عورت کی بات پر یقین کیا جو اس نے کہا تھا کہ
”یسوع نے وہ سب کُچھ کہا جو میں نے کیا۔“ ۴۰ سمارتین یسوع
کے پاس آئے اور اُس سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس ٹھہرے
اس طرح یسوع نے ان کے پاس دو دن قیام کیا۔ ۴۱ اور کئی
لوگوں نے جو کُچھ یسوع نے کہا اس پر ایمان لایا۔
۴۲ لوگوں نے عورت سے کہا ”سب سے پہلے ہم یسوع پر
ایمان لائے کیوں کہ تُم نے ہم سے کہا لیکن اب ہم یقین رکھتے
ہیں۔ کیوں کہ ہم خُود ان سے سن چکے ہیں۔ ہمیں سچائی معلوم
ہے کہ وہی نجات دہندہ ہے جو دُنیا کو بچالے گا۔“

یسوع نے وزیر کے لڑکے کا علاج کیا

(متّی ۸:۵-۱۳؛ لوقا ۷:۱-۱۰)

۴۳ دو دن بعد یسوع نے شہر چھوڑا اور گلیل روانہ ہوا۔ ۴۴
یسوع کہہ چکا تھا کہ اس سے قبل لوگوں نے اپنے ہی شہر میں کسی
نبی کو عزت نہیں کی تھی۔ ۴۵ جب یسوع گلیل پہونچا تو
لوگوں نے انہیں خوش آمدید کہا۔ ان لوگوں نے وہ سب کچھ اپنی
آنکھوں سے دیکھا تھا جو یروشلم میں یسوع نے عید فسح پر ان کے
سامنے کیا تھا۔

۴۶ یسوع دوبارہ گلیل شہر قانا روانہ ہوا۔ قانا ہی وہ شہر ہے
جہاں یسوع نے پانی کو انگور کے رس میں تبدیل کیا تھا۔ بادشاہ کے
افسروں میں سے ایک اہم افسر کفر نحوم کے شہر میں رہتا تھا اس
افسر کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ ۴۷ لوگوں کو معلوم ہوا کہ یسوع یہودیہ
سے آیا ہے اور گلیلی میں ہے اور وہ لوگ شہر قانا میں یسوع کے پاس
گئے اور استدعا کی کہ یسوع شہر کفر نحوم کو آئے اور اس کے لڑکے کا
علاج کرے۔ افسر کا لڑکا قریب مر چُکا تھا۔ ۴۸ یسوع نے اس سے
کہا ''جب تک تُم لوگ معجزات اور عجیب و غریب چیزیں نہیں
دیکھوگے مجھ پر ایمان نہیں لاؤ گے۔''

۴۹ بادشاہ کے وزیر نے درخواست کی کہ ''میرا بچّہ مرنے
کے قریب ہے اس کی موت سے پہلے چلیں۔''

۵۰ یسوع نے کہا ''جاؤ تمہارا بچّہ زندہ رہے گا!''
اور اس شخص کو یسوع کی بات پر ایمان تھا یسوع کے کہنے پر
اپنے گھر روانہ ہُوا۔ ۵۱ راستے ہی میں اس آدمی کے خادم نے مل
کہا کہ ''تمہارا لڑکا اب صحت یاب ہے۔''

۵۲ تب اس نے خادم سے پوچھا ''میرا بچّہ کس وقت اچھا
ہوا۔''

اور خادم نے جواب دیا ''گزشتہ کل تقریباً ایک بجے اسکا بخار
کم ہوا۔''

۵۳ اس لڑکے کے باپ (افسر) نے خیال کیا ایک بجے کا
وقت وہی وقت تھا جس وقت یسوع نے کہا تھا کہ ''تمہارا لڑکا زندہ
رہے گا'' تب اس نے اور اس کے گھر کے تمام لوگ یسوع پر
ایمان لائے۔

۵۴ یہ دوسرا معجزہ تھا جو یسوع نے یہودیہ سے گلیل آنے کے
بعد کیا تھا۔

چشمہ پر لاعلاج مریض کو شفاء

۵ اس کے بعد یسوع یہودیوں کی ایک عید پر یروشلم روانہ
ہوا۔ ۲ یروشلم میں بھیڑ دروازہ کے پاس حوض ہے
جو پانچ برآمدوں پر مشتمل ہے عبرانی زبان میں بیت حسدا کہلاتا
ہے۔ ۳ کئی بیمار اندھے لنگڑے اور فالج زدہ لوگ اس حوض کے
پاس رہتے ہیں اور پانی کے ہلنے کے منتظر رہتے ہیں۔ ۴ *۵ اسی
مقام پر ایک شخص تھا تقریباً اڑتیس سال سے بیمار تھا۔ ۶ جب
یسوع نے اسکو وہاں پڑے ہوئے دیکھا اور یہ جان کر کہ وہ اڑتیس
سال سے بیمار ہے اس سے پوچھا! ''کیا تو صحت پانا چاہتا ہے:''

۷ اس آدمی نے جواب دیا! ''جناب میرے پاس کوئی آدمی
نہیں جو مجھے اس وقت مدد دے سکے جب فرشتہ پانی کو ہلاتا ہے
اور جب تک میں جاؤں کوئی دوسرا اس میں اتر جاتا ہے۔''

۸ یسوع نے اس سے کہا ''اٹھ اپنا بستر اٹھا اور چل۔'' ۹ وہ
شخص فوراً اچھا تندرست ہو گیا اور اپنا بستر اٹھا کر چلنے لگا۔
یہ واقعہ جس وقت ہوا وہ دن سبت کا دن تھا۔ ۱۰ اس لئے
یہودیوں نے جو آدمی تندرست ہوا تھا اس سے کہا کہ آج سبت کا
دن ہے ہماری شریعت کے خلاف ہے کہ تُم اپنا بستر سبت کے
دن اٹھاؤ۔''

۱۱ لیکن اس آدمی نے کہا ''جس آدمی نے مُجھے شفاء دی اس
نے کہا میں اپنا بستر اٹھاؤں اور چلوں۔''

۱۲ یہودیوں نے اس سے دریافت کیا ''کون ہے وہ آدمی
جس نے تُمہیں بستر اٹھا کر چلنے کے لئے کہا۔''

۱۳ لیکن وہ آدمی جسکو شفا ملی تھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کون تھا
اس مقام پر کئی آدمی تھے اور یسوع وہاں سے جا چکا تھا۔

۱۴ بعد میں یسوع نے اس آدمی سے گرجا میں ملا یسوع نے اس
سے کہا ''دیکھو تُم اب تندرست ہو چکے ہو لیکن اب گناہوں سے اور
بری باتوں سے بچنا'' ورنہ تمہارا برا ہو گا۔

۱۵ تب وہ آدمی وہاں سے نکل کر ان یہودیوں کے پاس
پہونچا اور کہا یسوع ہی وہ آدمی تھا جس نے مُجھے تندرست کیا۔

آیت ۳ اور ۴ آیت ۳ کے ختم ہونے پر تھوڑے یونانی صحیفوں سے یہ حصّہ جوڑا گیا ہے اور وہ پانی کے بہنے کا انتظار کئے۔ تھوڑے بہت صحیفوں میں یہ آیت جوڑی گئی ہے کہ کسی وقت خُداوند کا فرشتہ آکر حوض کے پانی کو ہلاتا ہے فرشتہ ایسا کرنے کے بعد کوئی بیمار سب سے پہلے اسمیں اُترتا ہے تو اُسے شفا ہو جاتی چاہے وہ کیسا ہی بیمار کیوں نہ ہو۔

۱۶ یسوع نے اس طرح کی شفا سبت کے دن کی تھی۔ اس
وجہ سے اور یہودیوں نے یسوع کے ساتھ بُرا کرنا شروع کیا۔ ۱۷
لیکن یسوع نے یہودیوں سے کہا "میرا باپ کبھی کام سے نہیں
رکتا اسلئے میں بھی کام کرتا رہوں گا۔"
۱۸ ان باتوں نے یہودیوں کو مجبور کردیا کہ وہ اُسے قتل
کرنے کی کوشش کریں۔ پہلے تو یسوع نے شریعت کی خلاف ورزی
کی پھر خُدا کو اپنا باپ کہہ کر اپنے آپ کو خُدا کے برابر بنایا۔

یسوع کو خُدا کا اختیار ہے

۱۹ یسوع نے کہا "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا اپنے آپ
سے کُچھ نہیں کرسکتا بیٹا وہی کرتا ہے جو وہ اپنے باپ کو کرتے
دیکھے۔ ۲۰ باپ بیٹے سے محبت کرتا ہے اسلئے وہ سب کُچھ اپنے
بیٹے کو بتاتا ہے جو وہ کرتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ اس سے بھی بڑے
کام دکھلاتا ہے جس سے تُم حیران ہو جاؤ گے۔ ۲۱ جیسے باپ
مردوں کو زندہ اٹھاتا ہے اس طرح بیٹا جسے چاہے وہ بھی مردوں کو
زندہ اٹھاتا ہے۔ ۲۲ کیوں کہ باپ کسی کی عدالتی کارروائی نہیں
کرتا اسلئے سب کُچھ بیٹے کے سپرد کرتا ہے۔ ۲۳ اس لئے لوگ جس
طرح باپ کی عزت کرتے ہیں اسی طرح بیٹے کی بھی عزت کریں
گے اور جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا گو یا وہ باپ کی عزت نہیں
کرتا۔ وہ باپ ہی ہے جس نے بیٹے کو بھیجا ہے۔
۲۴ "میں تُم سے سچ کہتا ہوں اگر کوئی میرا کلام سن کر جو
بھی میں نے کہا ہے ایمان لاتا ہے اس پر جس نے مُجھے بھیجا ہے
اسکو ہمیشہ کی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اس پر کسی بھی قسم کی سزا
کا حکم نہیں ہوتا۔ کیوں کہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو
چکا ہوتا ہے۔ ۲۵ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک اہم وقت آنے
والا ہے بلکہ ابھی بھی ہے جو لوگ گناہ میں مرے ہیں وہ خُدا کے بیٹے
کی آواز سنیں گے اور جو سن رہے ہیں وہ رہیں گے۔ ۲۶ زندگی
کی دین باپ کی طرف سے ہے اس لئے باپ نے بیٹے کو اجازت
دی ہے کہ زندگی دے۔ ۲۷ باپ نے بیٹے کو عدالت کا بھی
اختیار دیا ہے کیوں کہ وہی ابن آدم ہے۔ ۲۸ اس پر تعجب کرنے
کی ضرورت نہیں کیوں کہ وہ وقت آرہا ہے جبکہ مرے ہوئے لوگ
جو قبروں میں ہیں اسکی آواز سن سکیں گے۔ ۲۹ تب وہ لوگ اپنی
قبروں سے نکلیں گے اور جنہوں نے اچھے اعمال کیے ہیں
انہیں ہمیشہ کی زندگی ملے گی اور جو لوگ برائیاں کی ہیں انہیں مجرم
قرارا دیا جائے گا۔

یسوع مسلسل یہودیوں سے بات کرنے لگا

۳۰ "میں اپنے آپ سے کُچھ نہیں کرسکتا جس طرح مُجھے حکم
ملتا ہے اسی طرح فیصلہ کرتا ہوں اسی لئے میرا فیصلہ صحیح ہے
کیوں کہ میں اپنی خوشی یا مرضی سے ہی نہیں کراتا۔ لیکن میں وہی
کرتا ہوں جس نے مجھے اپنی خوشی سے بھیجا ہے۔
۳۱ "اگر میں لوگوں سے اپنے متعلق کُچھ کہوں تو وہ میری
گواہی پر کبھی یقین نہیں کریں گے اور جو میں کہتا ہوں وہ مانیں
گے نہیں۔ ۳۲ لیکن ایک دوسرا آدمی ہے جو لوگوں سے میرے
بارے میں کہتا ہے اور میں جانتا ہوں وہ جو میرے بارے میں
کہتا ہے وہ سچ ہے۔
۳۳ "تُم نے لوگوں کو یوحنا کے پاس بھیجا اور اس نے تُم
کو سچائی بتائی۔ ۳۴ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ کوئی میری
نسبت لوگوں سے کہے مگر میں یہ سب کُچھ تُم کو بتاتا ہوں تاکہ تُم
بچّے رہو۔ ۳۵ یوحنا ایک چراغ کی مانند تھا جو خُود جل کر دوسروں
کو روشنی پہنچاتا رہا اور تُم چند دن کے لئے اس روشنی سے ا
ستفادہ حاصل کیا۔
۳۶ "لیکن میں اپنے بارے میں ثبوت رکھتا ہوں جو یوحنا
سے بڑھ کر ہے جو کام میں کرتا ہوں وہی میرا ثبوت ہے اور یہی
چیزیں میرے باپ نے مجھے عطا کیں ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ
میرے باپ نے مجھے بھیجا ہے۔ ۳۷ جس باپ نے مجھے بھیجا
ہے میرے ثبوت بھی دئے لیکن تُم لوگوں نے اس کی آواز نہیں
سنی اور تُم نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ وہ کیسا ہے۔ ۳۸ میرے
باپ کے تعلیمات کا کوئی اثر تُم میں نہیں کیوں کہ تُم
اسمیں یقین نہیں رکھتے جس کو باپ نے بھیجا ہے۔ ۳۹ تُم

تحریروں میں بغور ڈھونڈتے ہو یہ سمجھتے ہو کہ اسمیں تُمہیں ابدی
زندگی ملے گی۔ لیکن ان تحریروں میں تُمہیں میرا ہی ثبوت ملے گا۔
جو میری طرف اشارہ ہے۔ ۴۰ لیکن تُم لوگ جس طرح کی زندگی
چاہتے ہو اس کو پانے کے لئے میرے پاس نہیں آتے۔
۴۱ "میں نہیں چاہتا کہ لوگ میری تعریف کریں۔ ۴۲
لیکن میں تمہیں جانتا ہوں کہ تُمہیں خُدا سے محبّت نہیں۔ ۴۳ میں
اپنے باپ کی طرف سے آیا ہوں میں اسی کے طرف سے کہتا ہوں
پھر بھی مجھے قبول نہیں کرتے لیکن جب دوسرا آدمی خُود اپنے
بارے میں کہتا ہے تو تُم اسے قبول کرتے ہو۔ ۴۴ تُم چاہتے ہو ہر
ایک تمہاری تعریف کرے لیکن اسکی کوشش نہیں کرتے جو
تعریف خُدا کی طرف سے ہوتی ہو۔ پھر تُم کس طرح یقین کروگے۔
۴۵ یہ نہ سمجھنا کہ میں باپ کے سامنے کھڑا ہو کر تُمہیں ملزم
ٹھراؤں گا موسیٰ ہی وہ شخص ہیں جو تُمہیں ملزم ٹھرائے گا۔ اور
تُم غلط فہمی میں ان سے امید لگائے بیٹھے ہو۔ ۴۶ اگر تُم حقیقت
میں موسیٰ پر یقین رکھتے ہو تو تُمہیں مجھ پر بھی ایمان لانا چاہئے
اسلئے کہ موسیٰ نے میرے بارے میں لکھا ہے۔ ۴۷ تُمہیں اسکا
یقین نہیں کہ موسیٰ نے کیا لکھا ہے اسلئے جو میں کہتا ہوں ان
چیزوں کے متعلق تُم کسطرح یقین کروگے؟"

یسوع کی پانچ ہزار سے زائد افراد کی دعوت

(متّی ۱۴:۱۳-۲۱؛ مرقس ۶:۳۰-۴۴؛ لوقا ۹:۱۰-۱۷)

۶ اسکے بعد یسوع نے گلیل کی جھیل کے اس پار پہنچا۔ ۲ کئی
لوگ یسوع کے ساتھ ہولئے اور انہوں نے یسوع کے معجزوں
کو دیکھا اور بیماروں کو شفا بخشتے دیکھا۔ ۳ یسوع اوپر پہاڑی پر گئے
وہ وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ۴ یہودیوں کی عید
فسح کا دن قریب تھا۔
۵ یسوع نے دیکھا کہ کئی لوگ ان کی جانب آرہے ہیں۔ یسوع
نے فلپ سے کہا "ہم اتنے سب لوگوں کے لئے کہاں سے روٹی
خرید سکتے ہیں تاکہ سب کھا سکیں؟" ۶ یسوع نے فلپ سے یہ
بات اسکو آزمانے کے لئے کہا یسوع کو پہلے ہی معلوم تھا وہ کیا
ترکیب سوچ رکھے ہیں۔
۷ فلپ نے جواب دیا "ہم سب کو ایک مہینہ تک کُچھ کام
کرنا چاہئے تاکہ ہر ایک کو کھانے کے لئے روٹی حاصل ہو سکے اور
انہیں کم سے کم کُچھ غذا میسر آئے۔"
۸ دوسرا ساتھی اندریاس تھا جو سائمن پطرس کا بھائی تھا
اندریاس نے کہا۔ ۹ "یہاں ایک لڑکا ہے جسکے پاس بارلی کی روٹی
کے ۵ ٹکڑے اور دو مچھلیاں ہیں لیکن اتنا کُچھ ان سب کے لئے
کافی نہیں ہو گا۔"
۱۰ یسوع نے کہا "لوگوں سے کہو کہ بیٹھ جائیں۔" وہاں
اس مقام پر کافی گھاس تھی وہاں ۵۰۰۰ آدمی تھے اور وہ سب بیٹھ
گئے۔ ۱۱ تب یسوع نے روٹی کے ٹکڑے لئے اور خُدا کا شکر ادا
کیا اور جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کو دیا اسی طرح مچھلی بھی دی
اس نے ان کو جتنا چاہئے تھا اتنا ہی دیا۔
۱۲ سب لوگ سیر ہو کر کھا چکے جب وہ لوگ کھا چکے تب
یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا "بچّے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو اور
کُچھ بھی ضائع نہ کرو۔" ۱۳ اس طرح شاگردوں نے تمام ٹکڑوں کو
جمع کیا اور ان لوگوں نے بارلی کے پانچ ٹکڑوں سے ہی کھانا شروع
کیا اور انکے ساتھیوں نے تقریباً ۱۲ ٹوکریوں میں ٹکڑے جمع
کیے۔
۱۴ لوگوں نے یہ معجزہ دیکھا جو یسوع نے انہیں بتایا لوگوں
نے کہا "یہی نبی ہے جو عنقریب دُنیا میں آنے والا ہے۔"
۱۵ پس یسوع یہ بات معلوم کرکے کہ لوگ اُسے آکر بادشاہ
بنانا چاہتے ہیں اسلئے وہ دوبارہ تنہا پہاڑی کی طرف چلا گیا۔

یسوع کا پانی پر چلنا

(متّی ۱۴:۲۲-۲۷؛ مرقس ۶:۴۵-۵۲)

۱۶ اس رات یسوع کے شاگرد گلیل جھیل کی طرف گئے۔
۱۷ اس وقت اندھیرا ہو چکا تھا اور یسوع ان کے پاس اب تک
واپس نہیں آیا تھا۔ اور اُن کے شاگرد ایک کشتی پر سوار ہو کر جھیل

کے پار کفر نحوم جانے لگے۔ ۱۸ اُس وقت ہوا بہت تیز چل رہی
تھی۔ اور جھیل میں زور دار لہریں اٹھ رہی تھیں۔ ۱۹ وہ کشتی
میں تین یا چار میل گئے تب انہوں نے دیکھا کہ یسوع پانی پر چل رہا
تھا اور کشتی کی طرف آرہا تھا اور یہ دیکھ کر ان کے شاگِرد ڈر گئے۔
۲۰ لیکن یسوع نے ان سے کہا ”ڈرومت یہ میں ہوں۔“ ۲۱
اتنا سن کر ان کے ساتھی بہت خوش ہوئے اور یسوع کو کشتی میں
لے لیا اور کشتی جلد ہی واپس کنارے آگئی جہاں وہ جانا چاہتے
تھے۔

لوگ یسوع کو ڈھونڈنے لگے

۲۲ دوسرے دن لوگ جھیل کے پار جو لوگ ٹھہرے ہوئے
تھے انہیں معلوم تھا کہ یسوع کشتی میں اپنے شاگِردوں کے ساتھ
نہیں گیا بلکہ صرف ان کے شاگِرد ہی کشتی میں گئے تھے اور انہیں
یہ بھی معلوم تھا کہ صرف وہی کشتی وہاں تھی۔ ۲۳ لیکن جب
تبریاس سے چند کشتیاں آئیں اور آکر وہیں ٹھہریں جہاں ان لوگوں
نے گزشتہ دن روٹی کھائی تھی اور جہاں خداوند نے شکر ادا کیا تھا۔
۲۴ جب لوگوں نے دیکھا کہ یسوع اور ان کے ساتھی اس وقت
وہاں نہیں تھے، تو لوگ کشتی میں کفر نحوم کی جانب روانہ ہوئے
تاکہ یسوع سے ملیں۔

یسوع حیات کی روٹی

۲۵ لوگوں نے دیکھا کہ یسوع جھیل کے دوسرے طرف ہے
ان لوگوں نے یسوع سے کہا ”اے استاد! آپ یہاں کب آئے؟“
۲۶ یسوع نے جواب دیا ”تُم لوگ مجھے کیوں تلاش کر رہے
ہو۔ کیا تُم اس لئے مجھے تلاش کر رہے ہو کہ معجزے دکھاتا پھروں
اور اپنی قوت کا مظاہرہ کرو ہرگز نہیں! میں تُم سے سچ کہتا ہوں
تُم مجھے اس لئے تلاش کر رہے ہو تُم لوگ پیٹ بھر روٹی کھا کر
تسلّی کرو۔ ۲۷ دُنیا کی غذائیں خراب اور تباہ ہو جانے والی ہیں۔
لہٰذا ایسی غذا کو مت حاصل کرو بلکہ ایسی غذا کو تلاش کرو جو ہمیشہ
اچھّی ہو اور تمہیں ابدی زندگی دے سکے۔ ابن آدم ہی تُم کو ایسی
غذا دے گا۔ خُدا جو باپ ہے وہ یہ ظاہر کر چکا ہے کہ وہ ابن آدم کے
ساتھ ہے۔“
۲۸ لوگوں نے یسوع سے پوچھا ”ہمیں کیا کرنا چاہئے تاکہ
خُدا کا کام جو وہ چاہتا ہے کر سکیں؟“
۲۹ یسوع نے کہا ”خُدا تُم سے یہی چاہتا ہے کہ اس نے جس
کو بھیجا ہے اس پر ایمان لاؤ۔“
۳۰ لوگوں نے کہا ”تُم کیا معجزہ دکھاؤ گے تاکہ یہ ثابت ہو
جائے کہ تُم ہی وہ ہو جسے خُدا نے بھیجا ہے۔ ایسا کوئی معجزہ تُم کر
دکھاؤ ہم تب ہی تمہارا یقین کریں گے کہ تُم کیا کرو گے۔ ۳۱
ہمارے آبا و اجداد کو خُدا نے ریگستان میں منّ (کھانے کی نعمتیں)
عطا کیں تھیں اور یہ تحریروں میں لکھا ہے اور خُدا نے انہیں کھانے
کے لئے جنّت سے روٹی بھجواتا تھا۔“ *
۳۲ یسوع نے کہا:۔ ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک
موسیٰ ہی نہیں تھے جو تمہارے لوگوں کے لئے آسمان سے روٹی
لایا کرتے تھے دراصل میرا باپ ہی ہے تُم لوگوں کو آسمان کی
روٹی دیتا ہے۔ ۳۳ خدا کی روٹی کیا ہے؟ جو روٹی خُدا دیتا ہے وہ
وہی ہے جو آسمان سے آکر دُنیا کو اپنی زندگی دیتی ہے“
۳۴ لوگوں نے کہا ”جناب تو یہ روٹی ہمیں ہمیشہ کے لئے
دلائیں۔“
۳۵ تب یسوع نے کہا:۔ ”میں ہی وہ روٹی ہوں جو زندگی
دیتی ہے۔ جو بھی میرے پاس آتا ہے۔ وہ کبھی بھوکا نہیں رہے
گا۔ اور جس نے مجھ پر ایمان لایا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ ۳۶ میں
تُم سے بھی یہ پہلے ہی کہہ چکا ہوں تُم مجھے دیکھ چکے ہوں لیکن تُم کو
اب تک یقین نہیں آرہا ہے۔ ۳۷ میرا باپ میرے لوگوں کو
میرے پاس بھیجتا ہے ہر ایک میرے پاس آتا ہے جو بھی
میرے پاس آتا ہے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ ۳۸ میں آسمان
سے آیا ہوں اور اپنی مرضی سے کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ خُدا کی
مرضی کے مطابق کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ۳۹ مجھے ان لوگوں میں

خُدا نے ... تھا زبور ۷۸:۲۴

سے کسی ایک کو بھی نہیں کھونا چاہیئے جن کو خُدا نے میرے پاس
بھیجا ہے اور انکو میں یوم آخر زندہ اٹھاؤں گا اور یہی کُچھ وہ مجھ سے
چاہتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ۴۰ ہر آدمی جو بیٹے کو دیکھتا
ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے اس کو ابدی زندگی حاصل ہوتی
ہے اور اسی آدمی کو میں یوم آخر اٹھاؤں گا" اور یہی میرا باپ چاہتا
ہے۔

۴۱ یہودیوں نے یسوع کے متعلق شکایت کرنا شروع کردی
کیوں کہ اس نے کہا تھا "میں وہ روٹی ہوں جو خُدا کی طرف سے
آسمان سے آیا ہوں۔" ۴۲ یہودیوں نے کہا "یہ یسوع ہے ہم اس
کے باپ اور ماں کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ یسوع تو یوسف کا بیٹا
ہے اسلئے وہ اب ایسا کس طرح کہہ سکتا ہے کہ میں آسمان سے آیا
ہوں؟"

۴۳ لیکن یسوع نے کہا "ایک دوسرے سے شکایت کرنا
بند کرو۔ ۴۴ باپ وہی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور لوگوں کو
میرے پاس لاتا ہے جنہیں آخرت کے دن اٹھاؤں گا اگر باپ
کسی کو میرے پاس نہ لائے تو ایسا آدمی میرے پاس نہیں آسکتا۔
۴۵ یہ بات نبیوں نے لکھی ہے "خُدا تُم تمام لوگوں کو تعلیم
دیتا ہے اور لوگ جو باپ سے سن کر سیکھتے ہیں وہ میرے پاس
آتے ہیں۔" * ۴۶ میرے کہنے کا یہ مطلب ہے کہ ہر کسی
نے باپ کو نہیں دیکھا ہے سوائے اس آدمی کے جو باپ کی طرف
سے آیا ہے۔" ۴۷ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو شخص مجھ
پر ایمان لاتا ہے وہی ابدی زندگی پا سکتا ہے۔" ۴۸ میں وہ روٹی
ہوں جو حیات بخشتی ہے۔ ۴۹ تمہارے آباو اجداد نے ریگستان
میں منٰ کھایا لیکن وہ فوت ہو گئے۔ ۵۰ میں وہ روٹی ہوں جو
آسمان سے آئی ہے اور جو یہ روٹی کھائے گا وہ کبھی نہیں مرے گا۔
۵۱ میں حیات کی روٹی ہوں جو آسمان سے آئی ہے اور جس نے
اسکو استعمال کیا اس نے ہمیشہ کی زندگی پائی ہے یہ روٹی جو میں
دیتا ہوں میرا جسم ہے میں یہ جسم دوں گا تاکہ لوگ اس دُنیا میں
زندگی پاسکیں۔"

۵۲ اس پر یہودیوں نے آپس میں مباحثہ شروع کیا اور کہا
"یہ شخص کس طرح اپنا جسم ہمیں کھانے کو دے گا؟"
۵۳ یسوع نے کہا "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ تُمہیں ابن آدم
کے جسم کو کھانا چاہیئے اور اسکے خون کو پینا چاہیئے۔ اگر تُم ایسا
نہیں کرتے تو تُمہیں حقیقی زندگی نصیب نہیں ہوگی۔ ۵۴ جس
نے میرے جسم کو غذا بنائی اور خون کو پیا اس نے لافانی زندگی
پائی اور ایسے آدمی کو میں یوم آخرت اٹھاؤں گا۔ ۵۵ میرا جسم اور
خون سچّی مشروب ہے۔ ۵۶ اور جو میرا جسم کھاتا ہے اور خون
پیتا ہے ایسے آدمی میں میں ہوں اور مجھ میں وہ رہتا ہے۔ ۵۷ باپ
نے مجھے بھیجا اور میں باپ کی وجہ سے رہتا ہوں۔ اسی طرح جو مجھے
غذا کے طور پر استعمال کریں گے میری وجہ سے وہ رہیں گے۔
۵۸ میں اس روٹی کی مانند نہیں ہوں جو ہمارے اجداد ریگستان
میں کھائی تھی حالانکہ وہ کھائے تھے مگر اوروں کی طرح انہیں بھی
موت آئی۔ میں وہ روٹی ہوں جو آسمان سے آئی ہے اور جس نے اس
روٹی کو کھایا کیا اُس نے حقیقی زندگی پائی۔" ۵۹ یسوع نے یہ
تمام باتیں اس وقت کہیں جب کفر نحوم کی عبادت گاہ میں
لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے۔

بہت سے شاگردوں نے یسوع کو چھوڑدیا

۶۰ کئی شاگردوں نے یسوع کی تعلیمات کو سنا اور سن کر کہا
کہ "یہ تعلیم تو بہت مشکل ہے اس کو کون قبول کرے گا؟"
۶۱ یسوع اچھی طرح جان گیا کہ یہ شاگرد اس کے متعلق
شکایت کر رہے ہیں۔ تب یسوع نے کہا "کیا تُم میری تعلیمات
کی وجہ سے پریشان ہو؟ ۶۲ اگر تُم ابنِ آدم کو اُوپر جاتے دیکھو گے
جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟۔ ۶۳ یہ جسم کُچھ بھی نہیں حاصل
کرسکتا۔ یہ تو رُوح ہے۔ جو انسان کو زندگی بخشتی ہے۔ اور یہی
باتیں جو میں نے کہی ہیں وہ رُوح کی ہے جو تُمہیں زندگی دیتی ہے۔
۶۴ لیکن تُم میں سے کُچھ لوگ ان باتوں میں یقین نہیں کریں گے
" کیوں کہ شروع ہی سے یسوع نے جان لیا کہ کون یقین نہیں کر
رہاہے۔ اور اس بات کو وہ شروع سے ہی جان گیا تھا۔ کہ کون

خُدا ... آتے ہیں یسعیاہ ۵۴:۱۳

انہیں دھوکا دے گا۔ ۶۵ یسوع نے کہا ”کہ جس آدمی کو باپ نہ
بھیجے وہ آدمی میرے پاس نہیں آسکتا۔“
۶۶ جب یسوع نے یہ باتیں کہیں ، بہت سے اُس کے
شاگردوں نے اُسے چھوڑ دیا۔وہ یسوع کی باتوں پر عمل کرنا چھوڑ
دیا۔
۶۷ یسوع نے اپنے بارہ رسولوں سے یہ بھی پوچھا کہ ”کیا تُم
بھی مُجھے چھوڑنا چاہتے ہو؟“
۶۸ سائمن پطرس نے یسوع سے کہا ”خداوند ہم کہاں جاسکتے
ہیں آپ کے پاس کلام ہے جو ہمیں ہمیشہ کی زندگی دے سکتا
ہے۔ ۶۹ ہم کو آپ پر عقیدہ ہے ہم جانتے ہیں کہ آپ ہی وہ
مُقدّس ہستی ہیں جو خُدا کی طرف سے ہیں۔“
۷۰ تب یسوع نے کہا ”میں تُم بارہ کو منتخب کرتا ہوں لیکن
تُم میں ایک شیطان ہے۔“
۷۱ یہ بات یسوع نے یہودہ کے متعلق کہی تھی جو سائمن
اسکریوتی کا بیٹا تھا۔ یہوداہ بارہ مریدوں میں سے ایک تھا لیکن
بعد میں یسوع کا مخالف ہو گیا۔“

یسوع اور اسکے بھائی کے درمیان بات چیت

۷ اس کے بعد یسوع نے ملک گلیل کے اطراف میں سفر کیا
یسوع یہودیہ میں سفر کرنا نہ چاہتا تھا کیوں کہ وہاں کے
یہودی اسے قتل کرنے کی کوشش میں تھے۔ ۲ اور یہودیوں کی عید
خیام قریب تھی۔ ۳ تب یسوع کے بھائیوں نے کہا ”تُم یہ جگہ
چھوڑ کر یہودیہ چلے جاؤ تاکہ جو معجزہ تُم کرتے ہو وہ تمہارے شاگرد
بھی دیکھیں۔۔ ۴ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ لوگوں میں پہچانا
جائے تو پھر ایسے شخص کو جو کُچھ وہ کرتا ہے چھپانا نہیں چاہئے اپنے
آپ کو دُنیا کے سامنے ظاہر کرو تاکہ وہ سب تمہارے معجزے دیکھ
سکیں۔“ ۵ حتیّٰ کہ یسوع کے بھائی کو بھی ان پر یقین نہیں تھا۔
۶ یسوع نے اپنے بھائیوں سے کہا ”ابھی میرے لئے صحیح وقت
نہیں آیا لیکن کوئی بھی وقت تمہارے جانے کے لئے مناسب
ہے۔ ۷ دنیا تُم سے نفرت نہیں کر سکتی وہ مجھ سے نفرت کرتی
ہے کیوں کہ میں ان کو ان کی برائیاں بتاتا ہوں جو وہ کرتے ہیں۔
۸ اس لئے تُم عید کے موقع پر جاؤ میں اس بار عید پر نہیں آؤں گا
کیوں کہ ابھی میرے لئے صحیح موقع نہیں آیا“ ۹ یہ سب کُچھ
کہنے کے بعد یسوع نے گلیل میں قیام کیا۔
۱۰ اس لئے یسوع کے بھائیوں نے ان کے کہنے کے مطابق
عید کے موقع پر جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے جانے کے
بعد یسوع بھی وہاں چلا گیا اس کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو ظاہر
نہیں کیا۔ بلکہ پوشیدہ ہوگئے۔ ۱۱ عید کے موقع پر یہودی
یسوع کی تلاش میں تھے کہہ رہے تھے کہ ”وہ کہاں ہے؟“
۱۲ وہاں ایک بڑا گروہ لوگوں کا تھا جو خفیہ طور پر یسوع
کے بارے میں ہی باتیں کر رہا تھا۔ کُچھ لوگوں نے کہا کہ ”یسوع
ایک اچھا آدمی ہے“ لیکن دوسروں نے کہا ”نہیں وہ لوگوں کو بے
وقوف بناتا ہے۔“ ۱۳ لیکن کسی نے بھی کھلے طور پر یسوع کے
سامنے ایسا نہیں کہا کیوں کہ لوگ یہودی قائدین سے ڈرتے تھے۔

یروشلم میں یسوع کی تعلیمات

۱۴ عید کی تقریب تقریباً آدھی خُتم ہو چکی تھی تب یسوع
عبادت گاہ میں داخل ہوا اور تعلیم شروع کی۔ ۱۵ یہودی بڑے
حیران ہوئے انہوں نے کہا ”یہ شخص تو مدرسہ میں نہیں پڑھا پھر
اتنا سب کُچھ اُس نے کس طرح سیکھا؟“
۱۶ یسوع نے جواب دیا ”جو کُچھ میں تعلیم دیتا ہوں وہ
میری اپنی نہیں میری تعلیمات اس کی طرف سے آتی ہیں جس
نے مجھے بھیجا ہے۔ ۱۷ اگر کوئی یہ چاہے کہ وہ وہی کرے جو خُدا
چاہتا ہے تب وہ جان جائے گا کہ میری تعلیمات خُدا کی طرف سے
ہیں۔ وہ لوگ جان جائیں گے کہ یہ تعلیمات میری اپنی نہیں ہیں۔
۱۸ کوئی شخص جو اپنے خیالات لوگوں کو بتاتا ہے گویا وہ اپنی
عزت بڑھانے کے لئے کرتا ہے اگرچہ کوئی شخص جو اسکی عزت
بڑھانے کی کوشش کرے جس نے اس کو بھیجا ہے تو ایسا شخص
قابل بھروسہ سچّا ہے۔ اور اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ ۱۹ کیا

موسیٰ نے تُم کو شریعت نہیں دی ؟ لیکن تُم میں سے کسی نے
اس کی فرماں برداری نہیں کی تُم لوگ مجھے کیوں مارنا چاہتے ہو ؟"
۲۰ لوگوں نے جواب دیا کہ "ایک خبیث تُم میں آیا ہے
اور تُمہیں دیوانہ کر دیا ہے ہم تمہیں مارنے کی کوشش نہیں کر
رہے ہیں ؟"
۲۱ یسوع نے کہا "میں نے ایک معجزہ کیا اور تُم سب
حیران ہوئے۔ **۲۲** موسیٰ نے تمہیں ختنہ کرنے کا قانون دیا لیکن
حقیقت میں موسیٰ نے تُمہیں ختنہ نہیں کروایا ختنہ کا طریقہ ہم
لوگوں سے آیا جو موسیٰ سے قبل رہے تھے اس لئے کبھی تُم لوگ بچّے
کی ختنہ سبت کے دن بھی کرتے ہو۔ **۲۳** اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ ایک آدمی سبت کے دن ختنہ کر کے موسیٰ کی شریعت کو پو
را کرتا ہے تو پھر تُم سبت کے دن اگر کسی کو شفاء دیتے ہو تو مجھ پر
تُم کیوں غصّہ کرتے ہو۔؟ **۲۴** اس قسم کا محاسبہ (جانچنے کا طریقہ)
چھوڑ دو راستی سے ہر چیز کا محاسبہ کرو کہ سچ کیا ہے۔"

لوگوں کے مباحث یسوع کے بارے میں کیا وہ مسیح ہیں

۲۵ تب کُچھ لوگوں نے جو یروشلم میں رہتے تھے کہا "یہی
وہ شخص ہے جسے مار ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے ؟ **۲۶** لیکن وہ
اُس جگہ تعلیمات دیتا ہے جہاں اُس کو دیکھا اور سُنتا ہے۔مگر کسی
نے اسکو تعلیمات دینے سے نہیں روکا ہو سکتا ہے کہ قائدین نے
فیصلہ کیا کہ وہ حقیقت میں مسیح ہے **۲۷** لیکن ہم جانتے ہیں کہ
اسکا مکان کہاں ہے اور حقیقی مسیح جب آئے گا کوئی نہ جانے گا کہ
وہ کہاں سے آئے گا۔"
۲۸ یسوع اس وقت بھی گرجا میں تعلیمات دے رہا تھا اس
نے کہا :۔ "ہاں تُم مجھے جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ میں کہاں
سے آیا ہوں لیکن میں اپنی مرضی سے نہیں آیا میں تو خُدا کی طرف
سے بھیجا گیا ہوں جو سچّا ہے تُم اس کو نہیں جانتے۔ **۲۹** "لیکن
میں اسے جانتا ہوں کیوں کہ میں اس سے ہوں اور اسی نے مجھے
بھیجا ہے۔"

۳۰ جب یسوع نے یہ سب کہا تو لوگ یسوع کو پکڑنے کی
کوشش کی لیکن کوئی بھی یسوع کو چھُونے تک کے لائق نہ تھا اِس لئے
کہ یسوع کو قتل کرنے کا ابھی صحیح وقت آیا ہی نہیں تھا۔
۳۱ لیکن بہت سارے آدمی یسوع پر ایمان لا چکے تھے۔ لوگوں نے
کہا ہم اب بھی یسوع کے منتظر ہیں کہ وہ آئے جب وہ آئے تو کیا
وہ اور معجزے دیکھائے گا ؟ بہ نسبت اُس آدمی کے جو دکھایا تھا ۔
نہیں ! یہی آدمی مسیح ہے۔

یسوع کی گرفتاری کے لئے یہودی کی کوشش

۳۲ فریسیوں نے یسوع کے بارے میں اِن باتوں کو
کہتے ہوئے سُنا۔ اسلئے کاہنوں کے رہنما نے اور فریسیوں نے گرجا
کے حفاظتی دستہ کو یسوع کی گرفتاری کے لئے بھیجا۔ **۳۳** تب
یسوع نے کہا "میں کُچھ دیر تُم لوگوں کے ساتھ رہوں گا اس کے بعد
میں اسکے پاس جاؤں گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔ **۳۴** تُم مجھے
تلاش کرو گے لیکن مجھے نہیں پاؤ گے۔اور میں جہاں بھی ہوں وہاں
تُم آ نہ سکو گے۔"
۳۵ یہودیوں نے ایک دوسرے سے پوچھا "آخر یہ آدمی
جائے گا کہاں جسے ہم نہ پا سکیں گے کیا یہ آدمی یونان کے شہروں
کو جائے گا جہاں ہمارے لوگ رہتے ہیں؟ کیا وہ یونان جائے گا
جہاں ہمارے لوگ ہیں۔ کیا وہ ہمارے لوگوں کو یونان میں
تعلیم دے گا۔ **۳۶** یہ آدمی کہتا ہے کہ تُم لوگ مجھے تلاش کرو گے
لیکن پا نہ سکو گے اور یہ بھی کہتا ہے جہاں میں ہوں وہاں تُم آ نہ
سکو گے۔" اس کے ایسا کہنے کا کیا مطلب ہے ؟"

یسوع کے مُقدّس رُوح کے بارے میں باتیں

۳۷ عید کا آخر دن جو اہم دن تھا آگیا۔ اس دن یسوع نے
کھڑے ہو کر لوگوں سے بلند آواز میں کہا "جو بھی پیاسا ہے اس کو
میرے پاس آنے دو کہ اس کی پیاس بجھے۔ **۳۸** جو آدمی مجھ پر
ایمان لائے گا اس کے دِل سے آبِ حیات بہے گا۔ ایسا تحریروں
میں لکھا ہے۔" **۳۹** یسوع نے یہ بات مُقدّس رُوح کے بارے

میں کہا کیوں کہ یہ رُوح اب تک نہیں نازل ہو ئی تھی۔ کیوں کہ
یسوع اب تک فوت نہیں ہوا تھا اور جلال کے ساتھ جلایا جائے گا
لیکن بعد میں جو لوگ یسوع پر ایمان لائے ان پر رُوح نازل ہو گی۔

یسوع کے بارے میں لوگوں کی حُجّت

۴۰ جب لوگوں نے یہ باتیں سُنیں تو کہا "یہ آدمی سچ مُچ
نبی ہے۔"
۴۱ دوسروں نے کہا "یہ مسیح ہے۔"
اور لوگوں نے کہا "مسیح گلیل سے نہیں آئے گا۔ ۴۲
تحریروں میں ہے کہ مسیح داؤد کے خاندن سے ہو گا اور تحریر کہتی
ہے بیت اللحم سے آئے گا جہاں داؤد رہتا تھا۔" ۴۳ اس طرح لوگ
یسوع کے متعلق آپس میں کسی بات پر اتفاق نہیں کیا۔ ۴۴ کُچھ
لوگ یسوع کو گرفتار کرنا چاہتے تھے لیکن کوئی بھی ایسا نہ کر سکا۔

یہودی قائدین یسوع پر ایمان نہ لائے

۴۵ لہٰذا گرجا کے حفاظتی دستہ اکاہنوں کے رہنما اور کاہنوں و
فریسیوں کے پاس واپس گیا اور فریسیوں اور کاہنوں نے
پوچھا "تُم نے یسوع کو کیوں نہیں پکڑا؟"
۴۶ گرجا کے حفاظتی دستہ نے جواب دیا "اس نے ایسی
باتیں کہی جو کسی اور انسان نے آج تک نہیں کہیں۔"
۴۷ فریسیوں نے کہا "یسوع نے تُمہیں بھی گمراہ
کردیا۔ ۴۸ کیا کسی سردار نے۔ اس پر ایمان لایا ہے نہیں۔ کیا
کوئی فریسیوں میں سے ایمان لائے ہیں؟ نہیں۔ ۴۹ مگر وہ لوگ جو
شریعت سے واقف نہیں۔ وہ خُدا کے لعنتی ہیں۔"
۵۰ لیکن لیکدیمس جو ان میں سے تھا اور اس کا تعلق
جماعت سے ہی تھا۔ وہی ایک ایسا تھا جو یسوع کو پہلے ہی دیکھ چکا
تھا کہا: ۵۱ "ہماری شریعت یہ اجازت نہیں دیتی کہ کسی شخص
کو اس وقت تک مجرم نہ مانیں جب تک یہ نہ جان لیں کہ وہ کیا
کہتا ہے جب تک ہمیں یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے کیا کیا ہے۔"

۵۲ یہودی سردار نے کہا "کیا تمہارا تعلق بھی گلیل سے
ہے۔ تحریروں میں تلاش کرو تب تُمہیں معلوم ہو گا کہ کوئی بھی نبی
گلیل سے نہیں آئے گا۔"

بہترین وقدیم یوحنا کے یونانی نسخوں میں آیتیں
۷:۵۳-۸:۱۱ نہیں ہیں

عورت کا زنا کاری میں پکڑا جانا

۵۳ تمام یہودی سردار نکلے اور گھر کو روانہ ہوئے۔
۸ یسوع زیتون کی پہاڑی پر چلا گیا۔ ۲ علی الصباح وہ گرجا
گیا۔ تمام لوگ یسوع کے پاس آرہے تھے وہ بیٹھا اور لوگوں
کو تعلیم دی۔ ۳ شریعت کے استاد اور فریسیوں نے وہاں ایک
عورت کو لائے جو زنا کے الزام میں پکڑی گئی۔ اس کو ڈھکیل کر
لوگوں کے سامنے کھڑا کیا گیا۔ ۴ یہودیوں نے کہا "اے استاد یہ
عورت زنا کے فعل میں پکڑی گئی ہے۔ ۵ شریعت موسیٰ کا حکم یہ
ہے کہ اس عورت کو سنگسار کریں جو یہ گناہ کرے آپ اس بارے
میں کیا کہتے ہیں؟" ۶ یہ انہوں نے اسے آزمانے کے لئے کہا کہ اس
طرح اس کی کوئی غلطی پکڑیں لیکن یسوع نے جھک کر زمین پر اپنی
انگلی سے کُچھ لکھنا شروع کیا۔ ۷ تب یہودی سردار یسوع سے
اپنے سوال کے متعلق اصرار کرنے لگے تب یسوع اٹھ کھڑا ہوا اور
کہا "یہاں تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور ایسا
آدمی اگر ہے تو اس عورت کو پتّھر مارنے میں پہل کرے۔" ۸ اور
یسوع نے دوبارہ جھک کر زمین پر کُچھ لکھا۔
۹ اور جن لوگوں نے اس کی یہ بات سنی تو بڑے لوگ پہلے
اور دُوسرے لوگ بعد میں ایک ایک کرکے وہاں سے جانے لگے۔
اور یسوع اکیلا رہ گیا اور عورت بھی وہیں کھڑی رہ گئی۔ ۱۰ یسوع
دوبارہ کھڑا ہوا اور کہا "اے خاتون وہ تمام لوگ کہاں ہیں؟ کیا کسی
نے بھی تجھ پر الزام نہ لگا یا؟"
۱۱ عورت نے جواب دیا "کسی نے بھی کُچھ نہیں کہا؟"

تب یسوع نے کہا میں بھی تُم پر الزام کا حکم نہیں لگاتا ہوں۔ تُم
یہاں سے چلی جاؤ اور آئندہ کوئی گناہ نہ کرنا۔

یسوع دُنیا کا نور ہے

۱۲ بعد میں یسوع نے دوباہ لوگوں سے کہا "میں دُنیا کا نور
ہوں جو بھی میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہیں چلے گا۔
بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔"
۱۳ لیکن فریسیوں نے یسوع سے پوچھا "تُم جب بھی کُچھ
کہتے ہو تو سب کُچھ اپنی گواہی میں کہتے ہو تمہاری گواہی قابل قبول
نہیں اس لئے ہم اس کو قبول نہیں کرتے۔"
۱۴ یسوع نے کہا "ہاں یہ سب کُچھ میں اپنے متعلق گواہی
میں کہتا ہوں کیوں کہ یہی سچ ہے اور لوگ اس پر یقین کرتے
ہیں کیوں کہ میں جانتا ہوں میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جاؤں گا
میں تُم لوگوں کی مانند نہیں ہوں تُم نہیں جانتے کہ میں کہاں سے
آیا ہوں اور کہاں جاؤں گا۔ ۱۵ تُم لوگ اپنی انسانی دنیاوی
صلاحیت کے مطابق فیصلہ کرتے ہو میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرتا
جیسا کہ تُم کرتے ہو۔ ۱۶ اور اگر میں کوئی فیصلہ کروں تو وہ فیصلہ
سچّا ہو گا۔ کیوں کہ جب میں کُچھ فیصلہ کرتا ہوں تو میں اکیلا نہیں ہو
تا۔ بلکہ میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ بھی میرے ساتھ ہوتا
ہے۔ ۱۷ تمہاری شریعت یہ کہتی ہے کہ جب دو گواہ کسی کے
بارے میں کُچھ کہے تو اس کو سچ مانو اور ان کی گواہی کو قبول کرو۔
۱۸ میں اسی طرح انہیں میں سے ایک گواہ ہوں جو اپنی گواہی
دیتا ہوں اور میرا باپ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ دوسرا گواہ
ہے۔"

۱۹ لوگوں نے پوچھا "تمہارا باپ کہاں ہے؟"
یسوع نے جواب دیا "تُم نہ مجھے جانتے ہو اور نہ میرے باپ
کو جب تُم لوگ مجھے جان جاؤ گے تب میرے باپ کو بھی جان جاؤ
گے۔" ۲۰ یسوع یہ ساری باتیں گرجا میں تعلیم دیتے ہوئے کہہ
رہا تھا اس وقت وہ بیت المال کے قریب تھا اور کسی نے اس کو
پکڑا نہیں کیوں کہ اس کا وقت نہیں آیا تھا۔

یہودیوں کی یسوع کے بارے میں لاعلمی

۲۱ دوبارہ یسوع نے لوگوں سے کہا "میں تُمہیں چھوڑ جاتا
ہوں اور تُم مُجھے ڈھونڈتے رہو گے اور اپنے گناہوں میں ہی مرو گے
تُم وہاں نہیں آسکتے جہاں میں جارہا ہوں۔"
۲۲ پھر یہودیوں نے آپس میں کہا "کیا یسوع اپنے آپ کو مار
ڈالے گا؟ کیوں کہ اسی لئے اس نے کہا جہاں میں جارہا ہوں وہاں
تُم نہیں آسکتے۔"
۲۳ لیکن یسوع نے ان یہودیوں سے کہا تم لوگ نیچے کے ہو
اور میں اوپر کا ہوں۔ تُم اس دُنیا سے تعلق رکھتے ہو لیکن میں اس
دُنیا سے تعلق نہیں رکھتا۔ ۲۴ میں تُم سے کہہ چکا ہوں کہ تُم
اپنے گناہوں میں مرو گے یقیناً تُم اپنے گناہوں میں مرو گے تُم نے
یہ ایمان نہیں لایا کہ میں وہی ہوں۔"
۲۵ تب یہودیوں نے پوچھا "پھر تُم کون ہو؟"
یسوع نے جواب دیا "میں وہی ہوں جو شروع سے تُم کو کہتا آیا
ہوں۔ ۲۶ مجھے تمہارے بارے میں بہت کُچھ کہنا ہے اور فیصلہ
کرنا ہے لیکن میں لوگوں سے وہی کہتا ہوں جو میں نے اس سے سنا
ہے جس نے مجھے بھیجا ہے" اور وہ سچ کہتا ہے۔
۲۷ لوگ سمجھے نہیں کہ یسوع کس کے متعلق کہہ رہا ہے۔
یسوع ان سے باپ کے متعلق کہہ رہا تھا۔ ۲۸ اسی لئے یسوع نے
لوگوں سے کہا "تُم لوگ ابن آدم کو اوپر بھیجو گے تب تُمہیں معلوم
ہو گا میں وہی ہوں۔ جو کچھ میں کرتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کرتا
ہوں بلکہ جو کچھ مجھے باپ نے سکھایا وہی کہتا ہوں۔ ۲۹ اور جس
نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے میں وہی کرتا ہوں۔ جس سے وہ
خوش ہو اسی لئے اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔" ۳۰ جب
یسوع یہ باتیں کہہ رہا تھا تو کئی لوگ اس پر ایمان لائے۔"

یسوع کا گناہوں سے چھٹکارے کے بارے میں کہنا

۳۱ یسوع نے ان یہودیوں سے جو اس پر ایمان لائے تھے
کہا "اگر تُم لوگ میری تعلیمات پر قائم رہو تو حقیقت میں میرے

شاگرد ہوں گے۔" ۳۲ "تب ہی تُم سچائی کو جان لو گے اور یہ
سچائی ہی تُمہیں آزاد کرے گی۔"
۳۳ یہودیوں نے جواب دیا "ہم ابرہام کے لوگ ہیں اور کسی
کی بھی غلامی میں نہیں رہے اور تم یہ کیوں کہتے ہو کہ آزاد ہو جاؤ
گے۔"
۳۴ یسوع نے جواب دیا! "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر وہ
آدمی جو گناہ کرتا ہے غلام ہے گناہ اس کا آقا ہے۔ ۳۵ ایک غلام
اپنے خاندان کے ساتھ ہمیشہ نہیں رہ سکتا لیکن ایک بیٹا اپنے
خاندان کے ساتھ ہمیشہ رہ سکتا ہے۔ ۳۶ اس لئے اگر بیٹا تُم کو
آزاد کرتا ہے تو تُم حقیقت میں آزاد ہو۔ ۳۷ میں جانتا ہوں کہ تُم
لوگ ابرہام کی نسل سے ہو تُم مُجھے مار ڈالنا چاہتے ہو کیوں کہ تُم
میری تعلیم پر عمل کرنا نہیں چاہتے۔ ۳۸ میں تُم سے وہی کہتا
ہوں جسے میرے باپ نے مجھے دِکھایا ہے۔ لیکن تُم صرف وہ
کرتے ہو جو تُم نے تمہارے باپ سے سنا ہے۔"
۳۹ یہودیوں نے کہا "ہمارا باپ ابرہام ہے"
یسوع نے کہا "اگر تُم حقیقت میں ابرہام کے بیٹے ہو تو وہی
کرو گے جو ابرہام نے کیا۔ ۴۰ میں وہ آدمی ہوں جس نے تُم سے
وہی سچ کہا ہے جو میں نے خُدا سے سنا: لیکن تُم لوگ میری جان لینا
چاہتے ہو اور ابرہام نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔" ۴۱ اور جو تُم کر
رہے ہو وہ ایسا ہے جیسا کہ تمہارے باپ نے کیا ہے۔"
لیکن یہودیوں نے کہا "ہم ایسے بچّے نہیں ہیں جنہیں یہ معلوم
نہ ہو کہ ہمارا باپ کون ہے۔ ہمارا ایک باپ ہے یعنی خُدا۔"
۴۲ یسوع نے ان یہودیوں سے کہا "اگر خُدا ہی حقیقت میں
تمہارا باپ ہے تو تُم لوگ مجھ سے بھی محبّت رکھتے کیوں کہ میں خُدا
ہی کے طرف سے آیا ہوں اور اب میں یہاں ہوں اور میں اپنے آپ
سے نہیں آیا بلکہ خُدا نے مجھے بھیجا ہے۔ ۴۳ تُم یہ باتیں جو میں
کہتا ہوں نہیں سمجھتے کیوں کہ تُم میری تعلیم کو قبول نہیں
کرتے۔ ۴۴ ابلیس تمہارا باپ ہے اور تُم اسکے ہو اور اپنے باپ
کی خواہش کو پورا کرنا چاہتے ہو ابلیس شروع سے ہی قاتل ہے
کیوں کہ وہ سچائی کا مخالف ہے اس میں سچائی نہیں وہ جو کہتا ہے
جھوٹ کہتا ہے ابلیس جھوٹا ہے اور جھوٹوں کا باپ ہے۔ ۴۵
میں سچ کہتا ہوں اس لئے تُم مجھ پر یقین نہیں کرتے۔ ۴۶ تُم
میں سے کون ہے جو میرے گناہ کو ثابت کرے ؟ اگر میں سچ کہتا
ہوں تو تُم میرا یقین کیوں نہیں کرتے ؟ ۴۷ وہ جو خُدا کا ہوتا
ہے وہ خُدا کی سنتا ہے لیکن تُم خُدا کے نہیں ہو اور یہی وجہ ہے کہ
تم خُدا کو نہیں مانتے۔

یسوع اپنے اور ابرہام کے بارے میں بتایا

۴۸ یہودیوں نے کہا "ہمارا کہنا یہ ہے کہ تُم سامری ہو اور یہ
کہ تُم پر بدرُوح کا اثر ہے جو تُمہیں پاگل کر چکی ہے، کیا ہمارا ایسا
کہنا سچ نہیں ؟"
۴۹ یسوع نے جواب دیا "مجھ میں کوئی بدرُوح نہیں میں
اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں لیکن تُم لوگ میری عزت نہیں
کرتے۔ ۵۰ میں اپنی بزرگی نہیں چاہتا ہاں ایک وہ ہے جو مجھے
بزرگی دینا چاہتا ہے وہی ایک ہے جو فیصلہ کرے گا۔ ۵۱ میں سچ
کہتا ہوں اگر کوئی آدمی میری تعلیمات کی اطاعت کرتا ہے تو وہ
کبھی نہیں مرے گا"
۵۲ یہودیوں نے یسوع سے کہا "ہمیں معلوم ہے کہ تجھ میں
بدرُوح ہے حتیٰ کہ ابرہام اور دوسرے نبی بھی مر گئے لیکن تُم
کہتے ہو کہ جس نے تمہاری تعلیمات کی اطاعت کی وہ کبھی نہ
مرے گا۔' ۵۳ کیا تُم یہ سمجھتے ہو کہ تُم ہمارے باپ ابرہام سے
زیادہ عظیم ہو ابرہام کا اور دوسرے نبیوں کا بھی انتقال ہوا! تُم
اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو/؟"
۵۴ یسوع نے جواب دیا "اگر میں اپنے آپ کی عزت کروں
تو میری عزت کُچھ بھی نہیں۔ وہ جو عزت دیتا ہے وہ میرا باپ
ہے اور جسے تُم کہتے ہو کہ تمہارا خُدا ہے۔ ۵۵ لیکن حقیقت میں
تُم اسے نہیں جانتے اور میں اسے جانتا ہوں اگر میں کہوں کہ اسے
نہیں جانتا تو میں بھی تمہاری طرح جھوٹا ہوں مگر میں اسے جانتا ہوں
اور جو کُچھ وہ کہے اس پر عمل کرتا ہوں۔ ۵۶ تمہارا باپ ابرہام

میرے آنے کا دن دیکھنے کے لئے بہت خوش تھا چنانچہ اس نے
دیکھا اور خوش ہوا۔"
۵۷ یہودیوں نے یسوع سے کہا "کیا تُم نے ابرہام کو دیکھا
ابھی تو تُم پچاس برس کے بھی نہیں ہو۔ اور (تُم کہتے ہو) کہ تُم
نے ابرہام کو دیکھا ہے۔"
۵۸ یسوع نے جواب دیا "میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ ابرہام
کی پیدائش سے قبل میں ہوں۔" ۵۹ جب یسوع نے کہا تو اُن
لوگوں نے پتّھر اُٹھایا تاکہ اُس کو مارے لیکن وہ چھپ کر گرجا سے
نکل گیا۔"

یسوع نے پیدائشی اندھے کو شفاء دی

۹ جب یسوع جارہا تھا تو اس نے ایک اندھے آدمی کو دیکھا جو
پیدائشی اندھا تھا۔ ۲ یسوع کے شاگردوں نے اس سے
پوچھا کہ "اے استاد یہ آدمی پیدائشی اندھا ہے لیکن یہ کس کے گناہ
کی سزا ہے کہ وہ اندھا پیدا ہوا ہے کیا اس کے اپنے گناہ میں یا پھر
اس کے والدین کے گناہ میں؟"
۳ یسوع نے جواب دیا "یہ نہ اُس کا گناہ تھا نہ اُس کے
والدین کا گناہ یہ اس لئے ایسا اندھا ہوا تاکہ لوگ خُدا کی طاقت کو
جان سکیں جب میں اس اندھے کو بینائی دوں۔ ۴ اب جبکہ یہ دن
کا وقت ہے ہمیں اس کے کام کو جاری رکھنا ہے جس نے مجھے
بھیجا ہے۔ رات آرہی ہے اور کوئی آدمی رات میں کام نہیں کر
سکتا۔ ۵ اب جبکہ میں دُنیا میں ہوں میں دُنیا کا نور ہوں"
۶ یسوع نے یہ کہہ کہ مٹّی پر تھوکا اور اُس مٹّی کو گوندھا اور اس
کو اندھے کی آنکھوں پر لگایا۔ ۷ یسوع نے اس آدمی سے کہا "جاؤ
اور جاکر شیلوخ (بمعنی بھیجا ہوا) اس طرح وہ حوض میں گیا۔ اُس
نے دھویا اور واپس گیا۔ اب وہ دیکھنے کے قابل ہوا۔
۸ اس سے پہلے لوگوں نے دیکھا تھا کہ وہ اندھا بھیک مانگا
کرتا تھا۔ یہ لوگ اور اس اندھے کے پڑوسی نے کہا "دیکھو کیا یہ وہی
نہیں جو بھیک مانگا کرتا تھا؟"
۹ بعض نے کہا "ہاں یہ وہی ہے" لیکن کُچھ دوسروں نے کہا
"نہیں یہ وہ اندھا نہیں مگر ایسا دکھائی دیتا ہے۔"
تب اس اندھے نے خُود کہا "میں وہی اندھا ہوں جو پہلے
اندھا تھا۔"
۱۰ لوگوں نے پوچھا "پھر تیری بینائی کیسے واپس آئی؟"
۱۱ اس آدمی نے کہا "وہ آدمی جسے لوگ یسوع کہتے ہیں اسنے
مٹّی اور لعاب کو ملایا اور اس کو میری آنکھوں پر لگایا پھر اس نے
کہا کہ میں شیلوخ میں جاکر آنکھیں دھولوں میں نے ویسا ہی کیا اور
اب میں دیکھ سکتا ہوں۔"
۱۲ لوگوں نے پوچھا "وہ آدمی کہاں ہے؟"
اس آدمی نے جواب دیا کہ "میں نہیں جانتا۔"

نابینا شخص جو بینا ہوا اس کا ثبوت

۱۳ تب لوگوں نے اس آدمی کو فریسیوں کے پاس لایا اور کہا
یہی وہ آدمی ہے جو پہلے اندھا تھا۔ ۱۴ یسوع نے مٹّی اور لعاب کو
ملا کر اس کی آنکھوں پر لگایا اور اسکو بینائی واپس دلایا جس دن یسوع
نے یہ کیا وہ سبت کا دن تھا۔ ۱۵ فریسیوں نے اس آدمی سے پو
چھا "تمہاری بینائی کس طرح واپس آئی؟"
اس آدمی نے جواب دیا کہ "یسوع نے میری آنکھوں پر
مٹّی لگایا اور آنکھیں دھونے کو کہا جب میں نے آنکھیں دھولی تو
مُجھے بینائی مل گئی۔"
۱۶ کُچھ فریسیوں نے کہا "یہ آدمی سبت کے دن کی پابندی
کو نہیں مانتا اس لئے وہ خُدا کی طرف سے نہیں ہے۔
دوسروں نے کہا "لیکن جو آدمی گنہگار ہے وہ معجزہ کیسے کر
سکتا ہے" یہ یہودی آپس میں ایک دوسرے سے متفق نہیں تھے۔
۱۷ یہودیوں کے سردار نے اس آدمی سے دوبارہ پوچھا "اس
آدمی نے تُمہیں شفا دی اور تُم دیکھ سکتے ہو اس کے بارے میں تُم
کیا کہتے ہو؟"
اس آدمی نے جواب دیا "وہ نبی ہے۔"
۱۸ یہودی اب بھی یقین نہیں کر رہے تھے کہ واقعی اس

آدمی کے ساتھ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے۔ انہیں یہ بھی یقین نہیں تھا
کہ وہ آدمی پہلے اندھا تھا اور اب بینا ہو گیا۔ ۱۹ اس لئے اُنہوں
نے اسکے والدین کو بلا کر پوچھا ”کیا یہ تمہارا بیٹا اندھا تھا؟ اور کیا
تُم کہتے ہو کہ وہ پیدائشی اندھا تھا اور اب کس طرح دیکھ سکتا
ہے؟“

۲۰ اس کے والدین نے جواب دیا ”ہاں یہی ہمارا بیٹا ہے
اور یہ اندھا ہی پیدا ہوا تھا۔ ۲۱ لیکن ہم نہیں جانتے وہ اب کیسے
بینا ہو گیا اور اس کو کس نے بینائی دی اسی سے پوچھو وہ بالغ ہے وہ
اپنے بارے میں کہے گا۔“ ۲۲ اس کے والدین نے یہودیوں کے
سردار کے ڈر سے ایسا کہا کیوں کہ یہودیوں نے فیصلہ کر لیا تھا جو
بھی یسوع کو مسیح مانے گا اس کو سزا دیں گے اور یہودی سرداروں
نے انہیں اپنی عبادت گاہ میں داخل ہونے نہیں دیں گے۔ ۲۳
اسی لئے اس کے والدین نے کہا کہ ”وہ بالغ ہے اُسی سے
پوچھو۔“

۲۴ چنانچہ یہودی سردار نے دوبارہ اس آدمی کو جو پہلے اندھا
تھا بلایا اور کہا ”تو خُدا کی حمد کر اور سچ بتا“ ہم تو جانتے ہیں کہ یہ
آدمی گنہگار ہے۔“

۲۵ وہ آدمی نے جواب دیا ”میں یہ نہیں جانتا کہ وہ گناہ
گار ہے لیکن یہ جانتا ہوں کہ میں پہلے اندھا تھا اب دیکھ سکتا
ہوں۔“

۲۶ یہودی سردار نے پوچھا ”اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا
اور کس طرح تمہاری آنکھوں کو شفا دی۔“

۲۷ اس آدمی نے کہا ”میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں لیکن تُم لوگ
سنّنا نہیں چاہتے پھر دوبارہ کیوں سننا چاہتے ہو؟ کیا تُم اس کے
شاگرد ہونا چاہتے ہو؟“

۲۸ یہودی سردار اسکا مضحکہ اُڑاتے ہوئے کہا ”تُم ہی اُس
کے شاگرد ہو ہم تو موسیٰ کے عقیدت مند ہیں۔ ۲۹ ہم یہ جانتے
ہیں کہ خُدا نے موسیٰ سے کلام کیا تھا ہم نہیں جانتے کہ کہاں سے
یہ آدمی آیا ہے؟“ ۳۰ تب اس آدمی نے کہا ”بڑے تعجب کی
بات ہے کہ تُم نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آیا ہے مگر اس نے مُجھے
بینائی دی۔ ۳۱ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ خُدا گنہ گاروں کی نہیں
سنتا لیکن خُدا ان کی سنتا ہے جو اسکی عبادت کرتے ہیں اور اُس کا
حکم مانتے ہیں۔ ۳۲ یہ پہلا موقع ہے کہ کسی نے ایسے آدمی کو جو
پیدائشی اندھا تھا اس کو بینائی دی ہے۔ ۳۳ وہ آدمی خُدا کی طرف
سے آیا ہے اگر وہ خُدا کی طرف سے نہیں آیا تو وہ ایسا کُچھ نہیں کر
سکتا۔“

۳۴ یہودی سردار نے کہا ”تو خُود گنہگار پیدا ہوا ہے تو ہم
کو کیا سکھاتا ہے؟“ اور اُنہوں نے اُسے باہر نِکال دیا۔

روحانی اندھا پن

۳۵ یسوع نے سنا کہ یہودی سردار نے اس آدمی کو پھینک
دیا اس لئے جب اس نے اس کو پایا تو پوچھا ”کیا تُم ابن آدم پر
ایمان رکھتے ہو؟“

۳۶ اس آدمی نے پوچھا ”ابن آدم کون ہے مُجھے بتائے
تا کہ میں اس پر ایمان لاؤں۔“

۳۷ یسوع نے کہا ”تُم اس کو دیکھ چکے ہو اور جو تجھ
سے باتیں کرتا رہا وہی ابن آدم ہے۔“

۳۸ اس آدمی نے جواب دیا ”ہاں میں ایمان لایا اے
خداوند“ تب وہ آدمی جھک گیا اور یسوع کی عبادت کرنے لگا۔

۳۹ یسوع نے کہا ”میں اس دُنیا میں فیصلہ کے لئے آیا ہوں۔
میں آیا ہوں تا کہ اندھوں کو بینائی ملے اور جو دیکھ کر بھی نہ سمجھے وہ
اندھے رہیں گے۔“

۴۰ چند فریسیوں نے جو یسوع کے قریب تھے سن کر کہا
”کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم اندھے ہیں؟“

۴۱ یسوع نے کہا ”اگر تُم حقیقت میں اندھے ہوتے تو
گنہگار نہ ہوتے مگر اب یہ کہتے ہو کہ تُم دیکھ سکتے ہو تو تُم گنہگار ہو۔“

سچا چرواہا اور اسکی بھیڑیں

۱۰ یسوع نے کہا ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں اگر کوئی
آدمی بھیڑ خانہ میں داخل ہو گا وہ دروازہ کے ذریعہ

آئے گا لیکن وہ کسی اور طرف سے چڑھ کر آئے تو وہ چور ہے جو بھیڑ
چرانے آتا ہے۔ ۲ لیکن جو دروازہ سے داخل ہو گا وہ چرواہا ہے جو
بھیڑوں کا نگہبان ہو گا۔ ۳ اور دربان اس کے لئے دروازہ کھول
دے گا اور وہ چرواہا ہے اور بھیڑ اپنے چرواہے کی آواز سنتے ہیں وہ
اپنی بھیڑوں کو نام سے بلا کر لے جاتا ہے۔ ۴ جب وہ اپنی تمام
بھیڑوں کو باہر نکال لیتا ہے تو وہ ان کے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں
اس کے پیچھے چلتی ہیں کیوں کہ وہ اسکی آواز کو پہچانتی ہیں۔ ۵ اور
بھیڑیں کسی غیر شخص کے پیچھے جسے وہ نہیں جانتیں نہیں جائیں
گی۔ وہ اس غیر آدمی سے دور بھاگیں گی کیوں کہ وہ اسکی آواز کو
نہیں پہچانتیں۔" ۶ یسوع نے اِن سے یہ قصّہ کہا۔ لیکن لوگ
سمجھ نہیں سکے کہ اس قصّے کا کیا مطلب ہے۔

یسوع اچھّا چرواہا ہے

۷ اِس لئے یسوع نے ان سے دوبارہ کہا "میں تُم سے سچ کہتا
ہوں کہ میں بھیڑوں کا دروازہ ہوں۔ ۸ اور جو کوئی مُجھ سے پہلے
آئے ہیں وہ چور اور ڈاکو تھے اور بھیڑوں نے ان کی آواز نہ سنی۔"
۹ میں دروازہ ہوں اور جو کوئی میرے ذریعہ داخل ہو گا وہی نجات
پائے گا اور اندر باہر آنے کا مستحق ہو گا او جو کُچھ وہ چاہے گا پائے
گا۔ ۱۰ چور تو چرانے اور مارنے تباہ کرنے کے لئے آتا ہے۔
لیکن میں زندگی دینے کے لئے آیا ہوں جو خوبی اور اچھائی سے بھر پو
رہے۔

۱۱ "میں ایک اچھا چرواہا ہوں اور اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں
کے لئے اپنی زندگی دیتا ہے۔ ۱۲ لیکن مزدور جسے بھیڑوں کی
نگہداشت کے لئے اجرت دی جاتی ہے وہ چرواہے سے مختلف
ہے۔ اجرت پانے والا مزدور بھیڑوں کا مالک نہیں ہوتا لہٰذا جب
مزدور یہ دیکھتا ہے کہ بھیڑیا آ رہا ہے تو وہ بھاگ جاتا ہے
اور بھیڑوں کو چھوڑ دیتا ہے تب بھیڑیا حملہ کرتا ہے اور انہیں
منتشر کر دیتا ہے۔ ۱۳ وہ مزدور اس لئے بھاگ جاتا ہے کہ وہ
صرف ملازم ہے اور اسے بھیڑوں کی فکر نہیں ہوتی
۱۴-۱۵ "میں اچھا چرواہا ہوں میں بھیڑوں کو اسی طرح
جانتا ہوں جس طرح باپ مُجھے جانتا ہے اور میں باپ کو اور اسی طرح
بھیڑیں بھی مجھے جانتی ہیں میں ان بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا
ہوں۔ ۱۶ میری اور بھیڑیں بھی ہیں جو اس بھیڑ خانہ میں نہیں
ہیں مُجھے ان کو بھی لانا ہے۔ وہ میری آواز سنیں گے آئندہ میں
ایک جھنڈ ہو گا اور اُن کا ایک چرواہا ہو گا۔ ۱۷ باپ مجھ سے
محبّت کرتا ہے اس لئے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ اس کو پھر
واپس لے سکوں۔ ۱۸ کوئی بھی مجھ سے میری جان چھین نہیں
سکتا۔ بلکہ میں ہی اسے دیتا ہوں اور ایسا کرنے کا مجھے حق ہے اور
اختیار ہے کہ واپس لوں یہ حکم مجھے میرے باپ نے دیا ہے۔"
۱۹ ان باتوں پر یہودی آپس میں ایک دوسرے سے متّفق
نہیں تھے۔ ۲۰ ان میں سے بہت سے یہودیوں سے کہا "کہ اس
میں بد رُوح آگئی ہے اور اُسے دیوانہ بنادی ہے کیوں اُسے
سنیں؟"
۲۱ لیکن کُچھ یہودیوں نے کہا "ایک آدمی جو بد رُوح کے زیر
اثر ہو ایسی باتیں نہیں کر سکتا۔ کیا ایک بد رُوح اندھے آدمی کو
بینائی دے سکتی ہے۔" "کبھی نہیں۔"

یہودی یسوع کے خلاف

۲۲ جاڑے کا موسم تھا اور یروشلم میں عید تجدید تھی۔ ۲۳
یسوع گرجا کے ہیکل سلیمانی میں تھا۔ ۲۴ یہودی یسوع کے
اطراف جمع تھے اور انہوں نے کہا "تب تک تم ہمیں اپنے بارے
میں تنگ کرتے رہو گے؟ اگر تم مسیح ہو تو ہمیں صاف صاف
کہدو۔"
۲۵ یسوع نے جواب دیا میں تو تُم سے کہہ چکا لیکن تُم یقین
نہیں کرتے میں اپنے باپ کے نام پر معجزہ دکھاتا ہوں وہ معجزے
خُود میرے گواہ ہیں کہ میں کون ہوں۔ ۲۶ لیکن تُم لوگ مجھ پر
یقین نہیں کرتے کیوں کہ تُم میری بھیڑیں سے نہیں ہو۔ ۲۷
میری بھیڑیں میری آواز پہچانتی ہیں میں انہیں جانتا ہوں اور وہ
میرے ساتھ چلتی ہیں۔ ۲۸ میں اپنی بھیڑوں کو ہمیشہ کی زندگی

بخشتا ہوں اور وہ کبھی بھی ہلاک نہیں ہوں گی اور کوئی بھی انہیں مجھ
سے نہیں چھین سکتا۔ ۲۹ میرا باپ جس نے مجھے بھیڑیں دی
ہیں وہ سب سے بڑا ہے۔ کوئی بھی آدمی میرے باپ کے ہاتھوں
سے انہیں نہیں چھین سکتا۔ ۳۰ میرا باپ اور میں ایک ہی
ہیں"

۳۱ یہودیوں نے یسوع کو مار ڈالنے کے لئے پھر پتھر
اٹھائے۔ ۳۲ لیکن یسوع نے ان سے دوبارہ کہا "میں نے اپنے
باپ کی طرف سے بہت اچھے کام کئے اور وہ تم سب دیکھ چکے ہو
اور تم ان اچھے کاموں کی وجہ سے مجھے مار ڈالنا چاہتے ہو؟"

۳۳ یہودیوں نے کہا "ہم تمہیں سنگسار کرنا چاہتے ہیں اس
لئے نہیں کہ تم نے اچھے کام کئے مگر تم خدا سے گستاخی کرتے
ہو۔ تم تو صرف ایک آدمی ہو لیکن اپنے آپ کو خدا کہتے ہو۔"

۳۴ یسوع نے جواب دیا "یہ تمہاری شریعت میں لکھا ہے"
میں نے کہا کہ تم خدا ہو۔" * ۳۵ جبکہ اس نے انہیں خدا کہا
جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور تحریر کا باطل ہونا ممکن نہیں۔
۳۶ تم مجھ سے یہ کیوں کہتے ہو کہ میں خدا کے خلاف کہہ رہا
ہوں۔ کیوں کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں میں ہی ایک ایسا
ہوں خدا نے مجھے چن کر دنیا میں بھیجا۔ ۳۷ اگر میں اپنے باپ کے
مقاصد کو پورا نہیں کرتا تو مجھ پر ایمان مت لاؤ۔ ۳۸ لیکن اگر
میں وہی کروں جیسے باپ نے کیا ہے۔ تب تم جو میں کرتا ہوں،
اس پر ایمان لاؤ۔ تم شاید مجھ میں یقین نہیں رکھتے۔ لیکن تم، جو
چیزیں میں کرتا ہوں اس پر ایمان لاؤ۔ تب تم جانوگے اور
سمجھوگے کہ خدا مجھ میں ہے اور میں باپ میں ہوں۔"

۳۹ یہودیوں نے دوبارہ یسوع کو گرفتار کرنے کی کوشش
کی لیکن یسوع انکے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔

۴۰ یسوع پھر دریائے یردن کے پار چلا گیا جہاں یوحنا بپتسمہ
دیا کرتا تھا یسوع نے وہاں قیام کیا۔ ۴۱ کئی لوگ یسوع کے پاس
آئے اور کہا کہ "یوحنا نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا جو کچھ یوحنا
نے اس آدمی کے متعلق کہا وہ سچ ہے۔" ۴۲ اور وہاں موجود
لوگوں میں کئی لوگ یسوع پر ایمان لائے۔

لعزر کی موت

۱۱ بیت عنیاہ کے شہر میں ایک لعزر نامی آدمی تھا جو
بیمار ہوا یہ وہی شہر تھا جہاں مریم اور اس کی بہن
مارتھا رہتے تھے۔ ۲ یہ وہی مریم تھی جس نے خداوند یسوع پر عطر
لگا کر اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے تھے۔ لعزر مریم کا بھا
ئی تھا جو بیمار تھا۔ ۳ مریم اور مارتھا نے یسوع کو یہ پیغام بھیجا تھا
کہ "خداوند تمہارا عزیز دوست لعزر بیمار ہے۔"

۴ یسوع نے یہ سن کر کہا "یہ بیماری اس کی موت کے لئے
نہیں بلکہ یہ بیماری خدا کا جلال ہے تا کہ اس کے ذریعہ خدا کے بیٹے
کا جلال ظاہر ہو۔" ۵ یسوع مارتھا اور اسکی بہن مریم اور لعزر کو عزیز
رکھتا تھا۔ ۶ جب یسوع نے سنا کہ وہ بیمار ہے تو وہ جس جگہ
ٹھہرا تھا وہاں مزید دو دن رہا۔ ۷ تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے
کہا "ہمیں یہودیہ کو واپس جانا چاہئے۔"

۸ شاگردوں نے جواب دیا: "اے استاد تھوڑی دیر پہلے
یہودیہ کے یہودی تو تجھے سنگسار کر کے مارنا چاہتے تھے۔ اور انہوں
نے ایسا کرنے کی کوشش کی ہے اور تم واپس وہیں جانا چاہتے ہو۔"

۹ یسوع نے جواب دیا "دن کے بارہ گھنٹے روشنی رہتی ہے
اگر کوئی دن کی روشنی میں چلے تو ٹھوکر سے نہیں گرے گا۔ کیوں
کہ وہ دنیا کی روشنی دیکھتا ہے۔ ۱۰ لیکن اگر کوئی رات کو چلے
تو وہ ٹھوکر سے گرتا ہے کیوں کہ روشنی نہ ہونے سے دیکھ نہیں
پاتا۔"

۱۱ یہ باتیں کہنے کے بعد یسوع نے کہا "ہمارا دوست لعزر
اس وقت سو رہا ہے۔ لیکن میں وہاں اسے جگانے کے لئے جا رہا
ہوں۔"

۱۲ شاگردوں نے کہا "مگر اے خداوند وہ سو رہا ہے تو وہ
اچھا ہو گا۔"

میں خدا ... ہو زبور ۸۲:۶

۱۳ یسوع نے اس کی موت کے بارے میں کہا لیکن
شاگردوں نے سمجھا کہ فطری نیند کی بابت کہا ہے۔ ۱۴ تب
یسوع نے صاف طور سے کہا "لعزر مر گیا"۔ ۱۵ اور میں اس
لئے خوش ہوں کہ میں وہاں نہ تھامیں تمہارے لئے خوش ہوں۔
کیوں کہ اب تُم مجھ پر ایمان لاؤ گے " اب ہم اس کے پاس
چلیں۔"
۱۶ تب تھامس نے جو توام کہلاتا تھا دوسرے شاگردوں
سے کہا "ہم بھی یہودیہ جائیں گے اور یسوع کے ساتھ مریں گے۔"

یسوع بیت عنیاہ میں

۱۷ یسوع بیت عنیاہ پہونچا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ لعزر کو مر
کر چار دن ہوئے اور وہ مقبرہ میں ہے۔ ۱۸ بیت عنیاہ یروشلم
سے تقریباً دو میل تھا۔ ۱۹ کئی یہودی مریم اور مارتھا کو اسکے بھائی
لعزر کی موت کے موقع پر تسلی دینے یروشلم سے آئے تھے۔
۲۰ مارتھا یسوع کے آنے کی خبر سن کر باہر اس سے ملنے
گئی لیکن مریم گھر میں ہی رہی۔ ۲۱ مارتھا نے یسوع سے کہا
"اے خداوند اگر تُم یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔ ۲۲ اس
کے باجود میں جانتی ہوں کہ جو کُچھ بھی خُدا سے مانگے گا تو وہ
تُجھے دے گا۔"
۲۳ یسوع نے کہا "تمہارا بھائی دوبارہ زندہ اُٹھے گا۔"
۲۴ مارتھا نے کہا "میں جانتی ہوں کہ میرا بھائی زندہ اُٹھے گا
جب کہ دوسرے لوگ موت کے بعد اٹھائے جائیں گے۔"
۲۵ یسوع نے اس سے کہا "میں ہی حشر ہوں اور زندگی میں
ہی ہوں جو لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ وہ مریں گے مگر پھر
بھی زندہ رہیں گے۔ ۲۶ اور جو لوگ زندہ رہ کر مجھ پر ایمان لائے
کیا وہ سچ مچ کبھی نہیں مریں گے تو اسے مارتھا کیا تُم اس پر ایمان
لاؤ گی؟"
۲۷ مارتھا نے جواب دیا "ہاں اے خداوند! میں ایمان لاتی
ہوں کہ تُم مسیح ہو خُدا کے بیٹے مسیح جو دُنیا میں آنے والے تھے۔"

یسوع کا رونا

۲۸ اتنا کہہ کر مارتھا چلی گئی اور اپنی بہن مریم سے علحدہ لے
جا کر کہا "استاد یہاں ہے اور وہ تُمہیں پوچھ رہا ہے۔" ۲۹ جب
مریم نے سنا تو وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور یسوع سے ملنے چلی
گئی۔ ۳۰ یسوع ابھی گاؤں میں نہیں پہونچا تھا وہ ابھی تک اسی
مقام پر تھا جہاں مارتھا اسے ملی تھی ۳۱ یہودی جو ابھی تک مریم
کے ساتھ گھر میں تھے اور اس کو تسلی دے رہے تھے انہوں نے
دیکھا مریم جلدی سی اٹھی اور گھر کے باہر چلی گئی۔ انہوں نے سمجھا
کہ وہ لعزر کی قبر کی طرف جا رہی ہے اور وہاں جا کر روئے گی اس
لئے وہ اس کے پیچھے چلے۔ ۳۲ مریم اس مقام تک گئی جہاں
یسوع تھا جب اُس نے یسوع کو دیکھا، اُس کی قدمبوسی کی اور کہا
"خداوند اگر تُم یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔"
۳۳ یسوع نے دیکھا مریم رو رہی تھی اور جو یہودی اس کے
ساتھ آئے تھے وہ بھی رو رہے تھے۔ یسوع اپنے دل میں بہت رنجیدہ
ہو ا۔ وہ پریشان ہو گیا۔ ۳۴ یسوع نے پوچھا "تُم نے لعزر کو
کہاں رکھا ہے؟"
انہوں نے کہا اے خداوند! آؤ اور دیکھو۔
۳۵ یسوع رویا
۳۶ یہودیوں نے کہا دیکھو! "یسوع لعزر کو بہت چاہتا تھا۔"
۳۷ لیکن چند یہو دیوں نے کہا "یسوع نے اندھے کو
بینائی دی۔ پھر لعزر کو کُچھ نہ کُچھ کرکے اس کو مرنے سے کیوں
نہیں روکا؟"
۳۸ یسوع پھر رنجیدہ ہو گیا۔

یسوع کا لعزر کو زندہ کرنا

اور قبر پر آیا جہاں لعزر تھا وہ ایک غار تھا اور پتھر سے ڈھکا ہوا
تھا۔ ۳۹ یسوع نے کہا "پتھر کو ہٹائے"
مارتھا نے کہا "لیکن اے خداوند لعزر کو مرے ہوئے چار دن
ہو گئے اور وہاں سے بد بو آرہی ہے۔" مارتھا مرحوم لعزر کی بہن
تھی۔

۴۰ یسوع نے مارتھا سے کہا ”یاد کرو میں نے تُم سے کیا
کہا تھا میں نے کہا تھا اگر تُم ایمان لاؤ گی تو خُدا کا جلال دیکھو گی۔“
۴۱ تب انہوں نے غار کے داخلہ کا پتھر ہٹایا تب یسوع
نے دیکھ کر کہا ”اے باپ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری
سن لی۔ ۴۲ میں جانتا ہوں کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے مگر میں نے
یہ اس لئے کہا کہ آس پاس جو لوگ کھڑے ہیں اور وہ ایمان لے آئیں
اس بات پر کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔“ ۴۳ اتنا کہہ کر یسوع نے
بلند آواز سے پکارا ”لعزر باہر نکل آ۔“ ۴۴ مردہ شخص باہر آیا۔
اس کے ہاتھ پاؤں کفن میں لپیٹے ہوئے تھے اس کا چہرہ رومال سے
ڈھکا ہوا تھا۔
یسوع نے لوگوں سے کہا ”اس پر لپٹے ہوئے کپڑے کو
نکالو اور اسے جانے دو“

یہودی قائدین کا یسوع کے قتل کا منصوبہ
(متّی ۲۶:۱-۵؛ مرقس ۱۴:۱-۲؛ لوقا ۲۲:۱-۲)

۴۵ وہاں کئی یہودی تھے جو مریم سے ملنے آئے تھے۔ جنہوں
نے یسوع کا کارنامہ دیکھا تو ایمان لائے۔ ۴۶ ان میں سے چند
یہودی فریسیوں کے پاس گئے اور جو کُچھ دیکھا وہ سب کہا۔ ۴۷
تب کاہنوں کے رہنما اور فریسیوں نے صدر عدالت کے لوگوں کو
جمع کر کے کہا ”ہمیں کیا کرنا ہوگا یہ آدمی تو کئی معجزے کر رہا ہے۔
۴۸ اگر ہم خاموش رہیں اور اسے اسی طرح کرنے دیں گے تو
سب لوگ اس پر ایمان لائیں گے پھر رومن آکر ہماری قوم اور گرجا
کو تباہ کر دیں گے۔“
۴۹ ان میں سے کائفا نامی شخص نے جو اس سال سردار کاہن
تھا کہا ”تُم لوگ کُچھ نہیں جانتے۔ ۵۰ بہتر ہے کہ تُم میں سے
ایک آدمی قوم کے واسطے مر جائے نہ کہ ساری قوم ہلاک ہو لیکن تُم
لوگ یہ نہیں سمجھتے۔“
۵۱ کائفا نے خُود نہیں سوچا۔ وہ اس سال سردار کاہن تھا اور
اسی لئے وہ پیشن گوئی کر رہا تھا کہ یسوع یہودی قوم کے لئے مرے
گا۔ ۵۲ ہاں یسوع یہودی قوم کے لئے جان دے گا۔ نہ صرف وہ
قوم کے لئے مرے گا بلکہ یسوع خُدا کے دوسرے بچّوں کے لئے
مرے گا۔ جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ مر جائے گا سبھی
لوگوں کو جمع کر کے ایک بنانے کے لئے۔
۵۳ اس دن سے یہودی سردار نے منصوبہ ترتیب دینا
شروع کیا کہ کس طرح یسوع کو قتل کریں۔ ۵۴ اس وجہ سے
یسوع علانیہ ان لوگوں میں سفر کرنا ترک کیا۔ یسوع نے یروشلم سے
روانہ ہو کر ریگستان کے قریب ایک جگہ ٹھہر گیا جس کا نام افرائم
تھا وہاں یسوع اپنے شاگِردوں کے ساتھ ٹھہرا رہا۔
۵۵ ان دنوں یہودیوں کی عید فسح قریب تھی کئی لوگ فسح
سے پہلے یروشلم گئے تا کہ اپنے آپ کو پاک کرلیں۔ ۵۶ لوگ یسوع
کو تلاش کر رہے تھے وہ گرجا میں کھڑے ہوئے تھے اور آپس میں
ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے کہ ”تُم کیا سمجھتے کیا وہ عید پر
آئے گا؟“ ۵۷ لیکن کاہنوں کے رہنما اور فریسیوں نے یسوع
کے متعلق ایک خاص حکم جاری کیا انہوں نے کہا کہ اگر کسی کو پتہ
چل جائے کہ یسوع کہاں ہے تو اس کی اطلاع دینی چاہئے تا کہ
کاہنوں کے رہنما فریسی اس کو گرفتار کر سکیں۔

یسوع بیت عنیاہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ
(متّی ۲۶:۶-۱۳؛ مرقس ۱۴:۳-۹)

۱۲ عید فسح سے چھ دن پہلے یسوع بیت عنیاہ گیا۔
بیت عنیاہ جہاں لعزر رہتا تھا اور جس کو یسوع نے
موت سے زندہ کیا تھا۔ ۲ بیت عنیاہ میں اُن لوگوں نے یسوع
کے لئے شام کا کھانا تیار کیا اور مارتھا خدمت میں تھی لعزر ان میں
شامل تھا جو یسوع کے ساتھ کھانے بیٹھے ہوئے تھے۔ ۳ مریم نے
جٹا ماسی کا خالص اور بیش قیمت عطر یسوع کے پاؤں پر چھڑکا پھر
اس کے پاؤوں کو اپنے بالوں سے پونچھا اور سارے گھر میں عطر کی
خوشبو پھیل گئی۔
۴ یہودا اسکریوتی بھی وہاں تھا جو یسوع کے شاگِردوں میں تھا
جو بعد میں یسوع کا مخالف بن گیا تھا۔ یہودا نے کہا ۵ ”یہ عطر کی
قیمت تین سو چاندی کے سکّوں کی ہو گی اسکو فروخت کر کے ان

پیسوں کو غریبوں میں تقسیم کر دیا جاتا۔" ۶ یہودا کو غریبوں کی فکر
نہ تھی اس نے یہ بات اس لئے کہی کیوں کہ وہ چور تھا وہ اُن میں
سے تھا اس کے پاس اُن لوگوں کی دی ہوئی رقم کی تھیلی تھی۔
اور اسمیں سے جب بھی موقع ملتا یہودا چرا لیتا تھا۔
۷ یسوع نے کہا کہ "اسے مت روکو یہ اُس کے لئے صحیح ہے
کہ وہ ایسا کرے اور یہ میرے دفن کرنے کی تیاریاں ہیں۔ ۸
کیوں کہ غریب تو تمہارے ساتھ ہمیشہ رہیں گے لیکن میں
تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔"

لعزر کے خلاف منصوبہ

۹ کئی یہودیوں نے سنا کہ یسوع بیت عنیاہ میں تھا چناچہ وہ
اس کو دیکھنے گئے اور ساتھ ہی لعزر کو بھی وہی لعزر جسے یسوع نے
مردہ سے زندہ کیا تھا۔ ۱۰ اسطرح کاہنوں کے رہنما نے لعزر کو
بھی مار دینے کا منصوبہ بنایا۔ ۱۱ لعزر کی وجہ سے کئی یہودی اپنے
سردار کو چھوڑ رہے تھے اور یسوع پر ایمان لا رہے تھے۔ اسی لئے
یہودی سرداروں نے لعزر کو مارنے کا منصوبہ بنایا۔

یسوع یروشلم کو آیا

(متّی ۲۱:۱-۱۱؛ مرقس ۱۱:۱-۱۱؛ لوقا
۱۹:۲۸-۴۰)

۱۲ دوسرے دن لوگوں نے سنا کہ یسوع یروشلم آرہا ہے۔
یہ لوگ عید فسح پر یروشلم آئے ہوئے تھے۔ ۱۳ ان لوگوں نے
کھجور کی ڈالیاں لیں اور یسوع سے ملنے چلے اور پکارنے لگے۔

"تعریف اس کے لئے ہے خوش آمدید، خُدا کی رحمت
اس پر جو آتا ہے خداوند کے نام سے۔
زبور ۱۱۸:۲۵-۲۶
خُدا کی رحمت اسرائیل کے بادشاہ پر ہے۔"

۱۴ یسوع کو گدھا ملا اور وہ اس پر سوار ہوا جیسا کہ تحریر
کہتی ہے۔

۱۵ "اے شہر صیون * مت ڈر اور دیکھ کہ تیرا بادشاہ
آرہا ہے۔ اور وہ جوان گدھے پر سوار ہے۔"
زکریا ۹:۹

۱۶ اسی وقت یسوع کے شاگردوں نے ان باتوں کو نہیں
سمجھا لیکن جب یسوع اپنے جلال پر آیا تو انہیں یاد آیا کہ سب کُچھ
اسی کے متعلق لکھا گیا تب شاگردوں نے سمجھا اور یاد کیا کہ لوگوں
نے کیا سلوک کیا ہے۔

لوگوں نے یسوع کے بارے میں کہا

۱۷ اس وقت جب یسوع نے لعزر کو زندہ کیا تو کئی لوگ اس
کے ساتھ تھے اور وہ اس خبر کو پھیلا رہے تھے۔ ۱۸ اسی وجہ سے
کئی لوگ یسوع سے ملنے گئے کیوں کہ انہوں نے سنا تھا کہ یسوع نے
لعزر کے ساتھ معجزہ دکھایا۔ ۱۹ تب فریسیوں نے ایک
دوسرے سے کہا کہ "دیکھو ہمارا منصوبہ کامیاب ہوتا نظر نہیں آرہا
ہے تمام لوگ اسکی پیروی کر رہے ہیں۔"

یسوع زندگی اور موت کے بارے میں کہہ رہا ہے

۲۰ وہیں پر چند یونانی لوگ بھی تھے جو عید فسح کے موقع پر
عبادت کرنے آئے تھے۔ ۲۱ یہ یونانی لوگ فلپس کے پاس
گئے فلپس بیت صیدا گلیل کا رہنے والا تھا اور اس سے کہا کہ "ہم
یسوع سے ملنا چاہتے ہیں۔" ۲۲ فلپس نے اندریاس سے کہا تب
فلپس اور اندریاس دونوں نے یسوع سے کہا۔
۲۳ یسوع نے ان سے کہا کہ "وقت آگیا ہے کہ ابن آدم
جلال پانے والا ہے۔ ۲۴ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ گیہوں کا
ایک دانہ زمین پر گر کر مر جاتا ہے تب ہی زمین سے کئی اور دانے
پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر وہ نہیں مرتا تو پھر وہ ایک ہی دانہ کی شکل
میں ہی رہتا ہے۔ ۲۵ جو شخص اپنی ہی جان کو عزیز رکھتا ہے وہ

صیون شہر اس کے معنی ہیں یروشلم

کھودیتا ہے لیکن جو شخص اس دُنیا میں اپنی زندگی کی پرواہ نہیں
کرتا اور اس سے نفرت کرتا ہے وہی ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔
۲۶ جو شخص میری خدمت کرے وہ میرے ساتھ ہو لے اور میں
جہاں بھی ہوں میرے غلام میرے ساتھ ہوں گے۔ میرا باپ ان
کو بھی عزت دے گا۔ جو میری خدمت کریں گے۔

یسوع نے اپنی موت کے بارے میں کہا

۲۷ "اب میری جان گھبراتی ہے پس میں کیا کروں۔ کیا
میں کہوں کہ اے باپ مجھے ان تکالیف سے بچا! نہیں میں خُود ان
تکالیف کو سہنے آیا ہوں۔ ۲۸ اے باپ اپنے نام کی عظمت
وجلال رکھ لے۔"
تب ایک آواز آسمان سے آئی کہ "میں نے اس نام کی عظمت
وجلال کو قائم رکھا ہے۔"
۲۹ جو لوگ وہاں کھڑے تھے انہوں نے اس آواز کو سن کر کہا
بادِل کی گرج ہے لیکن دوسروں نے کہا نہیں "یہ تو فرشتہ ہے جو
یسوع سے ہم کلام ہوا۔"
۳۰ یسوع نے لوگوں سے کہا "یہ آواز میرے لئے نہیں بلکہ
تمہارے لئے تھی۔ ۳۱ اب دُنیا کی عدالت کا وقت آپہونچا ہے۔
اِب دُنیا کا حاکم (شیطان) دُنیا سے نکال دیا جائے گا۔ ۳۲ اور
مُجھے بھی زمین سے اٹھا لیا جائے گا جب ایسا ہو میں سب لوگوں کو
اپنے پاس لے لوں گا۔" ۳۳ اس طرح یسوع نے بتایا کہ وہ کس
طرح کی موت مرے گا۔ ۳۴ لوگوں نے کہا "لیکن ہماری
شریعت بتاتی ہے مسیح ہمیشہ کے لئے رہے گا پھر تُم ایسا کیوں
کہتے ہو کہ ابن آدم کو اوپر اٹھا لیا جائے گا یہ ابن آدم کون ہے؟"
۳۵ تب یسوع نے ان سے کہا "کُچھ دیر تک نور تمہارے
ساتھ ہے جب تک نور تُمہارے ساتھ ہے تاریکی تُم پر غالب نہ
آئے اور جو تاریکی میں چلتا ہے اسے معلوم نہیں کہ وہ کہاں جا رہا
ہے۔ ۳۶ جب کہ نور تمہارے پاس ہے لہٰذا تُم نور پر ایمان لاؤ
تا کہ تُم نور کے بیٹے بنو۔" جب یسوع نے اپنا کہنا ختم کیا اور
ایسی جگہ گیا جہاں لوگ اسے پا نہیں سکے۔

یہودیوں کا یسوع کے لئے عدم یقین

۳۷ یسوع نے کئی معجزے کیے اور لوگوں نے سب کُچھ دیکھا
اس کے باوجود اس پر ایمان نہیں لائے۔ ۳۸ اس سے یسعیاہ نبی
کے کلام کی وضاحت ہوئی جو اس نے کہا کہ

"اے خداوند کسی نے ہمارے پیغام کو مانا اور ایمان
لایا اور کس نے خداوند کی طاقت کا مظاہرہ
دیکھا۔؟"

یسعیاہ ۵۳: ۱

۳۹ اس کی ایک اور وجہ تھی جس سے وہ ایمان نہ لائے جیسا کہ
یسعیاہ نے کہا۔
۴۰ "خُدا نے انہیں اندھا اور انکے دِل کو سخت کر دئے
اس نے اس لئے ایسا کیا کہ وہ اپنی آنکھوں سے نہ
دیکھیں اور نہ دِل سے سمجھیں اور میری طرف رجوع
ہوں۔ تا کہ میں انہیں شفاء دوں۔"

یسعیاہ ۶: ۱۰

۴۱ یسعیاہ نے یہ اس لئے کہا کہ اس نے اس عظمت و جلال کو
دیکھا تھا اس لئے یسعیاہ نے اس کے بارے میں ایسا کہا۔
۴۲ کئی لوگوں نے یسوع پر ایمان لا یا حتّٰی کہ یہودی
سرداروں نے بھی اس پر ایمان لائے مگر وہ فریسیوں سے ڈرتے
تھے اس لئے انہوں نے علانیہ طور پر اپنے ایمان لانے کو ظاہر نہیں
کیا۔ انہیں یہ ڈر تھا کہ کہیں انہیں یہودیوں کی عبادت گاہ سے نہ
نکال دیا جائے۔ ۴۳ اس لئے کہ انہیں خُدا کی تعریف کی بجائے
لوگوں کی تعریف چاہئے تھی۔

یسوع کی تعلیمات لوگوں کا انصاف کریں گیں

۴۴ یسوع نے بلند آواز سے کہا "جو مجھ پر ایمان لاتا ہے تو وہ
مجھ پر نہیں ایمان لاتا گویا وہ میرے بھیجنے والے پر ایمان لاتا

ہے۔ ۴۵ "جو مُجھے دیکھتا ہے گویا اس نے میرے بھیجنے والے کو
دیکھا۔ ۴۶ میں نور ہوں ،اور اس دنیا میں آیا ہوں۔ لوگ مجھ پر
ایمان لائیں اور جو کوئی مجھ پر ایمان لائے گا وہ تاریکی میں نہ
رہے گا۔

۴۷ "میں اس دُنیا میں لوگوں کا انصاف کرنے نہیں آیا بلکہ
لوگو ں کو پانے کے لئے آیا ہوں تو پھر میں وہ نہیں ہوں کہ لوگوں
کا انصاف کروں جو میری تعلیمات کو سن کر ایمان نہ لائے میں
اسے مجرم ٹھہراؤں۔ ۴۸ جن لوگوں نے میری باتیں سنیں اور
ایمان نہیں لائے انہیں مجرم ٹھہرانے والا ایک ہی ہے۔ جو کُچھ
میں نے تمہیں سکھایا اور اس کے مطابق آخری دن اس کا فیصلہ
ہو گا۔ ۴۹ کیوں کہ جن چیزوں کی میں نے تعلیم دی ہے وہ
میری اپنی نہیں۔ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسی نے کہا کہ
کیا کہنا ہے کیا کرنا ہے۔ ۵۰ اور میں جانتا ہوں کہ ہمیشہ کی زندگی
باپ کے احکام پر عمل کر کے ملتی ہے چنانچہ جو کُچھ کہتا ہوں وہ
سب باتیں باپ ہی کی ہیں اجس نے مجھے کہنے کے لئے کہا ہے۔"

یسوع کا اپنے شاگردوں کا پیر دھونا

۱۳ عید فسح کے قریب یسوع نے جان لیا کہ وقت آپہنچا
ہے کہ دُنیا سے نکل کر باپ کے پاس جاؤں۔ اس
نے دُنیا میں ہمیشہ ان لوگوں سے محبّت کی جو اس کہ اپنے تھے۔
اس وقت اس نے اپنی محبّت کا پوری طرح اظہار کیا۔

۲ یسوع اور اس کے شاگرد رات کے کھانے پر تھے۔ ابلیس
یہوداا سکریوتی کے دِل میں بات ڈال چکا تھا کہ وہ یسوع کے خلاف ہو
جائے۔یہودا شمعون کا بیٹا تھا۔ ۳ یسوع کو باپ نے ہر چیز پر
اختیار دے دیا تھا یسوع جان گیا تھا یہ بھی معلوم تھا کہ وہ خُدا کی
طرف سے آیا ہے اور واپس خُدا کے پاس ہی جا رہا ہے۔ ۴ وہ جب
کھانا کھا رہے تھے یسوع نے کھڑے ہو کر اپنے کپڑے اتارے اور
رومال اپنی کمر سے باندھا۔ ۵ یسوع پھر برتن سے پانی ڈال کر اپنے
شاگردوں کے پاؤں دھوئے اور اسے پھر اپنے رومال سے پونچھا جو
اس کی کمر میں بندھا تھا۔

۶ یسوع پھر شمعون پطرس کے پاس آیا پطرس نے یسوع سے
کہا کہ "اے خداوند تُم میرے پیر نہ دھوئیں۔"

۷ یسوع نے کہا "اب تُم نہیں جانتے کہ میں کیا کر رہا ہوں
لیکن بعد میں تمہاری سمجھ میں آجائے گا۔"

۸ پطرس نے کہا "میں تُمہیں اپنے پیر کبھی نہیں دھونے
دوں گا۔"

یسوع نے جواب دیا "اگر میں تمہارے پاؤں نہ دھویا تو پھر تُم
میرے لوگوں سے نہیں ہو گے۔"

۹ شمعون پطرس نے کہا "اے خداوند !میرے پیر دھونے
کے بعد میرے ہاتھ اور میرا سر بھی دھوڈالو۔"

۱۰ یسوع نے کہا "جو نہا چکا ہے اس کو سوائے پاؤں کے
کسی اور عضو کو دھونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ اس کا پورا بدن
صاف ہے اس کو صرف پیر ہی دھونے کی ضرورت ہے اور تم لوگ
پاک ہو۔ لیکن سب کا سب پاک نہیں۔" ۱۱ یسوع یہ جان گیا تھا
کہ کون اسکا مخالف ہے اسی لئے اس نے کہا "تُم میں ہر کوئی پاک
نہیں۔"

۱۲ جب یسوع ان کے پاؤں دھو چکا تو پھر کپڑے پہن کر
واپس میز پر آگیا یسوع نے پوچھا "کیا تُم جانتے ہو کہ میں نے
تمہارے لئے کیا کیا ؟ ۱۳ تُم مجھے استاد اور خداوند کہتے ہو۔ یہ تم
ٹھیک کہہ رہے ہو کیوں کہ میں وہی ہوں۔ ۱۴ میں تمہارا خداوند
اور استاد ہوں لیکن میں نے تمہارے پیر ایک خادم کی طرح دھوئے
اس لئے تُم بھی آپس میں ایک دوسرے کے پیر دھوؤ۔ ۱۵ میں
نے ایسا اس لئے کیا تا کہ تمہارے لئے ایک مثال قائم ہوں اس
لئے تُمہیں بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسا کرنا چاہئے
جیسا کہ میں نے تمہارے ساتھ کیا۔ ۱۶ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ
ایک خادم اپنے آقا سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا اور نہ قاصد ہی اپنے
بھیجنے والے سے بڑا ہو سکتا ہے۔ ۱۷ اگر تُم یہ جانتے ہو تب تُم
خوش رہو گے اگر یہ سب تُم کرو گے۔

۱۸ "میں تُم سب کے بارے میں نہیں کہتا میں جن کو
منتخب کر چکا ہوں انہیں میں جانتا ہوں لیکن جو تحریر میں ہے وہ پو

راہو جائے گا- جو میرے ساتھ کھانے میں شریک رہا وہی میرا
مخالف ہوا- ۱۹ اب میں اس کے ہونے سے پہلے خبردار کرتا
ہوں تاکہ جب واقعہ ہو جائے تو تُم ایمان لاؤ کہ میں وہی ہوں- ۲۰
میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جس نے مجھ سے بھیجے ہوئے کو قبول کیا
اس نے مُجھے قبول کیا اور جو مُجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے
والے کو قبول کرتا ہے-"

یسوع کا بیان کرنا کہ مخالف کون ہے

(متّی ۲۶:۲۰-۲۵؛ مرقس ۱۴:۱۷-۲۱؛
لوقا ۲۲:۲۱-۲۳)

۲۱ یہ باتیں کہہ کہ یسوع نے اپنے آپ کو تکلیف میں محسوس
کیا اور علانیہ کہا کہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تُم میں سے ایک
میرا مخالف ہو گا-"
۲۲ یسوع کے شاگردوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور وہ
سمجھ نہیں سکے کہ یسوع کس آدمی کے بارے میں کہہ رہا ہے-"
۲۳ ایک شاگرد جو یسوع کے قریب تھا اور یسوع کے سینہ کی
طرف جھُکا ہوا تھا اور یسوع اس شاگرد کو عزیز رکھتا تھا- ۲۴
شمعون پطرس نے اس کو اشارہ سے کہا کہ پوچھو یسوع کس کی بات
کہہ رہا تھا
۲۵ اور وہ شاگرد اسی طرح قربت کے سہارے سے کہا "اے
خداوند کون ہے جو تمہارا مخالف ہو گا؟"
۲۶ یسوع نے جواب دیا "میں اس روٹی کو ڈبو کر ایک
شخص کو دوں گا وہ وہی ہے" اور یسوع نے ایک روٹی کا ٹکڑا لیا اور
اس کو برتن میں ڈبو کر یہودا اسکریوتی کو دیا جو شمعون کا بیٹا تھا-
۲۷ جب یہودا نے روٹی لی شیطان یہودا میں حلول کر گیا- یسوع
نے یہودا سے کہا "جو تو کرنا چاہتا ہے وہ جلدی سے کر-" ۲۸ میز
پر بیٹھے ہوئے شاگردوں میں کسی نے نہ سمجھا کہ یسوع نے اس کو
ایسا کیوں کہا- ۲۹ چونکہ یہودا کے پاس رقم کی تھیلی رہتی تھی
اس لئے شاگردوں نے سمجھا شائد یسوع کی مرضی یہ ہے کہ یہودا
بازار جا کر عید کے لئے کُچھ خرید لائے یا پھر وہ سُمجھے کہ شائد یسوع
یہودا کو یہ کہنا چاہتا ہے کہ غریبوں میں کُچھ بانٹ دے- ۳۰ یہودا
روٹی کا ٹکڑا لیا اور فوراً باہر چلا گیا- یہ رات کا وقت تھا-

یسوع اپنی موت کے بارے میں کہا

۳۱ جب یہودا چلا گیا تو یسوع نے کہ "اب ابن آدم نے
جلال پا رہا ہے- اور خدا نے ابن آدم سے جلال پایا- ۳۲ اگر خُدا
اس کے ذریعہ جلال پاتا ہے تب خُدا بھی بیٹے کو جلال دیتا ہے اور
اس کو جلد ہی جلال دے گا-"
۳۳ یسوع نے کہا "میرے بچو میں تمہارے ساتھ صرف
مختصر عرصہ رہوں گا تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا میں نے یہودیوں
سے کہا تھا کہ اسی طرح تُم سے اب بھی کہتا ہوں-" میں جہاں جا رہا
ہوں تُم نہیں آسکتے-
۳۴ "اب میں تُمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں ایک دوسرے
سے محبّت کرو جیسا کہ میں نے تُم سے محبّت کی تھی تم بھی
ایک دوسرے سے محبّت کرو- ۳۵ سب لوگ یہ جان جائیں گے
کہ تُم میرے شاگرد ہو اگر تُم ایک دوسرے سے محبّت کرو-"

یسوع نے بتایا کہ پطرس اسے انکار کرے گا

(متّی ۲۶:۳۱-۳۵؛ مرقس ۱۴:۲۷-۳۱؛ لوقا
۲۲:۳۱-۳۴)

۳۶ شمعون پطرس نے یسوع سے کہا "اے خداوند تُم کہاں
جا رہے ہو"
یسوع نے کہا "جہاں میں جا رہا ہوں وہاں تُم نہیں آسکتے
وہاں بعد میں تُم میرے پیچھے آؤ گے-"
۳۷ پطرس نے کہا "اے خداوند! میں اب تمہارے پیچھے
کیوں نہیں آسکتا میں تمہارے لئے مرنے کو تیار ہوں-"
۳۸ یسوع نے جواب! "کیا تُم حقیقت میں اپنی زندگی
میرے لئے دیدو گے میں سچ کہتا ہوں جب تک مرغ بانگ نہ دے
گا تب تک تو تین بار میرا انکار کرے گا تو مُجھے نہیں جانتا-"

یسوع اپنے ماننے والوں کو خُوش خبری دی

۱۴ یسوع نے کہا ”اپنے دِل کو تکلیف نہ دو خُدا پر اور مجھ
پر بھروسہ رکھو۔ ۲ میرے باپ کے گھر میں کئی
کمرے ہیں اگر یہ سچ نہ ہوتا تو میں تُم سے کبھی نہ کہتا۔ میں وہاں
جا رہا ہوں تا کہ تمہارے لئے جگہ تیار کروں۔ ۳ جب میں وہاں جا کر
تمہارے لئے جگہ بنالوں تب دوبارہ میں پھر آؤں گا۔ اور میں
تُمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ اور تب تُم میرے ساتھ جہاں میں
ہوں وہاں تُم بھی رہنا۔ ۴ اور تُم اس راہ کو جانتے ہو جہاں میں جا رہا
ہوں۔“

۵ توما نے کہا ”اے خداوند! ہم نہیں جانتے کہ تُم کہاں جا
رہے ہو پھر ہم کس طرح راہ کو جانیں گے؟“

۶ یسوع نے جواب دیا ”میں راستہ ہوں میں سچائی
ہوں اور زندگی بھی۔ میں ہی ایک ذریعہ ہوں جس سے تُم باپ
کے پاس جاسکتے ہو۔ ۷ اگر تُم نے حقیقت میں مجھے جان گئے ہو
تے تو میرے باپ کو بھی جانتے اب تُم اسے جانتے ہو اور اسے
دیکھ لیا ہے۔“

۸ فلپ نے یسوع سے کہا ”اے خداوند! ہمیں اپنے باپ کو
دکھاؤ یہی ہم چاہتے ہیں۔“

۹ یسوع نے جواب دیا! ”فلپ میں اتنے عرصہ سے تمہارے
ساتھ ہوں اور تُمہیں اس لئے تم مجھے جاننا چاہئے۔ جس شخص نے
مُجھے دیکھا ہے اس نے باپ کو بھی دیکھا ہے پھر تُم ایسا کیوں کہتے
ہو کہ ہمیں باپ کو دکھاؤ؟ ۱۰ کیا تُمہیں یقین نہیں ہے کہ میں
باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے۔ جو کُچھ میں تُمہیں کہہ چکا ہوں
وہ میری طرف سے نہیں باپ مجھ میں ہے اور وہ اپنا کام کر رہا
ہے۔ ۱۱ جب میں یہ کہوں کہ باپ مجھ میں ہے اور میں باپ
میں ہوں تو یقین کرنا چاہئے یا پھر معجزے کی وجہ سے ایمان لے آؤ
جو میں نے کیے۔ ۱۲ میں سچ کہتا ہوں جو شخص مجھ میں یقین
رکھتا ہے اور ایمان رکھتا ہے اور جو کام میں کرتا ہوں وہ بھی
کرے۔ ہاں! وہ اس سے بھی بڑے کام کرے گا جو میں نے کیے
ہیں۔ کیوں کہ میں باپ کے پاس جا رہا ہوں۔ ۱۳ اگر تُم میرے
نام سے کُچھ چاہوں گے میں تمہارے لئے کروں گا اس طرح باپ کی
عظمت و جلال کا اظہار بیٹے کے ذریعہ ہو گا۔ ۱۴ اگر تُم میرے نام
سے کُچھ چاہو گے میں تمہارے لئے کروں گا۔

مُقدس رُوح کا وعدہ

۱۵ ”اگر تُمہیں مجھ سے محبّت ہے تو تُم وہی کرو گے جس
کا میں نے حکم دیا ہے۔ ۱۶ میں باپ سے استدعا کروں گا تو وہ
تمہارے لئے دوسرے مدد گار دے گا*۔ اور وہ ہمیشہ تمہارے
ساتھ رہے گا۔ ۱۷ وہ مدد گار یعنی رُوح حق *جسے دُنیا تسلیم
نہیں کرتی کیوں کہ دُنیا نہ اسے جانتی ہے اور نہ دیکھتی ہے ”لیکن
تُم جانتے ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور تُم میں رہے گی۔

۱۸ ”میں تُمہیں اس طرح تنہا نہیں چھوڑوں گا جیسے بغیر
والدین کے بچّے رہتے ہیں میں دوبارہ تمہارے پاس آؤں گا۔ ۱۹
بہت کم وقت میں دنیا کے لوگ مُجھے پھر نہ دیکھیں گے لیکن تُم
مُجھے دیکھو گے تُم زندہ رہو گے اسلئے کہ میں زندہ ہُوں۔ ۲۰ اس
روز تم جان جاؤ گے کہ میں باپ میں ہوں۔ اور یہ بھی جان جاؤ گے
تم مجھ میں ہو اور میں تم میں ہوں۔ ۲۱ اگر کوئی شخص میرے
احکام کو جانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو ایسا شخص حقیقت
میں مُجھ سے ہی محبّت کرتا ہے اور میرا باپ بھی اس سے محبّت
کرتا ہے جو مجھ سے محبّت کرے گا اور میں خُود کو اس پر ظاہر
کروں گا اور میں اس سے محبّت کروں گا اور اپنے آپکو اس پر ظاہر
کروں گا۔“

۲۲ تب یہودا نے (یہودا اسکریوت نہیں) کہا ”اے خداوند
تُم اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرنے کا منصوبہ کیوں بنا رہے ہو اور
کیوں دُنیا پر نہیں؟“

مددگار یا ”آرامدہ“ رُوح القُدس

رُوح حق یہ رُوح القدس ہے۔ اِسکا کام یسوع کی مدد کرنا اِسلئے خُدا کی سچّائی کو اس کے
شاگرد سمجھ سکے یوحنا ۱۶:۱۳

۲۳ یسوع نے جواب دیا ”اگر کوئی آدمی مجھ سے محبّت کرے
گا تو میرے کلام پر عمل کرے گا۔ میرا باپ اس سے محبّت
کرے گا۔ میں اور میرا باپ اس کے ساتھ رہیں گے۔ ۲۴ لیکن
جو شخص مجھ سے محبّت نہیں رکھتا میری تعلیمات پر عمل نہیں
کرتا ہے۔ اور یہ تعلیمات جو تُم سنتے ہو حقیقت میں میری نہیں
ہیں بلکہ میرے باپ کی طرف سے ہیں جس نے مجھے بھیجا ہے۔
۲۵ ”میں تُم سے یہ سب کُچھ کہہ چکا ہوں جبکہ میں تمہارے
ساتھ ہوں۔ ۲۶ لیکن مدد گار تُمہیں ہر چیز کی تعلیم دے گا یہ مدد
گار جو مُقدّس رُوح ہے تُمہیں میری ہر بات کی یاد دلائے گا۔“ یہ
مدد گار مُقدّس رُوح ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔
۲۷ ”میں تُمہیں اطمینان دلاتا ہوں یہ میرا اپنا اطمینان ہے
تُمہیں دیتا ہوں مگر اس طرح نہیں جیسا کہ دُنیا تُمہیں دیتی ہے اسلئے
مت گھبراؤ اور نہ ڈرو۔ ۲۸ تم سن چکے ہو جو کُچھ کہ میں تُم سے
کہہ چکا ہوں کہ میں جاتا ہوں لیکن میں پھر تمہارے پاس آؤں گا۔ اگر
تُم مجھ سے محبّت رکھتے ہو تو تُم خوش ہو گے کیوں کہ میں باپ
کے پاس جا رہا ہوں۔ کیوں کہ باپ مجھ سے زیادہ عظیم ہے۔ ۲۹
میں تُم سے کُچھ ہونے سے قبل سب باتیں کہہ چکا ہوں۔ تا کہ جب
ہو جائے تو تُم یقین کر سکو۔“ ۳۰ میں تُم سے اور زیادہ بات
نہیں کروں گا کیوں کہ دُنیا کا حاکم (ابلیس) آرہا ہے اس کا مجھ پر
کوئی اختیار نہیں۔ ۳۱ لیکن دُنیا کو یہ جاننا چاہئے کہ میں باپ
سے محبّت کرتا ہوں اس لئے میں وہی کُچھ کرتا ہوں جو باپ نے مجھ
سے کرنے کو کہتا ہے
”آؤ ہم یہاں سے چلیں گے۔“

یسوع ہی سچّا انگور ہے

۱۵ یسوع نے کہا ”میں انگور کا حقیقی درخت ہوں اور
میرا باپ باغبان ہے۔ ۲ میری ہر شاخ جو پھل
نہیں لاتی وہ کاٹ ڈالتا ہے اور ہر شاخ کو چھانٹتا ہے جو پھل لاتی
ہے تا کہ اور پھل زیادہ ہو۔ ۳ تُم پہلے ہی سے پاک ہو میری
تعلیمات جو تُمہیں ملی ہیں اسکی وجہ سے ہیں۔ ۴ تُم مجھ میں ہمیشہ
قائم رہو اور میں تُم میں ہمیشہ قائم رہوں گا کوئی بھی شاخ جو درخت
سے الگ تنہا ہو پھل نہیں لاتی اس لئے اسے درخت سے قائم لگی
رہنا ہے اور یہی معاملہ تمہارے ساتھ بھی ہے اگر مجھ پر قائم نہ رہو تو
پھل نہیں لا سکتے۔
۵ ”میں انگور کا درخت ہوں اور تُم اسکی شاخیں ہو اگر کوئی
شخص مجھ پر قائم رہے اور میں اسمیں رہوں زیادہ پھل لائے گا۔
بغیر میرے تُم کُچھ نہ کر سکو گے۔ ۶ اگر کوئی شخص مجھ میں قائم
نہ رہا تو اسکی مثال اس شاخ کی ہے جسے پھینک دیا جاتا ہے۔ اور وہ
شاخ مردہ ہو جاتی ہے یعنی سوکھ جاتی ہے لوگ سوکھی شاخ اٹھا کر آگ
میں جلا دیتے ہیں۔
۷ ”مجھ میں قائم رہو اور میری تعلیمات پر عمل کرو اگر تُم
ایسا کرو تو تُم جو چاہو طلب کرو وہ تُمہیں دی جائیں گی۔ ۸ تُم بہت
سے پھل لاؤ اور ثابت کر دو کہ تُم میرے شاگرد ہو اور میرے باپ
کا جلال اسی سے ہے۔ ۹ میں تُم سے محبّت اس طرح کرتا ہوں
جس طرح باپ مجھ سے کرتا ہے تُم میری محبّت میں قائم رہو۔
۱۰ میں نے اپنے باپ کے احکام کی تعمیل کی اور اسکی محبّت کو
قائم رکھا اسی طرح اگر تُم بھی میرے احکام کی تعمیل کرو تو تُم
میری محبّت میں قائم رہو گے۔ ۱۱ یہ سب کُچھ میں تُم سے کہہ
چکا ہوں کہ تُم ویسے ہی خوش رہو جس طرح میں ہوں میں چاہتا ہوں
کہ تمہاری ہر خوشی مکمل ہو جائے۔ ۱۲ میں حکم دیتا ہوں کہ
جیسی محبّت میں نے تُم سے رکھی ہے اسی طرح تُم بھی ایک
دوسرے سے محبّت رکھو۔ ۱۳ سب سے زیادہ محبّت یہ ہے کہ
آدمی اپنے دوستوں کے لئے جان دے دے۔ ۱۴ اگر تُم وہ چیزیں
کرو جسکا میں نے حکم دیا ہے تو تُم میرے دوست ہو۔ ۱۵ میں
تُمہیں اور دوبارہ خادم نہیں کہوں گا کہ خادم نہیں جانتا کہ اس کا آقا
کیا کر رہا ہے۔ لیکن میں تُمہیں دوست کہتا ہوں کیوں کہ میں وہ
سب کُچھ کہہ چکا ہوں جو میں نے باپ سے سنی ہیں۔ ۱۶ تُم نے
مجھے منتخب نہیں کیا بلکہ میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے کہ تُم جا کر
پھل لاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ پھل تمہاری زندگی میں قائم رہے۔
تب ہی باپ تُمہیں ہر وہ چیز دے گا جو تُم میرے نام سے

مانگو۔ ۱۷ یہ تُم کو میرا حکم ہے کہ ایک دوسرے سے محبّت
کرو۔

یسوع نے اپنے شاگِردوں کو خبر دار کیا

۱۸ ”اگر دُنیا تُم سے نفرت کرے تو یہ یاد رکھو کہ دُنیا مجھ
سے پہلے ہی نفرت کر چکی ہے۔ ۱۹ اگر تُم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا
تُمہیں اپنے لوگوں جیسا عزیز رکھتی چونکہ تُم دُنیا کے نہیں کیوں کہ
میں نے تُمہیں دُنیا سے چن لیا ہے اسی لئے دُنیا نفرت کرتی ہے۔
۲۰ جو کُچھ میں نے تُم سے کہا اسے یاد رکھو کہ خادم اپنے آقا سے
بڑا نہیں ہوتا اگر لوگوں نے مُجھے ستایا ہے تو تُمہیں بھی ستائیں
گے۔ اور اگر لوگ میری تعلیمات پر عمل کئے ہیں تو وہ تمہاری
بات پر بھی عمل کریں گے۔ ۲۱ لوگ یہ سب کُچھ میرے نام
کی وجہ سے تمہارے ساتھ کریں گے اور یہ لوگ اس کو نہیں جانتے
جس نے مُجھے بھیجا ہے۔ ۲۲ اگر میں نہ آتا اور دُنیا کے لوگوں
سے نہ کہتا، تب وہ گناہ کے مجرم نہ ہوتے۔۔ لیکن اب میں انہیں
کہہ چکا ہوں اس لئے وہ گناہ کی معافی کا جواز نہیں دے سکتے۔ ۲۳
جو مجھ سے نفرت کرتا ہے وہ میرے باپ سے بھی نفرت کرتا
ہے۔ ۲۴ میں نے لوگوں میں ایسے کام کئے کہ اس سے پہلے کسی
نے نہیں کئے اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ گنہگار ٹھہرتے لیکن انہوں
نے وہ سب کُچھ جو کام میں نے کئے دیکھا ہے اور اب بھی مجھ سے
اور میرے باپ سے نفرت کرتے ہیں۔ ۲۵ ”لیکن سب اسلئے
ہوا کہ انکی شریعت میں جو لکھا تھا وہ سچ ثابت ہوا نہوں نے بلاوجہ
مجھ سے نفرت کی۔

۲۶ ”میں تمہارے پاس مدد گار بھیجوں گا جو میرے باپ کی
طرف سے ہو گا وہ مدد گار سچائی کی رُوح ہے جو باپ کی طرف سے
آتی ہے جب وہ آئے تو میرے بارے میں گواہی دے گی۔ ۲۷
اور تُم بھی لوگوں سے میرے بارے میں کہو گے کیوں کہ تُم
شروع ہی سے میرے ساتھ ہو۔

۱۶ ”میں نے تُم سے یہ باتیں اس لئے کہیں تاکہ تُم
اپنا ایمان نہ کھو دو۔ ۲ لوگ تُمہیں یہودی عبادت
خانے سے نکال دیں گے ہاں یہ وقت آرہا ہے کہ لوگ تُمہیں مار
ڈالنے کو خُدا کی خدمت کے برابر سمجھیں گے۔ ۳ لوگ ایسا اس
لئے کریں گے کہ نہ انہوں نے باپ کو جانا اور نہ مجھے۔ ۴ میں اب
تُمہیں یہ سب کُچھ کہتا ہوں تاکہ جب ان چیزوں کا وقت آئے تو
تُمہیں یاد آجائے کہ میں نے تُم کو خبر دار کر دیا تھا۔

مُقدس رُوح کا کام

”میں نے شروع میں یہ بات تُم سے اسلئے نہ کہی کیوں کہ میں
تمہارے ساتھ تھا۔
۵ اب میں جا رہا ہوں اسکے پاس جس نے مُجھے بھیجا ہے اور
تُم میں سے کوئی نہیں پوچھتا کہ تُم کہاں جا رہے ہو؟ ۶ تمہارے
دِل غم سے بھرے ہوئے ہیں کیوں کہ میں تُم سے یہ باتیں کہہ
دیا ہوں۔ ۷ میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے بہتر
ہے کیوں کہ اگر میں جاتا ہوں تو تمہارے لئے مدد گار بھیجوں گا۔ اگر
میں نہیں جاؤں تو تمہارے پاس مدد گار نہ آئے گا۔ ۸ جب مدد گار
آئے تو وہ دُنیا کی خرابی کو ثابت کرے گا اور گناہ اور راستبازی اور
عدالت کے بارے میں بھی بتائے گا۔ ۹ مدد گار دنیا کے گناہ کی
غلطی کو ثابت کرے گا کیوں کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے۔ ۱۰
وہ ثابت کرے گا کہ دُنیا راستبازی میں غلط ہے۔ کیوں کہ میں
اپنے باپ کے پاس جا رہا ہوں اور تُم پھر مُجھے نہ دیکھو گے۔ ۱۱ وہ
مدد گار یہ ثابت کرے گا عدالت کے بارے میں دُنیا کو اسلئے کہ
اس دنیا کے حاکم (ابلیس) کو پہلے ہی مجرم ٹھہرا دیا گیا ہے۔
۱۲ ”مُجھے تُم سے اور بہت کُچھ کہنا ہے مگر ان سب باتوں کو
تُم میں برداشت نہ کر سکو گے۔ ۱۳ لیکن جب رُوح حق آئے گا تو
تُم کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ رُوح حق اپنی طرف سے کُچھ نہ کہے
گا بلکہ وہ وہی کہے گا جو وہ سنتا ہے وہ تُمہیں وہی کہے گا جو کُچھ ہونے
والا ہے۔ ۱۴ رُوح حق میری عظمت جلال کو ظاہر کرے گا اس
لئے کہ وہ مجھ سے ان چیزوں کو حاصل کر کے تُمہیں کہے گا۔ ۱۵
جو کُچھ باپ کا ہے وہ میرا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا وہ رُوح مجھ سے
ہی حاصل کر کے تُمہیں معلوم کرائے گا۔

غم خوشیوں میں تبدیل ہوگا۔

۱۶ ”تھوڑی دیر بعد تُم مُجھے نہ دیکھو گے پھر اس کے تھوڑی
دیر بعد ہی تُم مُجھے دوبارہ دیکھو گے۔“
۱۷ بعض شاگردوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا کہ
”اسکا کیا مطلب ہے کہ جو یسوع کہتا ہے ”تھوڑی دیر بعد تُم نہ
دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دوبارہ دیکھو گے؟“ اور پھر
اس کا کیا مطلب ہے کہ جب وہ کہتا ہے کہ میں باپ کے پاس جا رہا
ہوں۔ ۱۸ شاگردوں نے پوچھا ”اسکا کیا مطلب ہے جب وہ کہتا
ہے تھوڑی دیر بعد ہم نہ سمجھ پائیں گے کہ اسکا مطلب کیا ہے۔“
۱۹ یسوع نے جانا کہ شاگرد کُچھ پوچھنا چاہتے ہیں اسلئے یسوع
نے اپنے شاگردوں سے پوچھا کہ ”کیا تُم میری اس بات کی تحقیق
چاہتے ہو میں نے تُم سے کہی کہ تھوڑی دیر بعد تُم مجھے نہ دیکھو گے
اور پھر تھوڑی دیر میں دوبارہ دیکھ لو گے؟ ۲۰ میں تُم سے سچ کہتا
ہوں کہ تُم روؤ گے اور رنجیدہ ہو گے مگر دُنیا خوش ہوگی تُم رنجیدہ ہو
گے لیکن تمہاری رنجیدگی ہی تمہاری خوشی بنے گی۔ ۲۱ جب
عورت بچّہ جنتی ہے تو اسکو درد ہوتا ہے کیوں کہ اس کا وقت آچکا
ہے لیکن جب بچّہ پیدا ہو چکتا ہے تو وہ درد کو بھول جاتی ہے
کیوں کہ وہ خوش ہوتی ہے کہ دُنیا میں ایک بچّہ پیدا ہوا۔ ۲۲ یہی
کُچھ تمہارے ساتھ ہے اب تُم رنجیدہ ہو لیکن میں تُم سے پھر ملوں گا
تو تُم خوش ہو گے۔ اور کوئی بھی تمہاری خوشی تُم سے نہیں چھین
سکتا۔ ۲۳ اس دن تُم مجھ سے کُچھ نہ پوچھو گے میں تُم سے سچ
کہتا ہوں کہ میرا باپ تُم کو ہر چیز دے گا جو تُم میرے نام سے
مانگو گے۔ ۲۴ تُم نے میرے نام سے اب تک کُچھ نہیں مانگا۔
مانگو اور تُمہیں ملے گا تا کہ تُمہیں کامل خوشی مل سکے۔“

یسوع ہی دُنیا کا فاتح

۲۵ ”میں نے یہ باتیں تُم سے تمثیل میں کہیں لیکن ایک
وقت آئے گا تب میں تُم سے اسطرح تمثیل سے باتیں نہ کہوں گا
میں تُم سے واضح الفاظ میں باپ کے متعلق کہوں گا۔ ۲۶ اس دن
تُم باپ سے میرے نام پر مانگو گے اور میرا مطلب یہ کہ مجھے
باپ سے تمہارے لئے درخواست کی ضرورت نہیں۔ ۲۷ اس
لئے کہ باپ خُود تُم سے محبّت کرتا ہے وہ تُمہیں اس لئے عزیز
رکھتا ہے کیوں کہ تُم مُجھے عزیز رکھتے ہو اور تُم نے میرے خُدا کی
جانب سے آنے پر ایمان لایا۔ ۲۸ میں باپ کے پاس سے اس
دُنیا میں آیا اور اب میں دُنیا چھوڑ رہا ہوں اور باپ کے پاس واپس
جا رہا ہوں۔“
۲۹ تب یسوع کے شاگردوں نے کہا ”اب تُم صاف صاف
کہتے ہو اور کوئی تمثیل نہیں کہتے۔ ۳۰ اب ہم جان چکے ہیں کہ تُم
سب کُچھ جانتے ہو۔ حتّیٰ کہ کوئی تُم سے سوال کرے تُم اس سے
پہلے اس کا جواب دے سکتے ہو۔ اور ہم اسی سبب سے ایمان
لاتے ہیں کہ تُم خُدا کی طرف سے آئے ہو۔“
۳۱ یسوع نے کہا! ”تو کیا تُم اب ایمان لاتے ہو؟ ۳۲
سنو!“ وقت آرہا ہے کہ تُم میں سے ہر ایک بکھر کر اپنے
گھروں کی راہ لو گے اور مُجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں کبھی اکیلا
نہیں ہوں کیوں کہ باپ میرے ساتھ ہے۔
۳۳ ”میں نے تُم سے یہ باتیں اس لئے کہیں کہ تُم مجھ میں
اطمینان پاؤ اس دُنیا میں تُمہیں تکلیفیں ہوگی لیکن مطمئن رہو کہ
میں نے دُنیا کو فتح کیا ہے“

یسوع کی دعا شاگردوں کے لئے

۱۷ جب یسوع یہ ساری باتیں کہہ چکا تو اپنی آنکھیں
آسمان کی طرف اٹھا کر کہا! ”اے باپ! وہ وقت
آگیا ہے کہ بیٹے کو جلال عطا کر تا کہ بیٹا تُمہیں جلال دے سکے۔ ۲
تُم نے بیٹے کو ہر بشر پر اختیار دیا تا کہ میں انکو ابدی زندگی دے
سکوں جن کو تو نے میرے حوالہ کیا ہے۔ ۳ اور یہی ابدی
زندگی ہے کہ آدمی تُمہیں جان سکے کہ تُم ہی سچے خُدا ہو اور یسوع
مسیح کو جان سکے جسے تُم نے بھیجا ہے۔ ۴ وہ کام جو تُم نے
میرے ذمہ کیا تھا میں وہ ختم کیا۔ اور تیرے جلال کو زمین پر ظاہر
کیا۔ ۵ اور اب اے باپ اپنے ساتھ مجھے جلال دے اور اسی جلال کو
دو جو دنیا بننے سے پہلے تیرے ساتھ مجھے حاصل تھا۔

۶ ”تو نے مُجھے دُنیا میں سے چند آدمیوں کو دیا میں نے
تیرے بارے میں انہیں بتایا۔ میں نے یہ بھی بتایا کہ تو کون ہے وہ
آدمی تیرے ہی تھے جو تو نے مجھے دئے تھے۔ انہوں نے تیری
تعلیمات پر عمل کیا۔ ۷ اب انہوں نے یہ جان لیا کہ جو کُچھ تو نے
مُجھے دیا وہ تیری ہی طرف سے تھا۔ ۸ ”جو تُو نے مجھے دیا تھا، اسی
تعلیمات کو میں نے ان لوگوں کو دی۔ انہوں نے تعلیمات کو
قبول کیا۔ اور سچ مانا کہ میں تیری ہی طرف سے آیا ہوں اور ایمان
لائے کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے۔ ۹ ان کے لئے میں دعا کرتا
ہوں۔ میں دُنیا کے لوگوں کے لئے دعا نہیں کرتا لیکن میں ان کے
لئے دعا کرتا ہوں جو تو نے مجھے دیا کیوں کہ وہ تیرے ہیں۔ ۱۰ جو
کُچھ میرے پاس ہے وہ تیرا ہی ہے جو کُچھ تیرا ہے وہ میرا ہے۔ اور
انہی کی وجہ سے یہ لوگ میرے جلال کو لاتے ہیں۔ ۱۱ آئندہ میں
دُنیا میں نہ ہوں گا اب میں تیرے پاس آرہا ہوں اور اب یہ لوگ
دُنیا میں رہیں گے مُقدّس باپ انہیں محفوظ رکھ اپنے اس نام کے
وسیلہ سے جو تو نے مجھے بخشا ہے تا کہ وہ متفق ہوں جیسا کہ ہم متفق
ہیں۔ ۱۲ میں نے تیرے اس نام کے وسیلہ سے جب تک رہا ان
کی حفاظت کی اور ان کو بچائے رکھا ان میں سے ایک آدمی نہیں
کھو یا سوائے ایک جسکا انتخاب ہلاکت کے لئے تھا۔ وہ اس لئے
ہلاک ہوا تا کہ تحریر کا لکھا پورا ہو۔

۱۳ ”اب میں تیرے پاس آرہا ہوں لیکن میں ان چیزوں
کے لئے جب تک میں دُنیا میں ہوں دعا کرتا ہوں تا کہ ان لوگوں کو
میری خوشی حاصل ہو۔ ۱۴ میں نے تیرا کلام (تعلیمات) انہیں
پہونچا دیا اور دُنیا نے ان سے نفرت کی۔ دُنیا نے ان سے اس لئے
نفرت کی کہ وہ اس دُنیا کے نہیں جیسا کہ میں اس دُنیا کا نہیں۔
۱۵ میں یہ نہیں کہتا کہ تو انہیں دُنیا سے اٹھا لے بلکہ میں یہ کہتا
ہوں کہ تو انہیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھ۔ ۱۶ جیسا کہ میں
اس دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔ ۱۷ تو انہیں سچائی سے
اپنی خدمت کے لئے تیار کر تیری تعلیمات سچ ہیں۔ ۱۸ میں
نے انہیں دُنیا میں بھیجا جس طرح تو نے مجھے بھیجا۔ ۱۹ میں اپنے
آپ کو خدمت کے لئے تیار کر رہا ہوں۔ یہ ان ہی کے لئے کر رہا
ہوں تا کہ وہ میری سچی خدمت کر سکیں۔

۲۰ ”میں ان لوگوں کے لئے دعا کرتا ہوں بلکہ میں تمام
لوگوں کے لئے دعا کرتا ہوں جو ان کی تعلیمات سے مجھ پر ایمان
لائے۔ ۲۱ اے باپ! میں دعا کرتا ہوں کہ تمام لوگ جو مجھ پر
ایمان لائے ایک ہوں جس طرح میں تجھ میں ہوں اور میں دعا کرتا
ہوں کہ وہ بھی ہم میں متفق ہو جائیں۔ تا کہ دُنیا ایمان لائے کہ تو
نے ہی مُجھے بھیجا ہے۔ ۲۲ میں نے انہیں وہی جلال دیا ہے جسے
تو نے مجھے دیا تھا۔ میں نے انہیں یہ جلال دیا تا کہ وہ ایک ہوسکیں
جیسے تو اور میں ایک ہیں۔ ۲۳ میں ان میں ہوں اور تو مجھ میں
ہے تا کہ وہ تمام بالکل ایک ہو جائیں اور دُنیا جان لے کہ تو نے
مُجھے بھیجا ہے۔ اور تو نے ان سے ایسی محبّت رکھی ہے جس طرح
مجھ سے۔

۲۴ ”اے باپ! میں چاہتا ہوں کہ جن لوگوں کو تو نے
مُجھے دیا ہے وہ میرے ساتھ ہر جگہ رہیں جہاں میں رہتا ہوں تا کہ وہ
میرے جلال کو دیکھیں جو تو نے مُجھے دیا ہے کیوں کہ تو دُنیا کے
وجود کے پہلے سے مُجھے عزیز رکھتا ہے ۲۵ اے اچھے باپ دُنیا
نے تُجھے نہیں جانا لیکن میں تُجھے جانتا ہوں اور یہ لوگ جانتے ہیں کہ
تو نے مجھے بھیجا ہے۔ ۲۶ میں نے انہیں بتایا ہے کہ تو کیا ہے
اور لگا تار بتاتا رہوں گا کہ جو محبّت تجھ کو مجھ سے ہے وہ انہیں ہو
اور میں ان میں رہوں۔“

یسوع کی گرفتاری

(متّی ۲۶:۴۷-۵۶؛ مرقس ۱۴:۴۳-۵۰؛
لوقا ۲۲:۴۷-۵۳)

۱۸ یسوع دعا ختم کر کے اپنے شاگردوں کے ساتھ وادی
قدرون کے پار گیا جہاں ایک زیتون کے درختوں
کا باغ تھا۔ وہ اور اس کے شاگرد اس میں گئے۔
۲ یہودا اس جگہ کو جانتا تھا کیوں کہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں
کے ساتھ یہیں ملا کرتا تھا۔ یہ وہ یہودا تھا جو یسوع کا مخالف تھا۔ ۳

اور یہودا سپاہیوں کے دستہ کے ساتھ وہاں آیا یہودا اپنے ساتھ
چند کاہنوں کے رہنما اور فریسیوں کے حفاظتی دستہ کے ساتھ آیا تھا
جنکے پاس مشعلیں چراغ اور ہتھیار تھے۔
۴ یسوع ان سب باتوں کو جو اس کے ساتھ ہونے والی
تھیں جانتا تھا۔ یسوع باہر آیا اور پوچھا، کسے دیکھنے کے لئے تُم آئے
ہو؟
۵ ان آدمیوں نے جواب دیا "یسوع ناصری"
یسوع نے کہا "میں یسوع ہوں" (یہودا جو یسوع کا دشمن تھا ان
کے ساتھ کھڑا تھا) ۶ جب یسوع نے کہا کہ "میں یسوع ہوں" تب
وہ آدمی پیچھے ہٹے اور زمین پر گر گئے۔
۷ پھر یسوع نے کہا تُم کسے ڈھونڈ رہے ہو۔ لوگوں نے
کہا "یسوع ناصری کو۔"
۸ یسوع نے کہا "میں تُم سے کہہ چکا ہوں کہ میں یسوع
ہوں اگر تُم مُجھے ڈھونڈ رہے ہو تو ان دوسروں کو جانے دو۔" ۹ یہ
اس نے اسلئے کہا کہ جو قول تونے دیا وہ پورا ہو "جن آدمیوں کو تو
نے مُجھے دیا میں نے کسی کو بھی نہ کھویا۔"
۱۰ شمعون پطرس کے پاس تلوار تھی اس نے نکال کر سرادر
کاہن کے خادم پر وار کرکے اسکا داہنا کان اڑادیا (اس خادم کا نام
ملخس تھا) ۱۱ یسوع نے پطرس سے کہا "تلوار کو نیام میں رکھ
لے میں اس پیالہ کو جو باپ نے دیا ہے کیوں نہ قبول کروں۔"

یسوع کو انا نیاس لایا گیا

(متّی ۲۶:۵۷-۵۸؛ مرقس ۱۴:۵۳-۵۴؛
لوقا ۲۲:۵۴)

۱۲ تب سپاہیوں اور ان کے افسروں اور یہودیوں نے
یسوع کو پکڑا اور باندھ دیا۔ ۱۳ اور اسے حنّا کے پاس لائے۔ حنّا در
اصل کائفا کا خسر تھا۔ کائفا ہی اس سال اعلیٰ سردار کاہن تھا۔ ۱۴
کائفا ہی وہ شخص تھا جس نے یہودیوں سے کہا تھا سارے آدمیوں
کے لئے ایک آدمی کا مرنا بہتر ہے۔"

پطرس کا یسوع کو پہچاننے سے انکار

(متّی ۲۶:۶۹-۷۰؛ مرقس ۱۴:۶۶-۶۸؛
لوقا ۲۲:۵۵-۵۷)

۱۵ شمعون پطرس اور ایک یسوع کے شاگِردوں میں
سے یسوع کی ساتھ گئے۔ یہ شاگِرد سردار کاہن سے واقف
تھا۔ اور یسوع کے ساتھ سردار کاہن کے مکان کے صحن میں گئے۔
۱۶ لیکن پطرس دروازہ کے باہر ہی رہا سردار جو سردار کاہن کا و
اقف کار تھا واپس آیا اور اس لڑکی سے جو دربان تھی بات کی اور وہ
پطرس کو اندر لائی۔ ۱۷ دروازہ پر کھڑی لڑکی نے پطرس سے کہا
"کیا تُم بھی اس کے شاگِردوں میں سے ایک ہو؟"
پطرس نے کہا "نہیں میں نہیں ہوں۔"
۱۸ سردی کی وجہ سے خادم اور پیادے آگ دہکا رہے تھے اور
اس کے گرد کھڑے لوگ گرمی تاپ رہے تھے اور پطرس بھی ان ہی
کے ساتھ کھڑا گرمی تاپ رہا تھا۔

اعلیٰ سردار کاہن کی یسوع سے تفتیش

(متّی ۲۶:۵۹-۶۶؛ مرقس ۱۴:۵۵-۶۴ لوقا
۲۲:۶۶-۷۱)

۱۹ اعلیٰ سرادر کاہن نے یسوع سے اس کے شاگردوں کی اور
تعلیم کی بابت پُوچھا۔ ۲۰ یسوع نے جواب دیا "میں نے ہمیشہ
علانیہ طور پر لوگوں سے کہا اور میں نے گرجا میں اور یہودی عبادتگاہ
کے اندر بھی کہا۔ جہاں تمام یہودی جمع تھے۔ میں نے کبھی کوئی
بات خفیہ نہیں کی۔ ۲۱ پھر تُم مجھ سے کیوں پوچھتے ہو؟" ان
سے پوچھو جنہوں نے میرے تعلیمات کو سنا جو کُچھ میں نے کہا وہ
جانتے ہیں؟
۲۲ جب یسوع نے ایسا کہا تو پیادوں میں ایک جو وہاں کھڑا
تھا یسوع کے چہرے پر مارا اور کہا تو اعلیٰ سردار کاہن کو اس طرح
جواب دیتا ہے؟"

۲۳ یسوع نے کہا ”اگر میں نے غلط کہا تو جو کوئی یہاں ہے
وہ کہے کہ کیا غلط ہے اگر میں نے سچ کہا ہے تو پھر مجھے مارتے کیوں
ہو۔“
۲۴ پھر حنّا نے یسوع کو کائفا اعلیٰ سردار کاہن کے پاس
بھیج دیا یسوع اس وقت بندھا ہوا تھا۔

پطرس کا دوبارہ جھوٹ بولنا

(متّی ۲۶:۷۱-۷۵؛ مرقس ۱۴:۶۹-۷۲؛
لوقا ۲۲:۵۸-۶۲)

۲۵ شمعون پطرس آگ کے قریب کھڑا آگ تاپ رہا تھا
دوسرے آدمی نے پطرس سے کہا ”کیا تُم اس آدمی کے شاگردوں
میں سے ایک ہو؟“
لیکن پطرس نے کہا ”نہیں میں نہیں ہوں۔“
۲۶ اعلیٰ سردار کاہن کے خادموں میں سے ایک نے جو اس
کا رشتہ دار تھا جسکا کان پطرس نے کاٹا تھا کہا ”کیا میں نے تُجھے اس
کے ساتھ باغ میں نہیں دیکھا تھا۔“
۲۷ لیکن پطرس نے دوبارہ کہا ”نہیں میں اس کے ساتھ نہیں
تھا“ اور اسی وقت مرغ نے بانگ دی۔“

یسوع کا پیلاطس کے سامنے لایا جانا

(متّی ۲۷:۱-۲، ۱۱-۳۱؛ مرقس ۱۵:۱-۲۰؛ لوقا
۲۳:۱-۲۵)

۲۸ اس کے بعد یہودیوں نے یسوع کو کائفا کے مکان سے
رومی گورنر کے محل کو لے گئے وقت صبح کا تھا۔ یہودی گورنر کے
محل کے اندر نہیں گئے وہ اپنے آپ کو ناپاک نہ کرنا چاہتے
تھے۔ کیوں کہ وہ فسح کا کھانا کھانا چاہتے تھے۔ ۲۹ تب پیلاطس
نے باہر آکر ان سے کہا ”تُم لوگ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے
ہو؟“ اس نے کیا برائی کی ہے؟“
۳۰ یہودیوں نے جواب دیا ”یہ بڑا خراب آدمی ہے اسیلئے
ہم اسے تمہارے پاس لائے ہیں۔“
۳۱ پیلاطس نے یہودیوں سے کہا ”تُم اسے لے جاؤ اور تمہاری
شریعت کے مطابق اسکا فیصلہ کرو؟“ یہودیوں نے جواب دیا
”لیکن تمہارا قانون ہمیں کسی کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔“
۳۲ یہ اس لئے ہوا کہ یسوع کی بات پوری ہو جو اس نے موت
کے متعلق کہی تھی۔
۳۳ پیلاطس واپس گورنر کے محل میں گیا اور یسوع کو بلا کر پو
چھا ”کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟“
۳۴ یسوع نے کہا ”کیا یہ سوال تمہارا ہے؟“ یا پھر دوسروں
نے میرے بارے میں تجھ سے کہا ہے؟“
۳۵ پیلاطس نے کہا ”میں یہودی نہیں ہوں! یہ تو تمہارے
لوگ اور ان کے کاہنوں کے رہنما تھے جنہوں نے تُمہیں میرے
پاس لے آیا۔ تُم نے کیا برائی کی ہے؟“
۳۶ یسوع نے کہا ”میری بادشاہت اس دُنیا کی نہیں اگر
میری بادشاہت اس دُنیا کی ہوتی تب میرے خادم یہودیوں کے
خلاف لڑے ہوتے تا کہ وہ مجھے یہودیوں کے حوالے کریں لیکن
میری بادشاہت کسی اور جگہ کی ہے۔“
۳۷ پیلاطس نے کہا ”تو پھر تُم بادشاہ ہو!“
یسوع نے کہا ”تمہارا خُود کا کہنا ہے کہ میں بادشاہ ہوں۔“ یہ
سچ ہے میں اسی لئے پیدا ہوا تھا اور اسی لئے دُنیا میں آیا تا کہ سچائی کی
گواہی دوں اور ہر شخص جو سچ سے تعلق رکھتا ہے وہ میری آواز
سنے۔“
۳۸ پیلاطس نے کہا ”سچائی کیا ہے؟“ اور اتنا کہہ کر وہ باہر
یہودیوں کے پاس دوبارہ گیا اور ان سے کہا ”میں اس کا کُچھ جرم
نہیں پاتا ہوں۔ ۳۹ مگر تمہارے رواج کے مطابق فسح پر میں ایک
قیدی کو رہا کرتا ہوں کیا تُم چاہتے ہو کہ تمہارے لئے اس یہودیوں
کے بادشاہ کو چھوڑدوں؟“
۴۰ یہودی چلّا اٹھے اور کہا ”نہیں! اس کو نہیں برّبا کو چھوڑ
دو“ (برّبا ایک ڈاکو تھا)۔

۱۹ تب پیلاطس نے حکم دیا کہ یسوع کو لے جا کر کوڑے
لگائے جائیں۔ ۲ سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا
یا اور اس کے سر پر پہنا یا اور اسکو ارغوانی رنگ کے کپڑے
پہنائے۔ ۳ اور اس کے قریب یکے بعد دیگرے آکر اس کے
چہرے پر طمانچے مارتے ہوئے کہتے کہ "اے یہودیوں کے بادشاہ
!آداب۔"

۴ پیلاطس دوبارہ باہر آکر یہودیوں سے کہا! "دیکھو میں یسوع
کو تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں میں تُمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں
ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جسکی بناء پر اسے مجرم قرار دوں۔" ۵
تب یسوع باہر آیا اس وقت وہ کانٹوں کا تاج پہنے ہوئے تھا اور
ارغوانی لباس بدن پر تھا پیلاطس نے یہودیوں سے کہا "یہ رہا وہ
آدمی۔"

۶ کاہنوں کے رہنما اور یہودی سپاہی نے یسوع کو دیکھا تو
پکار اٹھے "اس کو صلیب پر چڑھا دو صلیب پر چڑھا دو!"

لیکن پیلاطس نے کہا "تُم ہی اس کو لے جاؤ اور صلیب پر چڑھا
دو کیوں کہ میں اسکا کُچھ جرم نہیں پاتا ہوں۔"

۷ یہودیوں نے کہا "ہماری شریعت ہے اور اس شریعت
کے مطابق اس کو مرنا چاہئیے کیوں کہ اس نے کہا وہ خُدا کا بیٹا
ہے۔"

۸ جب پیلاطس نے یہ سنا تو وہ مزید ڈر گیا اور۔ ۹
پیلاطس گورنر کے محل کے اندر واپس چلا گیا اور یسوع سے پو
چھا "تو کہاں کا ہے؟" لیکن یسوع نے کوئی جواب نہیں
دیا۔ ۱۰ پیلاطس نے کہا "تُم مجھ سے کُچھ کہنے سے انکار
کرتے ہو۔ یاد رکھو میں وہ اختیار رکھتا ہوں کہ تُم کو چھوڑ دوں
یا صلیب پر چڑھا کر مار ڈالوں"

۱۱ یسوع نے کہا "اگر خُدا تُمہیں یہ اختیار دیتا تب تمہارا مجھ
پر کچھ اختیار نہ ہوتا ہے جسے خُدا نے دیا ہے۔ اسلئے جس نے مجھے
تیرے حوالے کیا اسکا گناہ زیادہ ہے بہ نسبت تیرے۔"

۱۲ اس کے بعد پیلاطس نے کوشش کی کہ اسے چھوڑ دے
مگر یہودیوں نے چلّا کر کہا "جو آدمی اپنے آپ کو بادشاہ کہے وہ قیصر
کا مخالف ہے اگر تو اسے چھوڑے گا تو قیصر کا خیر خواہ نہیں
ہے۔"

۱۳ پیلاطس سے یہودیوں نے جو کہا وہ سنا اور یسوع کو باہر
اس جگہ پر لے آیا اور فیصلہ کرنے کی نشست پر بیٹھا۔ "اس جگہ کو
سنگ چبوترہ" (عبرانی میں گبّتھا) کہتے ہیں۔ ۱۴ یہ وقت دوپہر
کا تھا تقریباً چھٹا گھنٹہ تھا فسح کی تیاری کا دن * تھا۔ پیلاطس نے
یہودیوں سے کہا "تمہارا بادشاہ یہاں ہے۔"

۱۵ یہودی چیخ رہے تھے "لیجاؤ اسے، لیجاؤ اسے، اور صلیب
پر چڑھا دو!"

پیلاطس نے یہودیوں سے پوچھا "تُم چاہتے ہو کہ میں تمارے
بادشاہ کو صلیب پر چڑھا دوں؟"

تب کاہنوں کے رہنما نے کہا "ہمارا بادشاہ صرف قیصر
ہے!"

۱۶ اس کے بعد پیلاطس نے یسوع کو ان کے حوالے کیا کہ
مصلوب کیا جائے۔

یسوع مصلّب ہوا

(متّی ۲۷:۳۲-۴۴؛ مرقس ۱۵:۲۱-۳۲؛
لوقا ۲۳:۲۶-۴۳)

سپاہی یسوع کو لے گئے۔ ۱۷ یسوع نے خُود اپنی صلیب
اٹھائی اور وہ اس جگہ جو "کھوپڑی کی جگہ کہلاتی تھی" گیا (عبرانی
زبان میں اس جگہ کو "گولگتا" کہا جاتا ہے)۔ ۱۸ گلگتا کے مقام پر
انہوں نے یسوع کو اور اس کے ساتھ دو اور ساتھیوں کو صلیب پر
چڑھا دیا۔ دو ساتھی یسوع کے دو بازو تھے اور یسوع ان دونوں کے
درمیان تھا۔ ۱۹ پیلاطس نے ایک تختی نشان کے طور پر لکھی اور
صلیب پر لگا دی جس پر لکھا تھا "ناصرت کا یسوع یہودیوں کا
بادشاہ۔" ۲۰ تختی عبرانی، لاطینی، اور یونانی زبانوں میں لکھی
ہوئی تھی۔ جسکو بہت سے یہودیوں نے پڑھا کیوں کہ یہ جگہ جہاں

تیاری کا دن سبت کے دن سے پہلا کا دن یعنی جمعہ

انہوں نے یسوع کو مصلوب کیا وہ جگہ شہر کے قریب تھی۔ ۲۱
یہودی کاہنوں کے رہنما نے پیلاطس سے کہا "اس کو یہودیوں کا
بادشاہ نہ لکھو بلکہ ایسا لکھو اس شخص نے کہا تھا کہ میں یہودیوں کا
بادشاہ ہوں۔"
۲۲ پیلاطس نے کہا "جو کچھ میں نے لکھا ہے اس کو تبدیل
کرنا نہیں چاہتا۔"
۲۳ جب سپاہیوں نے یسوع کو مصلوب کیا تو انہوں نے
اسکے کپڑے لے لئے انہوں نے کپڑوں کو چار حصّوں میں تقسیم
کیا ہر سپاہی نے ایک حصّہ لیا انہوں نے اس کا کرتہ بھی لیا یہ بغیر
سلا ہوا تھا اوپر سے نیچے تک تھا۔ ۲۴ سپاہیوں نے کہا اسکو نہ
پھاڑیں بلکہ اس کے لئے قرعہ ڈالیں تا کہ معلوم ہو کہ یہ کس کے
حصّہ میں آیا ہے یہ اس لئے ہوا کہ وہ تحریر جو کہتی ہے

"انہوں نے میرے کپڑے آپس میں تقسیم کر لیے
اور پوشاک پر قرعہ ڈالا"

زبور ۲۲:۱۸

چنانچہ سپاہیوں نے یہی کیا۔
۲۵ یسوع کی ماں صلیب کے پاس کھڑی تھی اور اس کی ماں کی
بہن مریم جو کلوپاس کی بیوی اور مریم مگدلینی بھی کھڑی
تھی۔ ۲۶ یسوع نے اپنی ماں اور شاگرد جسکو وہ عزیز رکھتا تھا
دیکھا اور اپنی ماں سے کہا "اے عورت تیرا بیٹا یہاں ہے" اور
یسوع نے شاگرد سے کہا۔ ۲۷ "یہاں تمہاری ماں ہے" اس کے
بعد سے شاگرد نے یسوع کی ماں کو اپنے ہی گھر میں بسر کرنے دیا۔

یسوع کی موت

(متّی ۲۷:۴۵-۵۶؛ مرقس ۱۵:۳۳-۴۱؛
لوقا ۲۳:۴۴-۴۹)

۲۸ اس کے بعد یسوع نے جان لیا کہ سب کچھ ہو چکا اور
تحریر کا لکھا ہوا پورا ہوا تو اس نے کہا "میں پیاسا ہوں۔"* ۲۹
وہاں پر سر کہ سے بھرا ایک مرتبان تھا چنانچہ سپاہیوں نے سپنج کو
سر کہ میں بھگو کر اسے زوفے کی شاخ پر رکھ کر اسکو دیا۔ یسوع نے
اسے منہ سے لگایا۔ ۳۰ جب سر کہ یسوع نے پیا تو کہا "سب
کچھ تمام ہوا اور گردن ایک طرف جھکا دی اور اپنی جان دے دی۔
۳۱ یہ دن تیاری کا دن تھا۔ اور دوسرے دن خاص سبت کا
دن تھا یہودی نہیں چاہتے تھے کہ سبت کے دن اسکا جسم صلیب
پر ہی رہے اس لئے انہوں نے پیلاطس سے کہا کہ اسکی ٹانگیں
توڑدی جائیں اور لاشیں اتاری جائیں۔ ۳۲ چنانچہ سپاہیوں نے آکر
پہلا آدمی جو مصلوب ہوا تھا اس کی ٹانگیں توڑدی اور دوسرے آدمی
کی بھی ٹانگیں توڑدیں جو یسوع کے ساتھ تھا۔ ۳۳ لیکن جب سپا
ہی یسوع کے قریب آکر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو انہوں نے اس کی
ٹانگیں نہیں توڑیں۔ ۳۴ لیکن ایک سپاہی نے اپنے بھالے سے
اسکے بازو کو چھید ڈالا اور اس سے ایک دم خون اور پانی نکلا۔ ۳۵
جس نے یہ دیکھا اس نے گواہی دی اور وہ گواہی سچی ہے وہ سچ کہتا
ہے تا کہ تُم بھی ایمان لاؤ۔ ۳۶ یہ تمام واقعات تحریر کے پورے
ہونے کے لئے ہوئے "اسکی کوئی ہڈی نہ توڑی جائے گی۔"*
۳۷ لیکن ایک دوسری تحریر کے مطابق "لوگ اسکو دیکھیں گے
جسے انہوں نے برچھی مارا۔"*

یسوع کی تدفین

(متّی ۲۷:۵۷-۶۱؛ مرقس ۱۵:۴۲-۴۷؛ لوقا
۲۳:۵۰-۵۶)

۳۸ ان واقعات کے بعد ایک شخص یوسف نامی جو آریمتہ کا
رہنے والا تھا اور یسوع کا شاگرد تھا پیلاطس سے یسوع کی لاش لیجانے
کی اجازت چاہی۔ یوسف یسوع کا خفیہ شاگرد تھا۔ کیوں کہ وہ
یہودیوں سے ڈرتا تھا پیلاطس نے اجازت دیدی۔ تب یوسف آکر

"میں پیاسا ہوں" دیکھو زبور ۶۹:۲۱؛ ۲۲:۱۵
اسکی ... نہ جائے گی زبور ۳۴:۲۰
لوگ ... برچھی مارا زکریاہ ۱۲:۱۰

یسوع کی لاش لے گیا۔ ۳۹ نکدیمس بھی آیا نکدیمس وہ شخص تھا
جو یسوع سے ملنے رات کو آیا تھا نکدیمس تقریباً ایک سو پاؤنڈ
مصالحے لے آیا جو مُر اور عود ملے ہوئے تھے۔ ۴۰ ان دونوں نے
یسوع کی لاش کو لے لیا اور لاش کو سوتی کپڑے میں خوشبو کے
ساتھ کفنایا جیسا کہ یہودیوں کے ہاں دفن کا طریقہ ہے۔ ۴۱ جس
جگہ یسوع کو صلیب پر چڑھایا گیا وہاں ایک باغ تھا اس باغ میں
ایک نئی قبر تھی جس میں اب تک کسی کو نہیں دفن کیا گیا تھا۔
۴۲ ان آدمیوں نے یسوع کو اس قبر میں رکھا کیوں کہ وہ قریب
تھی اور یہودیوں نے اپنے سبت کے دن کی تیّاری شروع کردی۔

یسوع کا قبر میں نہ پایا جانا یسوع جی اٹھا

(متّی ۲۸: ۱-۱۰؛ مرقس ۱۶: ۱-۸؛
لوقا ۲۴: ۱-۱۲)

۲۰ ہفتہ کا پہلا دن مریم مگدینی قبر پر آئی ابھی تاریکی تھی
دیکھا کہ قبر کا پتھر ہٹا ہوا ہے۔ ۲ وہ دوڑ کر شمعون
پطرس اور دوسرے شاگرد کے پاس دوڑ گئی۔ (جو یسوع سے محبّت
کرتے تھے) مریم نے کہا "انہوں نے خداوند کو قبر سے نکال لیا
پتہ نہیں انہیں کہاں رکھا گیا ہے۔"
۳ پھر پطرس اور شاگرد قبر کی طرف گئے۔ ۴ وہ دونوں دوڑ
رہے تھے لیکن شاگرد پطرس سے زیادہ تیز دوڑا اور سب سے پہلے
قبر پر پہنچا۔ ۵ شاگرد نے قبر میں دیکھا کہ سوتی کپڑے
کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے لیکن وہ اندر نہیں گیا۔ ۶ شمعون
پطرس ان کے پیچھے ہی پہونچا اس نے قبر میں جا کر دیکھا اس نے
دیکھا کہ سوتی کپڑے کے ٹکڑے پڑے تھے۔ ۷ اس نے یہ بھی
دیکھا کہ جو رومال یسوع کے سر پر لپٹا تھا اس کو لپیٹ کر ان ٹکڑوں
سے علٰحدہ کُچھ دور پڑا تھا۔ ۸ تب دوسرا شاگرد اندر آیا یہ وہ شاگرد
تھا جو قبر پر پہلے پہونچا تھا جو کُچھ اس نے دیکھا اور یقین کیا۔ ۹
کیوں کہ وہ اب تک تحریروں کو نہ جانتے تھے جس کے مطابق مسیح
کو مردوں میں سے زندہ ہونا تھا۔

یسوع مریم مگدینی پر ظاہر ہُوئے

(مرقس ۱۶: ۹-۱۱)

۱۰ پس وہ شاگرد واپس گھر چلے گئے۔ ۱۱ لیکن مریم قبر
کے باہر کھڑی روتی رہی روتے ہوئے اس نے قبر میں جھانک کر
دیکھا۔ ۱۲ مریم نے دیکھا دو فرشتے جو سفید لباس میں ملبوس
وہاں بیٹھے تھے جہاں یسوع کی لاش کو رکھا گیا تھا ایک فرشتہ یسوع
کے سرہانے بیٹھا تھا اور دوسرا فرشتہ یسوع کے پائینتی بیٹھا
تھا۔
۱۳ فرشتوں نے مریم سے پوچھا "اے عورت تُم کیوں رو
رہی ہو؟"
مریم نے جواب دیا "کُچھ لوگ میرے خداوند کی لاش لے گئے
ہیں میں نہیں جانتی اُنہوں نے اُسے کہاں رکھّا ہے۔" ۱۴ جب
مریم نے یہ کہہ کر رُخ پھیرا تو دیکھا کہ یسوع کھڑا ہے لیکن وہ نہیں
سمجھی کہ یہ یسوع ہے۔
۱۵ یسوع نے اس سے پوچھا "اے عورت! تو کیوں رو رہی
ہے؟"
اور کس کو ڈھونڈ رہی ہے" مریم سمجھی شائد یہ آدمی باغ کا
نگہبان ہے۔ چنانچہ مریم نے اس سے کہا "جناب کیا تُم نے ہی
یسوع کو یہاں سے اٹھایا ہے مجھ سے کہو تُم نے اسے کہاں رکھّا ہے
تا کہ میں جا کر اسے لے آؤں۔"
۱۶ یسوع نے اس سے کہا "اے مریم!"
اور مریم نے یسوع کی جانب مُڑ کر عبرانی زبان میں کہا "ربّونی
" (جسکے معنی استاد کے ہیں۔)
۱۷ یسوع نے اس کو کہا "مُجھے مت چھونا کیوں کہ میں اب
تک اپنے باپ کے پاس اوپر نہیں گیا" لیکن میرے بھائیوں
(شاگردوں) کے پاس جا کر کہو کہ میں اپنے اور تمہارے باپ کے
پاس اوپر جا رہا ہوں "میں اوپر اپنے اور تمہارے خُدا کے پاس جا
رہا ہوں۔"
۱۸ مریم مگدینی نے آکر شاگردوں سے کہا "میں نے خداوند
کو دیکھا اور اس نے مجھ سے یہ باتیں کہیں۔"

یسوع کا شاگردوں پر ظاہر ہونا

(متّی ۲۸:۱۶-۲۰؛ مرقس ۱۶:۱۴-۱۸؛
لوقا ۲۴:۳۶-۴۹)

۱۹ ہفتہ کا پہلا دن تھا اسی دن شام میں سب شاگرد جمع تھے۔
دروازے یہودیوں کے ڈر سے بند تھا۔ تب یسوع آکر ان کے
درمیان کھڑا ہوا۔ ۲۰ اور کہا تُم پر سلامتی ہو" یہ کہہ کر اس نے
شاگردوں کو اپنا ہاتھ اور بازو دکھایا پس شاگردوں نے خداوند کو
دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔
۲۱ یسوع نے دوبارہ کہا "تُم پر سلامتی ہو باپ نے مُجھے یہاں
بھیجا ہے اسی طرح اب میں تُم سب کو بھیجتا ہوں۔" ۲۲ یسوع
نے کہا ان پر پھونکا اور کہا "رُوح مُقدّس لو۔ ۲۳ جن لوگوں کے
گناہ تُم معاف کرو ان کے گناہ معاف اور جنہیں معاف نہ کرو ان
کے گناہ معاف نہ ہوں گے۔"

یسوع توما پر ظاہر ہوا

۲۴ توما جسے توام کہتے ہیں۔ یسوع کے آنے کے وقت ان
میں نہ تھا توما ان بارہ لوگوں میں سے ایک تھا۔ ۲۵ دوسرے
شاگردوں نے توما سے کہا "ہم نے خداوند کو دیکھا۔" تب توما
نے کہا "میں جب تک اسکے ہاتھوں میں کیلوں کے نشان نہ
دیکھوں اور ان سوراخوں میں اپنے ہاتھ نہ ڈالوں اور جب تک میں
اپنا ہاتھ اسکے بازو پر نہ رکھوں میں یقین نہیں کرتا۔"
۲۶ ایک ہفتہ بعد دوبارہ شاگرد گھر میں جمع تھے اور توما بھی ان
کے ساتھ تھا اس وقت دروازہ بند تھا۔ یسوع وہاں آکر ان کے
درمیان کھڑا ہوگیا یسوع نے کہا "سلامتی ہو تُم پر۔" ۲۷ تب
یسوع نے توما سے کہا "اپنی انگلی یہاں رکھو اور تمہارے ہاتھ
میرے بازو میں رکھّو اور مزید شک میں نہ پڑو اور اعتقاد رکھو۔"
۲۸ توما نے یسوع سے کہا "اے میرے خداوند، اے
میرے خدا"
۲۹ یسوع نے اس سے کہا "تُم نے مُجھے دیکھا اور ایمان لایا ہو
لیکن جن لوگوں نے مُجھے بغیر دیکھے اایمان لائے وہ قابل مبارک باد
ہیں۔"

یوحنا کی کتاب کا مقصد

۳۰ یسوع نے اور کئی معجزے دکھائے جو اس کے شاگردوں
نے دیکھا وہ تمام معجزے اس کتاب میں نہیں لکھے گئے۔ ۳۱
لیکن یہ اس لئے لکھے گئے کہ تُم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی مسیح ہے جو
خُدا کا بیٹا ہے تا کہ اس طرح ایمان لا کر تُم اس کے نام سے زندگی
پاؤ۔

یسوع کا سات شاگردوں پر ظاہر ہونا

۲۱ اس کے بعد یسوع نے پھر اپنے آپ کو تبریاس
کی جھیل کے پاس اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا وہ اس
طرح کیا۔ ۲ چند شاگرد وہاں جمع تھے جن میں شمعون پطرس، توما،
نتن ایل، جو قانا گلیل کا تھا اور زبدی کے دو بیٹے اور دوسرے دو
شاگرد تھے۔ ۳ شمعون پطرس نے کہا "میں مچھلی کے شکار پر جا رہا
ہوں"
دوسروں نے کہا کہ "ہم بھی تمہارے ساتھ چلیں گے" پھر
سب مل کر کشتی پر سوار ہوئے۔ اس رات انہوں نے کُچھ بھی شکار
نہ کیا۔
۴ صبح یسوع کنارے پر آکر کھڑا ہو گیا مگر شاگردوں نے پہچانا
نہیں کہ یہ یسوع ہے۔ ۵ تب یسوع نے شاگردوں سے کہا
"دوستو کیا تُم نے مچھلی کا شکار کیا؟"
شاگردوں نے جواب دیا "نہیں۔"
۶ یسوع نے کہا "اپنے جال کشتی کے سیدھی جانب پھینکو
اس طرف تُمہیں مچھلیاں ملیں گی" چنانچہ شاگردوں نے ویسا ہی
کیا پھر انہوں نے جال میں اتنی مچھلیاں پائیں کہ اس جال کو کھینچ
نہ سکے۔
۷ تب اس شاگرد نے جو یسوع کو عزیز تھا پطرس نسے کہا "یہ
توخداوند ہے" اور شمعون پطرس نے یہ سن کر کہ "وہ آدمی خداوند

ہے "کرنا کمر سے باندھ کر (کیوں کہ کام کے لئے کپڑے نکال چکا
تھا) پانی میں کود پڑا۔ ۸ دوسرے شاگرد کشتی میں سوار مچھلیوں کا
جال کھینچتے ہوئے آئے کیوں کہ وہ کنارے سے زیادہ دور نہ تھے
بلکہ تقریباً سو گز پر تھے۔ ۹ جب شاگرد کشتی سے باہر آئے تو
انہوں نے کوئلوں کی آگ دیکھی جس پر مچھلی اور روٹی رکھی ہوئی
تھی۔ ۱۰ تب یسوع نے کہا "کچھ مچھلیاں جو تم ابھی پکڑے ہو
لے آؤ"

۱۱ شمعون پطرس کشتی میں جا کر مچھلیوں کے جال کو
کنارے پر لے آیا جو بہت سی بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا تھا جسمیں
تقریباً ایک سو ترپن مچھلیاں تھیں اسکے باوجود نہ وہ پھٹا۔ ۱۲
یسوع نے ان سے کہا "آؤ کھانا کھاؤ اور کوئی بھی شاگرد نہ پوچھ سکا کہ
وہ کون ہے؟" وہ جان گئے کہ وہ خداوند ہے۔ ۱۳ یسوع نے آکر
انہیں روٹی اور مچھلی دی۔

۱۴ یہ تیسرا موقع تھا جب یسوع نے مرنے کے بعد اٹھ کر
اپنے شاگردوں کے سامنے ظاہر ہوا۔

یسوع کی پطرس سے گفتگو

۱۵ جب وہ کھانا کھا چکے تو یسوع نے شمعون پطرس سے کہا
"اے یوحنا کے بیٹے شمعون! کیا تو ان لوگوں سے زیادہ مجھ سے
محبّت کرتا ہے؟"

پطرس نے جواب دیا "ہاں! اے خداوند تُم جانتے ہو کہ آپ
مُجھے کتنے عزیز ہیں۔۔"

تب یسوع نے پطرس سے کہا "میرے برّوں کی دیکھ بھال
کر۔"

۱۶ دوبارہ یسوع نے پطرس سے کہا "اے یوحنا کے بیٹے
شمعون! کیا تُم مجھے عزیز رکھتے ہو؟"

پطرس نے جواب دیا! "ہاں اے خداوند تُم جانتے ہو کہ میں
تُمہیں عزیز رکھتا ہوں۔"

تب یسوع نے پھر پطرس سے کہا "میرے بھیڑوں * کی
نگہبانی کر۔"

۱۷ تیسری مرتبہ یسوع نے پطرس سے پوچھا "! اے یوحنا
کے بیٹے شمعون! کیا تُم مجھے عزیز رکھتے ہو؟"

پطرس بہت رنجیدہ ہوا کیوں کہ یسوع نے تین بار یہ پوچھا
کہ "کیا تُم مُجھے عزیز رکھتے ہو؟" پطرس نے کہا "اے خداوند تُم
ہر بات جانتے ہو تُم جانتے ہو کہ میں تُمہیں عزیز رکھتا ہوں۔ یسوع
نے پطرس سے کہا "تو میرے بھیڑوں کی نگہبانی کر۔ ۱۸ میں
تُم سے سچ کہتا ہوں جب تُم جوان تھے اپنی کمر کس کر جہاں چاہتے
جاتے تھے مگر جب تو بوڑھا ہو گا تو دوسرا آدمی تیری کمر کسے گا اور
جہاں تو نہ جا سکے گا وہاں لے جائے گا" ۱۹ یسوع نے ان باتوں
کے ذریعہ بتایا کہ پطرس کی کس قسم کی موت سے خُدا کا جلال ظاہر
ہو گا" اتنا کہہ کر اس نے کہا "میرے پیچھے آ۔"

۲۰ پطرس نے پلٹ کر اس شاگرد کو پیچھے آتا ہوا دیکھا جس
کو یسوع عزیز رکھتا تھا اور اس نے شام کے کھانے کے وقت اس
کے سینہ پر سر رکھ کر پوچھا تھا! "خداوند تمہارا مخالف کون ہو گا
؟" ۲۱ جب پطرس نے دیکھا کہ وہ شاگرد پیچھے ہے تب یسوع
سے پوچھا "خداوند اس کا کیا حال ہو گا؟"

۲۲ یسوع نے جواب دیا! "ہو سکتا ہے میں آنے تک اسے
رہنے دوں لیکن تجھے اس سے کیا تو میرے پیچھے آ۔"

۲۳ پس دوسرے بھائیوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ یہ
شاگرد جسے یسوع عزیز رکھتا ہے نہیں مرے گا۔ لیکن یسوع نے ایسا
نہیں کہا کہ وہ نہیں مرے گا اس نے صرف یہی کہا "ہو سکتا ہے
میرے آنے تک اسے رہنے دوں لیکن تُجھے اس سے کیا۔"

۲۴ یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کو کہتا ہے اور جس نے
اس کو لکھا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ اس کا کہنا سچّا ہے۔

۲۵ اور کئی کام ہیں جو یسوع نے کیے اور میں سمجھتا ہوں
کہ اگر ہر بات کو لکھا جائے تو ساری دُنیا بھی اتنی کتابوں کے لئے نا
کافی ہو گی۔

برّوں، بھیڑوں یسوع نے یہ الفاظ اپنے شاگردوں کے لئے استعمال کئے یوحنا ۱۰

License Agreement for Bible Texts

World Bible Translation Center
Last Updated: September 21, 2006

Copyright © 2006 by World Bible Translation Center
All rights reserved.

These Scriptures:

- Are copyrighted by World Bible Translation Center.
- Are not public domain.
- May not be altered or modified in any form.
- May not be sold or offered for sale in any form.
- May not be used for commercial purposes (including, but not limited to, use in advertising or Web banners used for the purpose of selling online add space).
- May be distributed without modification in electronic form for non-commercial use. However, they may not be hosted on any kind of server (including a Web or ftp server) without written permission. A copy of this license (without modification) must also be included.
- May be quoted for any purpose, up to 1,000 verses, without written permission. However, the extent of quotation must not comprise a complete book nor should it amount to more than 50% of the work in which it is quoted. A copyright notice must appear on the title or copyright page using this pattern: "Taken from the HOLY BIBLE: EASY-TO-READ VERSION™ © 2006 by World Bible Translation Center, Inc. and used by permission." If the text quoted is from one of WBTC's non-English versions, the printed title of the actual text quoted will be substituted for "HOLY BIBLE: EASY-TO-READ VERSION™." The copyright notice must appear in English or be translated into another language. When quotations from WBTC's text are used in non-saleable media, such as church bulletins, orders of service, posters, transparencies or similar media, a complete copyright notice is not required, but the initials of the version (such as "ERV" for the Easy-to-Read Version™ in English) must appear at the end of each quotation.

Any use of these Scriptures other than those listed above is prohibited. For additional rights and permission for usage, such as the use of WBTC's text on a Web site, or for clarification of any of the above, please contact World Bible Translation Center in writing or by email at distribution@wbtc.com.

World Bible Translation Center
P.O. Box 820648
Fort Worth, Texas 76182, USA
Telephone: 1-817-595-1664
Toll-Free in US: 1-888-54-BIBLE
E-mail: info@wbtc.com

WBTC's web site – World Bible Translation Center's web site: http://www.wbtc.org

Order online – To order a copy of our texts online, go to: http://www.wbtc.org

Current license agreement – *This license is subject to change without notice. The current license can be found at:* http://www.wbtc.org/downloads/biblelicense.htm

Trouble viewing this file – If the text in this document does not display correctly, use Adobe Acrobat Reader 5.0 or higher. Download Adobe Acrobat Reader from: http://www.adobe.com/products/acrobat/readstep2.html

Viewing Chinese or Korean PDFs – To view the Chinese or Korean PDFs, it may be necessary to download the Chinese Simplified or Korean font pack from Adobe. Download the font packs from: http://www.adobe.com/products/acrobat/acrrasianfontpack.html